وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

قانونچہ رسولیہ

مؤلف

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی صاحب

مکتبہ نوریہ حسینیہ ٭ جامعہ رسولیہ شیرازیہ ٭ بلال گنج امیر روڈ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

2020

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم

قانونچہ لیلیہ

مؤلف

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی صاحب

مکتبہ نوریہ حسینیہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج امیر روڈ لاہور

Marfat.com

شانِ صحابہ اور ردِ شیعہ پر تین عظیم الشان اور بے مثال تحقیقی شاہکار کتب

تحفۂ جعفریہ ۵ جلدیں | **عقائدِ جعفریہ** ۶ جلدیں | **فقہ جعفریہ** ۵ جلدیں (زیرِ طبع)

تالیفات: محققِ اہلِ سنت، قاطعِ رفض و بدعت، مناظرِ اسلام حضرت علامہ الحافظ مولانا الحاج **محمد علی** نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج

○ ردِ شیعہ پر اتنی جامع، مفصل اور محققانہ تحریر قبل ازیں وجود میں نہیں آئی ○ تمام کتب میں استدلال صرف و صرف قرآن حکیم اور کتبِ شیعہ سے کیا گیا ہے ○ ان کتب کے بعد اس موضوع پر کسی اور کتاب کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ○ تینوں کتب محققین و مناظرین کے لیے انمول خزانہ اور گستاخانِ صحابہ کے لیے تازیانۂ عبرت ہیں ○ بنظرِ انصاف مطالعہ کرنے والا ہر شیعہ اپنے عقیدہ پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور ہو جائیگا۔ اندازِ بیان نہایت سادہ، آسان، علماء و عوام کے لیے یکساں مفید۔

چیدہ چیدہ مضامین درج ذیل ہیں

تحفۂ جعفریہ، مسئلہ خلافت، فضائلِ صحابہ کرام، خصوصاً خلفائے ثلاثہ، امہات المومنین، امیر معاویہ از کتبِ شیعہ، صحابہ و اہلِ بیت کے خاندانی خوشگوار تعلقات، صحابہ کرام پر کیے گئے اعتراضات کے دندان شکن جوابات، باغِ فدک، حدیثِ قرطاس، اہلِ سنت کی طرف غلط طور پر منسوب کتب پر تحقیقی علمی مباحث، خلافتِ عثمان غنی کے متعلق اقربا پروری کی تردید، جنگِ جمل و صفین، بناتِ رسول، جنازۂ رسول اور نکاحِ ام کلثوم وفاتِ حضرت علی و امام حسن کی حقیقت

عقائدِ جعفریہ، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اہلِ بیت کی شان میں اہلِ تشیع کی بے ادبیاں اور گستاخیاں، قاتلانِ امام حسن و حسین کون تھے۔ نام نہاد محبانِ اہلِ بیت پر ائمہ اہلِ بیت کی لعنت و پھٹکار، بارہ اماموں کے متعلق شیعہ عقائد اور ان کا رد، مسئلہ امامت، مسئلہ تحریفِ قرآن بشمولہ تقیہ قاتلانِ عثمان کا حشر۔ امیر معاویہ پر لعن طعن کرنے والے سنی نما مولویوں اور پیروں کا محاسبہ

فقہ جعفریہ، شانِ امام اعظم ابو حنیفہ اور فقہ حنفی پر شیعوں کے تمام اعتراضات کے مدلل جوابات، کلمۂ اسلام، اذان، وضو، نماز، نمازِ جنازہ وغیرہ کا بیان، مسئلہ متعہ، مسئلہ ماتم، فقہ جعفریہ کے احکام اور کتبِ شیعہ سے ان کا رد، فقہ جعفریہ کے ناممکن العمل ہونے پر دلائل

کاغذ	کتابت و طباعت	جلد	قیمت	○ دینی طلبا اور تاجران کے لیے
اعلیٰ	عمدہ	مضبوط خوبصورت	مناسب	خصوصی رعایت

ناشر: **مکتبہ نوریہ حسنیہ** جامع رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج

امیر روڈ، عقب دربار داتا صاحب، لاہور فون ۲۷۲۲۸

Marfat.com

(2020)
60057

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

مصنف :۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ،

ناشر :۔ مکتبہ نوریہ حسنیہ، جامعہ رسولیہ شیرازیہ

کتابت :۔ محمد صدیق۔ حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

مطبع :۔

فون :۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲۸۲۲۷

Marfat.com

الانتساب

میں اپنی اس ناچیز تالیف کو قدوۃ السالکین حجۃ الواصلین سیدی و مرشدی حضرت قبلہ خواجہ سید نورالحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرکار کیلیانوالہ شریف اور نگہدارِ ناموسِ اصحاب رسول محبِ اولادِ بتول پیرِ طریقت، راہبرِ شریعت حضرت قبلہ پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب زیب سجادہ کیلیانوالہ شریف کی ذاتِ گرامی سے منسوب کرتا ہوں جن کے روحانی تصرف نے ہر مشکل مقام پر میری مدد فرمائی۔

ان کے طفیل اللہ میری یہ سعی مقبول و مفید اور میرے لیے ذریعۂ نجات بنائے ۔ آمین :

احقر العباد

محمد علی عفا اللہ عنہ

Marfat.com

الاہداء

میں اپنی اس حقیر تالیف کو بحر العلوم، جامع علوم نقلیہ و عقلیہ استاد العلماء استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا قبلہ غلام رسول صاحب رضوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کی خدمت عالیہ میں بصد عقیدت و احترام پیش کرتا ہوں۔ جن کی محنت شاقہ اور شفقت بے بہا سے مجھ بے مایہ کو اللہ تعالیٰ نے اس قابل بنایا۔ یہ انہی کا فیض ہے۔ کہ جس کی ایک ادنیٰ سی جھلک اس کتاب میں آپ دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے۔ آمین

ع — گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

محمد علی عفا اللہ عنہ

Marfat.com

مقصدِ تالیف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مدت سے خیال آرہا تھا کہ علم صرف میں کوئی ایسی جامع کتاب مرتب کی جائے جس میں علم صرف کے قواعدِ ضروریہ کو اس بسط کے ساتھ درج کر دیا جائے کہ طلباء کو کسی دوسری کتاب کی طلب محسوس نہ ہو۔ کتبِ صرف عام پر پنجابی یا فارسی زبان ہیں اور اگر کوئی کتاب اردو زبان میں ہے تو وہ قوانین صرف کی ضرورت کو کماحقہ پورا نہیں کرتی۔ مدرسین اور صرف کے طلباء نے کئی مرتبہ اس کمی کو دور کرنے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ سلسلۂ تالیف وتصنیف۔ درس وتدریس اور جامعہ کی دیگر گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے اس کام کو ٹالتا رہا۔

اللہ کریم کا شکر ہے کہ اب اس نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرمادی۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب انشاء اللہ طلباء وعلماء ومدرسین کو قواعد وضوابط صرف کو سمجھنے میں ممد ومعاون ثابت ہو۔

میں نے اس کتاب کو سلیس۔ عام فہم اور آسان زبان میں پیش کرتے کی پوری کوشش کی ہے۔

Marfat.com

دورانِ تالیف مندرجہ ذیل کتب صرف کو مدنظر رکھا گیا۔

۱۔ قانونچہ کھیوالی (اس کتاب کے تمام قوانین کو بالاستیعاب شامل کتاب کیا۔ اس لیے اس کتاب کا نام قانونچہ رکھا۔

۲۔	صرف بہائی	۳	علم الصیغہ
۴۔	زرادی	۵	شافیہ ابن حاجب
۶۔	میزان الصرف	۷	کتاب الصرف
۸۔	فصول اکبری		

اللہ کریم بطفیل نبی کریم و رؤف رحیم میری اس کاوش کو منظور و مقبول فرما کر میرے لیے توشۂ آخرت بنائے آمین۔ اور اساتذہ اور طلباء اکرام کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قارئین سے التجاء

جب پڑھیں اور فائدہ حاصل کریں تو اس گناہگار کے حق میں بخشش کی دعا کریں۔

محمد علی عفا اللہ عنہ

جامعہ رسولیہ شیرازیہ

Marfat.com

مقدمہ

اصطلاحات

عربی زبان میں زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں۔ یہ نام مخصوص نام ہیں۔ ان کا عام نام حرکت ہے۔ فتح والے حرف کو مفتوح کسرہ والے حرف کو مکسور اور ضمہ والے حرف کو مضموم کہتے ہیں۔ یہ بھی ان حروف کے خاص خاص نام ہیں۔ عام نام متحرک ہے۔ کسی حرف پر مذکورہ حرکات میں سے کسی حرکت کا نہ ہونا سکون کہلاتا ہے۔ اور سکون والا حرف ساکن کہلاتا ہے جس حرف پر اکٹھی دو حرکتیں ہوں۔ دوسری حرکت تنوین کی نشانی ہوتی ہے۔ تنوین دراصل وہ نون ساکن ہے جو کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہوتا ہے۔

کلمہ کی تعریف اور تقسیم

لفظ بامعنی مفرد کو کلمہ کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں اسم، فعل، حرف۔

اسم وہ کلمہ ہے۔ جو تنہا اپنے معنی بتائے اور ماضی حال مستقبل میں سے کوئی

Marfat.com

زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔ جیسا کہ بصرہ، کوفہ،

فعل وُہ کلمہ ہے۔ جو اپنا معنی تنہا بتائے لیکن تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے۔ جیسا کہ ضَرَبَ۔ اس نے مارا۔ اس میں زمانہ ماضی ہے۔ یَضرِبُ وہ مارتا ہے۔ یا مارے گا۔ اس میں حال و مستقبل دو زمانے پائے جاتے ہیں۔

حرف وُہ کلمہ ہے۔ جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملانے کے بغیر سمجھ میں نہ آئے جیسا کہ مِنْ کہ اس کا معنی "سے" ہے۔ اور "اِلیٰ" کہ اس کا معنی "تک" ہے۔ کلموں کی مذکورہ تینوں اقسام کی اکٹھی مثال یوں ہے۔ ذَهَبْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ۔ میں بصرہ سے کوفہ تک گیا۔ اس میں ذَهَبْتُ فعل، مِنْ اور اِلیٰ دونوں حرف اور البصرۃ الکوفۃ دونوں اسم ہیں۔

فعل کی تقسیم

فعل کی تین اقسام ہیں۔ ماضی، مضارع اور امر۔

ماضی وہ فعل ہے۔ جس سے کسی کام کا زمانہ گزشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے۔ جیسا کہ ضَرَبَ اُس نے مارا

مضارع وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا یا تو زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں ہونا سمجھا جائے۔ جیسا کہ یَضرِبُ وہ مارتا ہے یا مارے گا۔

امر وہ فعل ہے۔ جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسا کہ اِضْرِبْ۔ تو مار۔

فعل کی تقسیم ثانی

لازم اور متعدی۔

Marfat.com

لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ جیساکہ
قَامَ زَیۡدٌ۔ (زید کھڑا ہوا)

اور متعدی وہ فعل کہ جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت پڑے۔
جیساکہ ضَرَبَ زَیۡدٌ عَمۡرًوا (زید نے عمرو کو مارا)

فعل کی تقسیم ثالث

معروف و مجہول ۔ فعل کی نسبت اگر فاعل کی طرف ہو تو معروف اور اگر فاعل کی بجائے مفعول کی طرف ہو تو مجہول کہلاتا ہے۔ معروف کی مثال ضَرَبَ زَیۡدٌ، زید نے مارا۔ اور مجہول کی مثال ضُرِبَ زَیۡدٌ۔ زید مارا گیا۔

فعل کی تقسیم رابع

مثبت و منفی ۔ اگر ماضی یا مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اُسے فعل مثبت کہتے ہیں۔ جیساکہ ضَرَبَ، یَضۡرِبُ۔ اور اگر پہلے حرف نفی ہو۔ تو وہ فعل منفی کہلائے گا۔ مَا خَلَقَ۔ لَا یَخۡلُقُ۔

اِسم کی تقسیم

اسم کی تین اقسام ہیں مصدر، مشتق اور جامد۔

مصدر وہ اسم ہے۔ کہ جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں۔ اور اس کے اردو ترجمہ کے آخر میں "نا" آتا ہے، جیساکہ ضَرۡبٌ۔ مارنا۔

مشتق وہ اسم ہے۔ جو مصدر سے اس طرح نکالا جائے کہ مصدر کے معنی اور مادہ

باقی رہیں۔ صرف اس کی شکل وصورت تبدیل ہو جائے۔ جس طرح چاندی سونے سے برتن بنائے جاتے ہیں۔ اس کی مثال ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ ہے۔ یہ دونوں اسم مصدر یعنی ضَرْبٌ سے بنائے گئے ہیں۔ مادہ یعنی۔ ض، ر، ب بعینہ موجود ہے۔ اور "مارنا" معنی بھی قائم ہے۔ صرف دونوں کی صورت نئی بن گئی ہے۔

اسم مشتق

اسم مشتق کی سات اقسام ہیں۔ اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ، صیغہ مبالغہ۔ ان پانچوں کو اسمائے صفات بھی کہتے ہیں۔ اسم آلہ اور اسم ظرف۔

اسم فاعل

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہوتا ہو۔ یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ جیسا کہ ضَارِبٌ، قَاتِلٌ۔ اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے۔ جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو۔ جیسا کہ مَضْرُوْبٌ۔

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے۔ جو اس ذات کو بتائے جس میں اوروں کی نسبت مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے۔ جیسا کہ زَیْدٌ اَضْرَبُ مِنْ عَمْرٍو زید عمرو سے زیادہ مارنے والا ہے۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے۔ جو فعل لازم سے بنایا جائے۔ جیسا کہ جَمِیْلٌ وہ شخص جس میں خوبصورتی بطور پائیداری پائی جائے۔

Marfat.com

صیغہ مبالغہ:

وہ اسم مشتق ہے۔ کہ جس کے فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے۔ جیسا کہ ضَرَّابٌ۔ بہت زیادہ مارنے والا۔

نوٹ:

صیغہ مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں زیادتی فی نفسہٖ ہوتی ہے۔ اور اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا ضَرَّابٌ وہ شخص جو فی نفسہٖ بہت زیادہ مارنے والا ہو۔ اور اَضْرَبُ وہ جو کسی دوسرے کی بہ نسبت زیادہ مارنے والا ہو۔

اسم آلہ:

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے۔ جو اس چیز کو بتلائے جو کسی کام کے کرنے کا آلہ و ذریعہ بنے۔ جیسا کہ مِضْرَابٌ مارنے کا آلہ۔

اسم ظرف:

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے۔ جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے۔ جس میں کام واقع ہوا ہو۔ جیسا کہ مَضْرِبٌ وہ جگہ یا وقت جس میں مارنے کا فعل واقع ہوا۔

Marfat.com

اسم جامد:

اسم جامد وُہ اسم ہے۔ جو نہ مصدر ہو اور نہ مشتق۔ یعنی نہ وُہ کسی سے بنایا گیا ہو۔ اور نہ اس سے کسی کو بنایا گیا ہو۔ جیسا کہ زید، عمرو اور بکر وغیرہ

اسم اور فعل کی ابنیہ

اسم کی اصل بنائیں تین ہیں۔ ثلاثی (سہ حرفی) رباعی (چہار حرفی) خماسی (پنج حرفی) اور فعل کی صرف دو بنائیں ہیں۔ ثلاثی اور رباعی۔ ان میں سے ہر ایک قسم کی پھر دو دو اقسام ہیں۔ مجرد اور مزید۔ مجرد وُہ ہے جس کے تمام حروف اصلی ہوں۔ جب اس کا وزن کیا جائے تو ف ع ل کے مقابلہ میں واقع ہو۔ کلمے کی تمام گردانوں میں پایا جائے۔ اور جو اس طرح نہ ہو وہ مزید کہلاتا ہے۔ یعنی اصلی کے علاوہ اس میں حروف زائد بھی ہوں۔ لہذا حروف اصلیہ اور زائد کے اعتبار سے اسم کی چھ اور فعل کی چار اقسام ہوئیں۔

نوٹ:

مصادر اور اسمائے مشتقہ اگرچہ اسم کہلاتے ہیں لیکن ان کا فعل کے ساتھ تعلق اشتقاق ہونے کی وجہ سے ان میں خماسی کی بنائیں نہیں آتیں۔ اور یہ مجرد و مزید ہونے میں اپنے فعل کے تابع ہوتے ہیں۔

طریقہ وزن

جس کلمہ کا وزن کیا جائے وہ موزون اور ف ع ل کو میزان کہتے ہیں۔ وزن کرتے وقت جو حرف فاء کے مقابلہ میں آئے گا اسے فاء کلمہ اور جو عین اور لام

Marfat.com

کے مقابلہ میں آئے گا اسے عین اور لام کلمہ کہتے ہیں۔ وزن کرنے کا معنی یہ ہے۔ کہ ف ع ل کلمے کو کلمہ موزون کی مثل بنادیا جائے۔

ہفت اقسام کا بیان

عربی زبان کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت، کبھی ہمزہ، کبھی ایک جنس کے دو حروف ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بات بھی نہیں ہوتی۔ اگر کسی کلمہ میں ان تینوں باتوں میں سے ایک بھی نہ ہو۔ تو اسے "صحیح" کہتے ہیں۔ جیسا کہ ضَرَبَ۔

جس کلمہ میں حرف علت ہو وہ معتل کہلاتا ہے۔ اگر حرف علت فاء کے مقابلہ میں ہوگا تو مثال، اگر عین کے مقابلہ میں ہوگا تو اجوف اور اگر لام کے مقابلہ میں آئے تو ناقص کہلائے گا۔ حرف علت اگر واؤ ہوگا تو واوی اور اگر یا، ہوگا تو یائی کہیں گے۔ مثال واوی کی مثال وَعَدَ اور یائی کی مثال یَسَرَ، اجوف واوی کی مثال قَالَ (دراصل قَوَلَ تھا) اور اجوف یائی کی مثال بَاعَ (دراصل بَیَعَ تھا) ناقص واوی کی مثال دَعَا (دراصل دَعَوَ تھا) اور ناقص یائی کی مثال رَمٰی (دراصل رَمَیَ تھا) اگر دو حرف علت ایک کلمہ میں آجائیں۔ تو اسے لفیف کہتے ہیں۔ پھر اگر وہ دونوں حرف علت فاء اور لام کلمہ کے مقابلہ میں ہوں تو لفیف مفروق کہلائے گا۔ جیسا کہ وَقٰی (دراصل وَقَیَ تھا) اور اگر وہ دونوں حرف علت اکٹھے ہوں تو لفیف مقرون نام ہوگا۔ جیسا کہ طَوٰی (دراصل طَوَیَ تھا) اور اگر دو حرف

Marfat.com

ایک جنس کے کلمہ میں آجائیں۔ تو وہ کلمہ مضاعف کہلائے گا۔ اگر یہ دونوں حرف عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوں تو مضاعف ثلاثی کہیں گے۔ جیسا کہ مَدَّ دراصل مَدَدَ تھا) اور اگر فاء اور لام اول اور عین ولام ثانی کے مقابلہ میں واقع ہوں۔ تو مضاعف رباعی کہلائے گا۔ جیسا کہ زَلْزَلَ۔ اور اگر کلمہ کے حروف اصلیہ میں سے کوئی ہمزہ ہو۔ تو وہ مہموز ہو گا۔ پھر اگر فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز الفاء کہیں گے۔ جیسا کہ اَمَرَ۔ اور اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہوا تو مہموز العین جیسا کہ سَئَلَ اور اگر لام کلمہ کے مقابلہ میں ہوا تو مہموز اللام کہلائے گا۔ جیسا کہ قَرَءَ۔ یہ تمام اقسام درج ذیل شعر میں جمع کر دی گئی ہیں۔

شعر

صحیح است و مثال است و مضاعف

لفیف و ناقص و مہموز و اجوف،

طریقہ بناء

بناء کے لیے چند چیزیں ملحوظ رکھنا ضروری ہیں۔

۱۔ جس لفظ کو دوسرے لفظ سے بنایا جائے اُسے مبنی اور جس سے بنایا جائے اُسے مبنی منہ کہتے ہیں۔ بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ مبنی کی شکل کو ذہن میں لایا جائے۔ اور اس شکل کو مبنی منہ میں کمی بیشی کے بعد ثابت کیا جائے

۲۔ ہر تثنیہ اور جمع کا صیغہ اپنے مفرد سے بنتا ہے۔ اور امر و نہی کے تمام صیغے مضارع سے بنتے ہیں۔ اور ہر صیغہ اپنے اصل سے بنایا جاتا ہے یعنی مفرد، مفرد سے اور غائب، غائب سے، مخاطب مخاطب سے

Marfat.com

اور متکلم، متکلم سے بنے گا۔

۳۔ اس کے علاوہ معلوم، معلوم سے اور مجہول مجہول سے۔ اور اسی طرح تمام اسمائے مشتقات یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف وغیرہ میں سے ہر مفرد کا صیغہ مضارع معلوم مفرد سے بنے گا۔ اور باقی حسب سابق اپنے مفرد سے بنیں گے۔

اب اختصار کے ساتھ بنائیں درج کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

باب اوّل فَعَلَ یَفْعِلُ کی مختصر بنائیں

ضَرَبَ یَضْرِبُ کی بنائیں پیش خدمت ہیں۔ ضَرَبَ ضَرْبٌ سے بنا ہے پہلے حرف کو اپنے حال پر چھوڑا، دوسرے کو فتحہ دی اور آخر سے تنوین کو حذف کر دیا۔ ضَرَبَا، ضَرَبَ سے بنا ہے۔ آخر میں الف علامت تثنیہ جو کہ ضمیر فاعل بھی ہے۔ اس کو لایا گیا۔ ضَرَبُوْا، ضَرَبَ سے بنا ہے آخر میں واؤ ساکن علامت جمع اور ضمیر فاعل کو لایا گیا۔ اور باء کو ضمہ دے دیا۔ ضَرَبَتْ، ضَرَبَ سے اس طرح بنایا گیا۔ کہ آخر میں تائے تانیث ساکنہ لائی گئی۔ ضَرَبَتَا کو ضَرَبَتْ سے بنایا گیا۔ الف علامت تثنیہ ضمیر فاعل کو آخر میں لایا گیا۔ اور الف کے ماقبل تاء ساکنہ کو فتح دیا۔ ضَرَبْنَ کو ضَرَبَتْ سے اس طرح بنایا گیا۔ کہ آخر میں نون مفتوحہ علامت جمع مونث اور ضمیر فاعل لائی گئی۔ تاء ساکنہ علامت واحد مؤنث کو حذف کر دیا۔ اور باء کو ساکن کر دیا۔ ضَرَبْتَ، ضَرَبَ

Marfat.com

سے بنا۔ تاءِ مفتوحہ علامت خطاب اور ضمیر فاعل کو آخر میں لاگیا۔ اور تاء کے ماقبل کو ساکن کر دیا۔ ضَرَبْتُمَا، ضَرَبَ سے اس طرح بنایا گیا۔ کہ تاءِ مفتوحہ علامت واحد مذکر مخاطب کو حذف کر دیا۔ اور اس کی جگہ "تُمَا"، علامت تثنیہ مذکر مخاطب لائے۔ ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتَ سے بنایا گیا۔ تاءِ مفتوحہ علامت واحد مذکر کو حذف کیا اس کے بجائے "تم"، علامت جمع مذکر مخاطب کو لگا دیا۔ ضَرَبْتِ کو ضَرَبْتَ سے اس طرح بنایا کہ تائے مفتوحہ کو مکسورہ سے بدل دیا۔ ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتِ سے یوں بنایا گیا کہ تائے مکسورہ علامت واحد مؤنث مخاطب کو حذف کیا۔ اور اس کی جگہ "تُمَا"، علامت تثنیہ مؤنث مخاطب لائی گئی۔ ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبْتِ سے بنایا گیا۔ تاءِ مکسورہ علامت واحد مؤنث مخاطب کو حذف کیا۔ اور "تُنَّ"، علامت جمع مؤنث مخاطب و ضمیر فاعل لائی گئی۔ ضَرَبْتُ کو ضَرَبَ سے یوں بنایا۔ کہ تاءِ مضمومہ علامت واحد متکلم اور ضمیر فاعل کو آخر میں لایا گیا۔ اور اس کے ماقبل کو ساکن کر دیا۔ ضَرَبْنَا کو ضَرَبْتُ سے اس طرح بنایا کہ تائے مضمومہ علامت واحد متکلم کو حذف کر دیا۔ اس کی جگہ "نا"، علامت متکلم مع الغیر کو لے آئے۔ ضَرَبْنَا بن گیا۔

ماضی مجہول

ماضی مجہول کے چودہ صیغے ماضی معروف کے چودہ صیغوں سے بنائے جاتے ہیں۔ یعنی جو صیغہ ماضی مجہول کا بنانا درکار ہو وہی صیغہ ماضی معروف کا لیا جائے

Marfat.com

گا۔ مثلاً صیغہ واحد مذکر مخاطب ماضی مجہول بنانا چاہتے ہیں۔ تو یہی صیغہ ماضی معروف کا لیں گے۔ پھر پہلے حرف کو ضمہ آخر کے ماقبل کو کسرہ اور آخر کو اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے گا۔ ضَرَبْتَ سے ضُرِبْتَ۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی لاہور پاکستان ذخیرہ

مضارع

یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، اور نَضْرِبُ کو ضَرَبَ سے بنایا جائے گا۔ حروف "اَتَیْنَ" مفتوحہ میں سے کسی ایک کو ضَرَبَ کے شروع میں لگایا۔ فاء کلمہ کو ساکن کر کے عین کلمہ کو کسرہ دے کر آخر کو مضموم کر دیا۔ یَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ کو یَضْرِبُ اور تَضْرِبُ سے اس طرح بنایا کہ الف علامت تثنیہ ضمیر فاعل اور نون مکسورہ ضمہ کے عوض میں (جو آخر میں واقع تھا) لایا گیا۔ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دے دیا۔ اسی طرح یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ بھی یَضْرِبُ اور تَضْرِبُ سے بنائے گئے۔ واؤ ساکن علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نون مفتوحہ کو ضمہ کے عوض میں لایا گیا۔ اور واؤ کے ماقبل کو ضمہ دے دیا یَضْرِبْنَ کو تَضْرِبُ سے اس طرح بنایا۔ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث اور ضمیر فاعل کو آخر میں لایا گیا۔ اور آخر کے ماقبل کو ساکن کر دیا۔ اور تائے وحدت کو حذف کر کے اس کی جگہ یاء لائی گئی۔ تَضْرِبِیْنَ (صیغہ واحد مؤنث مخاطب) کو تَضْرِبُ سے اس طرح بنایا گیا کہ یاء ساکنہ اور نون مفتوحہ کو ضمہ کے عوض میں لایا گیا۔ اور یاء کے ماقبل کو کسرہ دیا۔ اسی طرح تَضْرِبَانِ اور تَضْرِبْنَ کو بھی تَضْرِبُ

Marfat.com

سے بنایا جائے گا۔

مضارع مجہول

مضارع مجہول کا جو صیغہ بنانا درکار ہو۔ وہی صیغہ مضارع معروف کر لیا جائے اور علامتِ مضارع یعنی حروفِ اَتَیْنَ، کو ضمہ آخر کے ماقبل کو فتح دی جائے۔ جیسا کہ یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ۔

اسم فاعل

ضَارِبٌ کو یَضْرِبُ سے بناتے ہیں۔ یا، علامت مضارع کو گرا دیا۔ اور فاء کلمہ کو فتح دے دی۔ اور فاء کلمہ کے بعد الف اسم فاعل کی علامت لایا گیا۔ اور آخر میں تنوین تمکن علامتِ اسمیت کو لایا گیا۔ ضَارِبَانِ، ضَارِبٌ سے بنایا گیا۔ الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ ضمہ یا تنوین یا دونوں کے عوض میں لا گیا۔ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دے دی۔ ضَارِبُوْنَ بھی ضَارِبٌ سے اس طرح بنایا گیا۔ کہ واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم اور نون مفتوحہ ضمہ، تنوین یا دونوں کے عوض میں آخر میں لایا گیا۔ اور واؤ کے ماقبل کو ضمہ دے دیا۔ ضَرَبَۃٌ سے لے کر ضُرُوْبٌ تک سب صیغے جمع مکسر اسم فاعل

Marfat.com

ضَارِبٌ سے ہی بنتے ہیں۔ طریقہ وہی کہ مبنی کی شکل کو مبنی منہ میں کمی بیشی کے ساتھ تبدیل کردیں۔ اسی طرح ضَارِبَۃٌ کو ضَارِبٌ سے بناتے ہیں: تائے متحرکہ علامتِ تانیث کو آخر میں لاتے ہیں۔ اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دیتے ہیں۔ آخر میں تنوین علامتِ اسم بھی لاتے ہیں۔ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ اور ضَوَارِبُ کو ضَارِبَۃٌ سے بناتے ہیں اسی طرح ضُرَّبٌ بھی اپنے مفرد یعنی ضَارِبَۃٌ سے بنتا ہے۔ طریقہ وہی ہے جو ذکر ہوچکا ہے۔ ضُوَیْرِبٌ اور ضُوَیْرِبَۃٌ (مصغر) بھی ضَارِبَۃٌ سے بنتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ حرف اوّل کو ضمہ دیتے ہیں اور ثانی کو واؤ مفتوحہ سے بدل کر تیسری جگہ یا ساکنہ علامت تصغیر کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور بقیہ حروف اپنی حالت پر چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ کو یُضْرَبُ سے بنایا جاتا ہے۔ یاء مضارع کو حذف کیا جائے۔ اس کی جگہ میم مفتوحہ اسم مفعول کی علامت لائی جائے۔ فاء کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑا جائے۔ اور ماقبل آخر میں واؤ ساکن لائی جائے۔ عین کلمہ کو ضمہ دیا جائے اور آخر میں تنوین تمکن اسمیت کی علامت لائی جائے۔

مَضْرُوْبَانِ، مَضْرُوْبٌ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (عوض ضمہ یا تنوین یا دونوں کے آخر میں) لایا جاتا ہے مَضْرُوْبُوْنَ بھی مَضْرُوْبٌ سے بنایا گیا۔ واؤ علامت جمع مذکر سالم اور آخر میں نون مفتوحہ ضمہ تنوین یا دونوں کے عوض میں لاکر واؤ کے ماقبل کو ضمہ دیا گیا۔ مَضْرُوْبَۃٌ مَضْرُوْبٌ سے بنایا گیا۔ آخر میں تاء متحرکہ علامت واحد مونث لائی گئی۔

Marfat.com

اور اس کے ماقبل کو فتحہ دیا مَضْرُوْبَنَانِ، مَضْرُوْبَاتٌ بھی مَضْرُوْبَۃٌ سے مذکورہ قاعدہ کے مطابق بنائے گئے۔ الف اور نون مکسورہ الف اور تا متحرکہ کو ضمہ تنوین یا دو نوں کے عوض میں لایا گیا اور ماقبل کو فتح دے دیا۔ اور تائے وحدت کو حذف کر دیا۔ مَضَارِیْبُ کو مَضْرُوْبٌ یا مَضْرُوْبَۃٌ سے بناتے ہیں پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑا دوسرے کو فتحہ دیا۔ اور تیسری جگہ الف علامت جمع تکسیر کو لایا گیا۔ اور جو حرف الف علامت جمع تکسیر کے بعد آئے اس کو کسرہ دیا جائے پھر واؤ کو یاء سے بدل دیا اور تنوین کو غیر منصرف ہونے کی وجہ سے ختم کر دیا۔ مُضَیْرِیْبٌ و مُضَیْرِیْبَۃٌ بھی مَضْرُوْبٌ اور مَضْرُوْبَۃٌ سے بالترتیب بنتے ہیں حرف اول کو ضمہ ثانی کو فتحہ دیا اور تیسری جگہ یاء ساکنہ علامت تصغیر لائی گئی۔ یاء ساکنہ کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا گیا۔ اور واؤ ساکنہ کو یاء سے (بوجہ ماقبل مکسور ہونے کے) تبدیل کر دیا۔

فعل نفی جحد بلم معلوم و مجہول

لَمْ یَضْرِبْ تا لَمْ نَضْرِبْ اور لَمْ یُضْرَبْ، لَمْ نُضْرَبْ کو یَضْرِبُ اور یُضْرَبُ سے تا آخر بنایا جاتا ہے لَمْ جازم حجدیہ کے لانے کی وجہ سے مضارع کے آخر میں جزم آئے گی۔ یہ جزم پانچ صیغوں میں بشرطیکہ ان کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو ضمہ اعرابی گرانے سے اگر حرفِ علت ہو تو اس کو اور سات صیغوں کے آخر میں واقعہ نون اعرابی کو گرانے سے واقع ہو گی اور دو صیغے (جمع مونث غائب اور حاضر) میں بوجہ ان کے مبنی ہونے کے کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔

60057

Marfat.com

فعل مضارع منفی معلوم ومجہول

لَا یَضْرِبُ تا لَا نَضْرِبُ اور لَا یُضْرَبُ تا لَا نُضْرَبُ کو یَضْرِبُ تا نَضْرِبُ سے بنایا جاتا ہے۔ شروع میں لا نفی لگا دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ صیغہ کی حرکات وسکنات جوں کی توں باقی رہیں گی۔

فعل مضارع موکد بلَنْ ناصبہ معروف ومجہول

لَنْ یَّضْرِبَ تا لَنْ نَّضْرِبَ اور لَنْ یُّضْرَبَ تا لَنْ نُّضْرَبَ بھی یَضْرِبُ تا نَضْرِبُ اور یُضْرَبُ تا نُضْرَبُ سے بنتے ہیں۔ شروع میں حرف لَنْ ناصبہ لگا کر پانچ جگہ ضمہ اعرابی کی جگہ نصب اور سات جگہ نون اعرابی کو گرایا جائے گا۔ اور دو صیغوں میں بوجہ مبنی ہونے کے کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔ (جمع مونث غائب وحاضر)

فعل امر حاضر معلوم

امر حاضر معلوم مضارع مخاطب کے چھ صیغوں سے بنتا ہے۔ طریقہ یہ ہے۔ کہ علامت مضارع تا کو حذف کیا جائے۔ اگر اس کے گرانے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو۔ تو عین کلمہ مضموم ہونے کی صورت میں شروع میں ہمزہ مضمومہ اور فتوحہ ومکسورہ ہونے کی صورت میں ہمزہ مسکورہ زیادہ لایا جاتا ہے واحد مذکر حاضر کے صیغہ میں آخری حرف کی حرکتِ ضمہ کو سکون میں تبدیل کردیں بشرطیکہ اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، اگر ہو تو اس کو ساقط کردیں۔ اور چار صیغوں سے نون اعرابی حذف کردیا جائے۔ اور ایک صیغہ (جمع مونث حاضر)

Marfat.com

ہیں بوجہ مبنی ہونے کے کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

فعل امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ کو اِضْرِبْ سے یوں بنایا جاتا ہے کہ آخر میں نون تاکید ثقیلہ لگایا گیا۔ اور ماقبل کو فتحہ دیا گیا۔ اِضْرِبَانِّ کو اِضْرِبَا سے بنایا گیا۔ آخر میں نون تاکید ثقیلہ لگایا گیا۔ اِضْرِبُنَّ اِضْرِبُوْا سے بنایا گیا۔ جب نون تاکید ثقیلہ آخر میں لگایا گیا۔ تو دو ساکن یعنی واؤ مدہ اور نون کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے واؤ کو گرا کر اس کے ماقبل کو ضمہ دے دیا گیا۔ تاکہ واؤ کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ اِضْرِبِنَّ کو اِضْرِبِیْ سے بناتے وقت جب نون تاکید ثقیلہ آخر میں لگایا گیا۔ تو یاء مدہ اور نون ساکن اکٹھے ہونے کی وجہ سے یاء کو گرا کر ماقبل کو کسرہ دیا گیا۔ تاکہ حذف یا پر دلالت کرے۔ اِضْرِبْنَانِّ کو اِضْرِبْنَ سے بناتے وقت جب آخر میں نون تاکید ثقیلہ لگایا گیا۔ تو تین نون اکٹھے ہو گئے اسے دشوار سمجھا گیا۔ اس لیے اس دشواری کو ختم کرنے کے لیے درمیان میں الف فاصل لگایا گیا۔

فعل امر حاضر معلوم بانون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ اِضْرِبْ سے بنا جب نون تاکید خفیفہ ملایا گیا۔ تو اس کے ماقبل کو فتح دی گئی۔ اِضْرِبُنْ کو اِضْرِبُوْا سے بنایا گیا۔ نون تاکید خفیفہ لگانے سے واؤ مدہ اور نون ساکن اکٹھے ہونے کی وجہ سے واؤ کو گرا دیا گیا۔ اِضْرِبِنْ کو اِضْرِبِیْ سے بناتے وقت جب نون خفیفہ لگایا گیا۔ تو دو ساکن اکٹھے ہونے کی وجہ سے یاء کو گرا

Marfat.com

دیا گیا۔

فعل امر مجہول

لِیُضْرَبْ تا لِنُضْرَبْ کو مضارع مجہول یُضْرَبُ تا نُضْرَبُ سے بنایا گیا۔ شروع میں لام مکسورہ علامت امر لایا گیا (جسے لام امر بھی کہتے ہیں) اس کی وجہ سے آخر میں جزم دی گئی۔ پانچ جگہ ضمہ اعرابی کو گرا کر سکون (جزم) دیا گیا۔ اور سات جگہ نون اعرابی گرایا گیا۔ اور دو صیغوں میں بوجہ مبنی ہونے کے کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔

فعل نہی معلوم و مجہول

مضارع معلوم و مجہول کے شروع میں لائے نہی لگاتے ہیں۔ اور اس کے لگانے کے بعد پانچ جگہوں پر ضمہ کی بجائے سکون (جزم) دے دیا جائے گا۔ بشرطیکہ ان کے آخر میں حرف علت نہ ہو، اگر ہو تو اس کو بھی ساقط کر دیں گے اور سات جگہ سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔ اور دو صیغوں (جمع مونث غائب و حاضر) میں نون بدستور باقی رہتے ہیں۔ نہی پر نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ کو امر پر داخل کیے گئے ان دونوں نون کے مطابق تبدیل کریں۔

وضاحت

فعل مضارع معروف میں حرفِ "لَنْ" جن صیغوں کے آخر میں نصب دیتا ہے اور حرفِ "لَمْ" جزم دیتا ہے۔ بشرطیکہ ان کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور اگر حرفِ علت ہو تو اس کو ساقط کر دیتا ہے وہ پانچ صیغے یہ ہیں۔ واحد مذکر غائب، واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر اور متکلم کے

Marfat.com

دونوں آخری صیغے۔

جن سات صیغوں میں نونِ اعرابی ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) تثنیہ مذکر غائب۔ (۲) جمع مذکر غائب۔

(۳) تثنیہ مونث غائب (۴) تثنیہ مذکر حاضر

(۵) جمع مذکر حاضر (۶) واحد مونث حاضر

(۷) تثنیہ مونث حاضر۔

جن صیغوں میں "لَمْ" یا "لَنْ" لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ جمع مونث غائب۔ جمع مونث حاضر۔

اسمِ ظرف

مَضْرِبٌ کو یَضْرِبُ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ حرف مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوحہ اسم ظرف کی علامت لاتے ہیں۔ عین کلمہ اپنے حال پر رکھ کر آخر میں تنوین تمکن علامتِ اسمیت لائی گئی۔ مَضْرِبَانِ کو مَضْرِبٌ سے بناتے ہیں الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ (بعوض ضمہ تنوین یا دونوں کے) لگایا گیا۔ اور اس کے ماقبل کو فتحہ دے۔ مَضَارِبُ کو بھی مَضْرِبٌ سے بناتے ہیں پہلے حرف کو اپنے حال پر چھوڑا اور دوسرے کو فتحہ دیا تیسری جگہ الف علامت جمع تکسیر لایا گیا۔ پھر عین کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑا۔ لام کلمہ سے تنوین تمکن کو بوجہ غیر منصرف ہونے کے ختم کر دیا۔ مُضَیْرِبٌ کو مَضْرِبٌ سے اس طرح بناتے ہیں۔ کہ میم علامت ظرف کو ضمہ دوسرے کو فتحہ اور تیسری جگہ یاء ساکنہ علامت تصغیر لگائی۔ اور باقی حروف کو اپنے حال پر

Marfat.com

چھوڑ دیا۔

اسم آلہ

مِضْرَبٌ کو یَضْرِبُ سے بنایا گیا۔ حرف مضارع یاء کی جگہ میم مکسورہ علامت آلیت لائی گئی۔ آخر کے ماقبل کو فتحہ اور آخر میں تنوین تمکن اسمیت کی علامت آ گئی۔ مِضْرَبَانِ کو مِضْرَبٌ سے اور مَضَارِبُ و مُضَیْرِبٌ کو بھی حسب سابق بناتے ہیں۔ مِضْرَبَۃٌ کو مِضْرَبٌ سے بناتے وقت آخر میں تاء متحرکہ علامت مونث کا اضافہ کر کے باء کو فتحہ دے دی۔ مِضْرَبَتٌ ہو گیا مَضَارِیْبُ مُضَیْرِیْبٌ اور مُضَیْرِبَۃٌ کو حسب سابق بنائے جاتے ہیں۔

اسم تفضیل

اَضْرَبُ کو بھی یَضْرِبُ سے بناتے ہیں۔ علامت مضارع یاء کو حذف کیا۔ اس کی جگہ ہمزہ مفتوحہ لایا گیا۔ اور عین کلمہ کو فتحہ دی گئی۔ آخر میں تنوین تمکن کو مقدر کرتے ہیں۔ اَضْرَبَانِ کو اَضْرَبُ سے بنایا جاتا ہے۔ آخر میں الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ تنوین مقدرہ کے عوض میں لایا گیا۔ اَضْرَبُوْنَ کو بھی اَضْرَبُ سے بناتے ہیں۔ آخر میں واؤ علامت جمع مذکر کا اضافہ کیا۔ اور نون کو حسب سابق تنوین مقدرہ یا ضمہ یا دونوں کے عوض میں لایا گیا۔ اَضَارِبُ کو اَضْرَبُ سے بناتے وقت دوسرے حرف کو فتحہ دے کر بعد میں تیسری جگہ الف علامت جمع تکسیر اور اس کے بعد عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں۔ اور تنوین مقدرہ کو حذف کر دیتے ہیں

Marfat.com

اُضَیْرِبُ تصغیر کے طریقہ کے مطابق بناتے ہیں۔ ضُرَبٰی کو اَضْرَبُ سے یوں بناتے ہیں۔ کہ ہمزہ حذف کر کے پہلے حرف کو ضمہ دوسرا ساکن اور الف مقصورہ علامت تانیث لگا کر ماقبل کو فتحہ دی جاتی ہے۔ ضُرْبَیَانِ ضُرْبٰی سے بنتا ہے۔ الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ سے بدل دیتے ہیں۔ اور الف علامت تثنیہ اور نون مکسورہ کو ضمہ، تنوین (جو کہ مقدر تھے) یا دونوں کے عوض میں لاتے ہیں۔ ضُرْبَیَاتٌ کو بھی ضُرْبٰی سے بناتے ہیں۔ الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ سے بدل کر اور الف و تاء علامت جمع مونث سالم آخر میں لائے گئے۔ ماقبل الف کو فتحہ دی۔ اور تنوین مقدرہ کو ظاہر کر دیا۔

۞

Marfat.com

شرح قوانین ابوابِ صحیح

قانون نمبر (۱) مفرد مکبر میں مدّہ زائدہ دوسری جگہ واقع ہو۔ تو اس سے جمع اقصٰی اور تصغیر بناتے وقت اس کو واوِ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

تشریح "مدّہ" حرف علت جب ساکن ہو اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو تو اُسے مدّہ کہتے ہیں۔ اور اگر ماقبل کی حرکت موافق نہ ہو تو "لین" کہتے ہیں۔ حرف علت تین ہیں۔ الف، واؤ اور یاء۔ الف کے موافق حرکت فتحہ، واؤ کے موافق ضمہ اور یاء کے موافق حرکت کسرہ ہے۔ مدّہ کو مدّہ اس لیے کہتے ہیں کہ عربی میں مدّہ کے معنی کھینچنے کے ہوتے ہیں۔ یہ حروف بھی حرکات کو کھینچنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور "لین" کے معنی نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ حروف "لین" ہونے کی صورت میں نرمی سے ادا ہوتے ہیں۔ "زائدہ" زائدہ حرف ہے۔ جو ف ع ل کے مقابلہ میں نہ ہو۔ مفرد جو تثنیہ اور جمع نہ ہو۔ جیسا ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْن مفرد نہیں بلکہ تثنیہ اور جمع ہیں۔ "مکبر" جس کی تصغیر نہ بنائی گئی ہو۔ ضُوَیْرِبٌ مصغر ہے۔

دوسری جگہ، یعنی تیسری یا چوتھی جگہ واقع نہ ہو۔ جیسے مَضْرُوْبٌ۔ جمع اقصٰے وہ کہ جس کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف علامت جمع اقصٰی کی لائی گئی ہو۔ الف علامتِ جمع اقصٰی کے بعد اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور دوسرے

Marfat.com

کا اعتبار نہیں۔ جیسا کہ ضَوَارِبٌ۔ اور اگر تین ہوں تو پہلا مکسور دوسری جگہ یائے ساکنہ اور تیسرے کا اعتبار نہیں جیسا کہ ضَوَادِیْبٌ۔ تصغیر وہ کہ جس کا پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح اور تیسری جگہ یاء ساکنہ تصغیر کی علامت ہو اس کے بعد اگر ایک حرف ہو تو اس کی حرکت کا اعتبار نہیں۔ جیسا کہ رُجَیْلٌ اور اگر دو ہوں۔ تو پہلا مکسورہ دوسرے کا اعتبار نہیں۔ جیسا کہ ضُوَیْرِبٌ۔ اور اگر تین ہوں تو پہلا مکسور دوسری جگہ یاء ساکنہ اور تیسرے کا اعتبار نہیں۔

اعتراض:

ہم نے کہا کہ جمع اقصیٰ میں الفِ جمع کے بعد دو یا تین حرف ہوتے ہیں حالانکہ بہت سی ایسی جمع اقصیٰ بھی ہیں۔ جن میں الف مدہ کے بعد صرف ایک حرف ہوتا ہے۔ جیسا کہ۔ دَوَابٌّ

جواب:

دَوَابٌّ میں الف مدہ کے بعد چونکہ باء مشدد ہے۔ اور مشدد حرف دراصل دو حروف ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ دراصل دَوَابِبُ تھا۔ یہ دَآبَّۃٌ کی جمع ہے۔

اعتراض:

تصغیر میں تم نے کہا کہ اگر یائے تصغیر کے بعد دو حرف ہوں۔ تو پہلا مکسور ہو گا۔ لفظ ضُرَیْبٌ میں یاء تصغیر کے بعد دو حرف ہوتے ہوئے بھی پہلا مفتوح ہے۔ اسی طرح سُکَیْرَان تین حروف ہوتے ہوئے بھی پہلا حرف مکسور نہیں اور دوسری جگہ یائے ساکنہ نہیں

جواب: تصغیر بناتے وقت ہم نے جو کہا کہ اگر یاء تصغیر کے بعد دو حرف ہوں

تو پہلا مکسور اور اگر تین ہوں تو دوسری جگہ یا ساکنہ ہوگی۔ یہ قاعدہ کلیہ نہیں۔ بلکہ اکثر یہ ہے۔

حاصلِ قانون جس کلمہ میں مدہ ہو اور زائدہ ہو۔ وہ کلمہ مفرد اور مکبر ہو۔ اور مدہ اس کلمہ میں دوسری جگہ واقعہ ہو۔ اس کلمہ سے جب جمع اقصیٰ یا تصغیر بنائیں گے۔ تو اس مدہ زائدہ کو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ چونکہ مدہ کی تین صورتیں ہیں۔ اس لیے ہر ایک کی ایک ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

الف مدہ کی مثال ضَوَارِبُ جیسے ضَارِبٌ سے بنایا گیا۔ ضَارِبٌ میں الف مدہ زائدہ دوسری جگہ واقع ہے۔ اور یہ کلمہ مفرد اور مکبر بھی ہے۔ لہٰذا جمع اقصیٰ بناتے وقت اس کو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کردیا گیا۔ اس طرح یہ ضَوَرِبٌ بنا۔ پھر جمع اقصیٰ کا الف بڑھایا۔ ضَوَارِبُ ہو گیا۔ اس میں الف جمع کے بعد دو حرف تھے۔ لہٰذا پہلے کو کسرہ دے کر دوسرے کو ویسے ہی چھوڑ دیا گیا۔ اسی طرح جب ضَارِبٌ کی تصغیر بنائی۔ تو ضُوَيْرِبٌ بنی۔

واؤ مدہ کی مثال طُومَارٌ سے جمع اقصیٰ طَوَامِيرُ۔ اور تصغیر، طُوَيْمِيرٌ بنی۔

یائے مدہ کی مثال ضِيْرَابٌ سے جمع اقصیٰ ضَوَارِيبُ اور تصغیر

ضُوَیْرِیْبٌ ہوگی۔

نوٹ:

قانون نحوی کے مطابق چونکہ جمع اقصٰی غیر منصرف ہوتی ہے۔اس لیے اس کے آخری حرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آئے گی۔

قانون نمبر ۲

جس کلمہ میں تنوین ہو۔اس پر اگر الف لام داخل کیا جائے یا اس کی کسی اور کلمہ کی طرف اضافت کردی جائے تو وہ نون تنوین حذف ہو جاتا ہے اسی طرح نون تثنیہ اور نون جمع بھی بوقت اضافت حذف ہو جاتے ہیں

شرح الفاظ

نون تنوین ایک ساکن نون ہے۔جو کلمہ کی آخری حرکت کے مطابق اسی کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔یعنی زبر کی شکل میں زبر، زیر اور پیش کی شکل میں زیر اور پیش لکھا ہوگا۔اس کے ساکن ہونے کی دلیل اس کا تلفظ ہے۔ مثلاً ثَابِتٌ اور ثَابِتُنْ کے تلفظ میں کوئی فرق نہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ ثَابِتٌ کی تاء پر دوسرا ضمہ نون تنوین ہے۔کیونکہ اس کے تلفظ میں جو ثَابِتُنْ کی صورت میں ہے۔ایک ضمہ تاء پر باقی ہے۔دوسرے کی جگہ نون ساکن آیا ہے۔

اضافت

کسی اسم نکرہ (غیر معین) کی اسم معرفہ (معین) کی طرف نسبت کر دینا اضافت کہلاتا ہے۔جیسا کہ غُلَامٌ اسم نکرہ (غیر معین)۔جو ہر غلام پر صادق آتا ہے۔اب ہم اس کی نسبت معین اسم کی طرف کرتے ہیں۔مثلاً

Marfat.com

زید کی طرف نسبت کی۔ تو غُلَامُ زَیْدٍ ہو جائے گا۔ اس وقت لفظِ غلام نکرہ نہیں۔ بلکہ معرفہ ہو جائے گا۔ اضافت کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ نکرہ کو جب معرفہ کی طرف مضاف کردیں۔ تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے۔

حاصلِ قانون جس اسم کے آخر میں نون تنوین ہو اگر اس کے شروع میں الف لام لگا دیا جائے تو وہ تنوین لازماً ہو جائے گی۔

مثلاً حَمْدٌ پر جب الف لام داخل کیا تو اَلْحَمْدُ ہو جائے گا۔ اسی طرح جب تنوین والے کلمہ کی کسی دوسرے کلمہ کی طرف اضافت ہو گی تو پھر بھی تنوین ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ غُلَامٌ کی اضافت زَیْدٌ کی طرف کی۔ تو غُلَامُ زَیْدٍ رہ جائے گا۔ اسی طرح نون جمع بھی بوقت اضافت گرا نا واجب ہے۔ جیسا کہ ضَارِبَانِ اور ضَارِبُوْنَ کی اضافت زَیْدٌ کی طرف کی۔ تو ضَارِبَا زَیْدٍ ضَارِبُوْ زَیْدٍ پڑھا جائے گا۔

سوال:

نون تنوین، الف لام داخل ہونے اور اضافت کرنے میں یعنی دونوں صورتوں میں گر جاتا ہے۔ لیکن نون تثنیہ اور جمع الف لام داخل کرتے وقت کیوں نہیں گرتے۔؟

جواب: نون تثنیہ اور جمع کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ کبھی تنوین کے عوض اور کبھی حرکت کے عوض ہوتے ہیں۔ جب ان پر الف لام داخل ہوتا ہے تو ان کو حرکت کے عوض میں شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ الف لام کے داخل ہونے سے حرکت

Marfat.com

نہیں گرتی۔ لہذا حرکت کے قائم مقام یعنی نون تثنیہ اور جمع بھی نہیں گرتے۔ اگران دونوں میں سے کسی کی اضافت کی جائے توان کو تنوین کے عوض میں شمار کر کے گرادیا جائے گا۔ جیسا کہ خود تنوین اضافت کے وقت گر جاتی ہے۔

نون تثنیہ اور جمع کے اضافت کے وقت گر جانے کی دوسری وجہ

نون تثنیہ اور جمع کے ساتھ اسم چونکہ تام ہوتا ہے۔ اور اسم تام کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہوتا۔ اور اضافت میں مضاف اپنے مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے۔ لہذا بوقت اضافت دونوں کا گرنا ضروری ہے۔

نون تنوین کے الف لام داخل ہونے پر گرنے کی وجہ

الف لام چونکہ تعریف کے لیے ہوتا ہے۔ اور تنوین تنکیر کے لیے ہوتی ہے لہذا یہ دونوں جب باہم ضدین ٹھہریں تو الف لام کے دخول کے وقت تنوین کا گرانا اجتماع ضدین سے بچنے کے لیے ضروری ہوگیا۔

قانون نمبر ۳ نون تنوین، اور نون خفیفہ کو حالت وقف میں ماقبل کی حرکت

Marfat.com

کے موافق حرف میں علت تبدیل کرنا جائز ہے۔

حاصلِ قانون جب نون تنوین یا نون خفیفہ والے کلمہ پر وقف کیا جائے۔تو ان کے ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت میں ان کی تبدیلی جائز ہے۔جیسا کہ زَیْدًا ، زَیْدٌ ، زَیْدٍ کو زَیْدَا ، زَیْدُوْ اور زَیْدِیْ پڑھنا جائز ہے نون خفیفہ کی مثال یہ ہے۔ اِضْرِبَنْ ، اِضْرُبُنْ ، اِضْرِبِنْ۔ کو اِضْرِبَا اِضْرِجُوْا اور اِضْرِبِیْ پڑھنا جائز ہے۔لیکن نون تنوین کے ماقبل اگر حرکت فتحہ ہو تو اس کو حالت وقف میں الف سے تبدیل کر دینا بکثرت ہے۔اس کے علاوہ دوسری صورتوں میں بکثرت تبدیلی نہیں۔لہذا عَلِیْمًا کو عَلِیْمَا کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔لیکن غَفُوْرٌ کو غَفُوْرُوْ اور عَلِیْمٍ کو عَلِیْمِیْ پڑھنا جائز تو ہے۔لیکن کثرت سے اس کو ساکن کر کے پڑھتے ہیں۔

نوٹ:

اِضْرِبَا صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب امر حاضر معروف ہے اور جب نون خفیفہ الف سے بدلنے کا اعتبار کریں تو مذکورہ قانون کے مطابق واحد مذکر مخاطب امر حاضر معروف ہوگا۔ان دونوں میں فرق اصل صیغہ کو دیکھ کر ہوگا۔اگر اِضْرِبَنْ سے وقف کر کے اِضْرِبَا بنایا۔تو واحد مذکر مخاطب ورنہ تثنیہ مذکر مخاطب امر حاضر معروف ہوگا۔

قانون نمبر۴ نون اعرابی پر جب کوئی جازم یا ناصب داخل کیا جائے۔یا اس

Marfat.com

کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ لگایا جائے۔ یا اس صیغہ سے امر حاضر معلوم بنایا جائے۔ تو وُہ نون اعرابی وجوبًا گر جاتا ہے۔

شرح الفاظ

نون اعرابی: مضارع کے سات صیغوں کے آخر میں جو نون اعراب کے عوض لگایا جاتا ہے۔ اسے نون اعرابی کہتے ہیں۔ وہ سات صیغے یہ ہیں چار تثنیہ مذکر و مونث کے صیغے اور دو جمع مذکر مخاطب و غائب اور ایک واحد مونث مخاطب کا صیغہ۔ بقیہ دو نوں، نون ضمیر کہلاتے ہیں۔ (یعنی جمع مونث غائب اور مخاطب کے صیغوں پر موجود نون)

حاصل قانون

حروف جازم چار ہیں۔ لَمْ، لَمَّا، لام امر اور لائے نہی۔ ان چاروں میں سے جب کوئی فعل مضارع پر داخل ہو جائے تو مذکورہ ساتوں جگہ سے نون اعرابی گرا دیتا ہے۔ اسی طرح حروف ناصبہ جو چار ہی ہیں۔ اَنْ، لَنْ، کَےْ اور اِذَنْ ان کے دخول کے وقت بھی نون اعرابی گر جاتا ہے۔ اسی طرح نون اعرابی والے صیغوں پر نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ لائیں گے: تب بھی نون اعرابی گرایا جائے گا۔

تنبیہ:

امر حاضر معروف کے صیغوں پر اگرچہ لام امر نہیں لگاتے۔ لیکن ان صیغوں میں بھی لامِ امر والا عمل ہوتا ہے۔ یعنی نون اعرابی گر جاتا ہے۔ نون اعرابی کو نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ کے آنے پر اس لیے گرایا جاتا ہے۔ کہ اگر باقی رکھیں

Marfat.com

گے۔ تو صورتوں میں سے ایک ضرور ہو گی۔ ایک یہ کہ نون اعرابی کو اپنی جگہ رکھتے ہوئے اس کے بعد نون تاکید کو لگایا جائے۔ دوسری یہ کہ نون تاکید کو پہلے اور نون اعرابی کو مؤخر کر دیا جائے۔ پہلی صورت میں لازم آئے گا۔ کہ محل اعراب کلمہ کے آخر میں ہونے کی بجائے کلمہ کے درمیان میں واقع ہو جائے۔ اور یہ ناجائز ہے۔ دوسری صورت میں نون اعرابی دراصل نون تاکید کا اعراب بننے کی وجہ سے یہ لازم آئے گا۔ کہ اعراب "حرف"، پر جاری کیا جائے۔ اور یہ بھی جائز نہیں ہے۔ لہٰذا دونوں صورتوں کے ناجائز ہونے کی وجہ سے نون اعرابی کو گرانا ہی پڑے گا۔ مصنف نے حرف جازم و ناصب کے لیے "دخول"، اور نون تاکید کے لیے "لحوق"، کا لفظ ذکر کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جو حرف زائد ہو اور اول کلمہ میں لایا جائے اُسے دخول سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جو حرف زائد کلمہ کے آخر میں ملایا جائے۔ اُسے لحوق سے تعبیر کرتے ہیں۔

قانون مذکور کی مثالیں

حروف جوازم کی مثالیں۔ لَمْ یَضْرِبَا لَمْ یَضْرِبُوْا، اصل میں یَضْرِبَانِ اور یَضْرِبُوْنَ تھا۔ جب حرف جازم لَمْ داخل ہوا۔ تو نون اعرابی گر گیا۔ حرف ناصب کی مثال۔ لَنْ یَّضْرِبَا، لَنْ یَّضْرِبُوْا، کو بھی لَمْ کی طرح سمجھنا چاہیئے۔ نون ثقیلہ اور خفیفہ کی مثالیں۔ لِیَضْرِبَانِّ، لِیَضْرِبُنَّ، لِیَضْرِبُنْ وغیرہ دراصل یَضْرِبَان، یَضْرِبُوْنَ تھا۔ جب نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ داخل کیا۔ تو نون اعرابی گرا دیا گیا۔ امر حاضر معروف کی مثال۔ اِضْرِبَا، اِضْرِبُوْا۔

Marfat.com

کو تَضْـرِبَانِ اور تَضْـرِبُوْنَ سے بنایا گیا۔ علامت مضارع گرانے کے بعد حرف اول ساکن ہونے کی صورت میں ہمزہ وصلی لائے۔ اور نون اعرابی گرادیا گیا۔

قانون نمبر ۵ جمع مذکر حاضر اور غائب کی واؤ اور واحد مؤنث مخاطبہ کی یا بھی نون ثقیلہ یا خفیفہ کے ملاتے وقت نون اعرابی کے ساتھ ساتھ وجوباً گر جاتی ہیں۔

حاصل قانون فعلِ مضارع پر نون ثقیلہ یا خفیفہ کے آنے کے وقت نون اعرابی کے گرانے کا قانون پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ مذکورہ قانون میں یہ بتانا مقصود ہے کہ نون اعرابی کے گرنے کے بعد جمع مذکر غائب، وحاضر میں جو واؤ اور واحدہ مونثہ مخاطبہ میں جو یاء باقی رہتی ہے نون ثقیلہ یا خفیفہ کے دخول کے وقت ان کو بھی گرا دینا واجب ہے۔ جمع مذکر غائب وحاضر میں واؤ کی ماقبل حرکت یعنی ضمہ اور واحدہ مونثہ مخاطبہ میں یاء کی ماقبل حرکت یعنی کسرہ کو باقی رکھا جائے گا تاکہ ضمہ حذفِ واؤ پر اور کسرہ حذفِ یاء پر دلالت کرے۔ اب یہ صیغے یوں پڑھے جائیں گے۔ لَیَضْـرِبُنَّ، لَتَضْـرِبُنَّ اور لَتَضْـرِبِنَّ۔ لَیَضْـرِبُنْ لَتَضْـرِبُنْ لَتَضْـرِبِنْ۔

نوٹ:

نون تاکید ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں پر آتا ہے۔ لیکن نون تاکید خفیفہ اُن

صیغوں پر آئے گا۔ جہاں ثقیلہ کے لحوق کے وقت اس سے پہلے الف نہ ہو۔ اور اگر الف آجائے تو التقائے ساکنین کی وجہ سے نون تاکید خفیفہ نہیں آئے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مضارع کے پانچ صیغے جو ضمیروں سے خالی ہوتے ہیں۔ ان میں نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ کا ماقبل مفتوح ہوگا۔ اور جمع مذکر غائب اور مخاطب میں ماقبل مضموم اور واحد مونث مخاطب میں ماقبل مکسور ہوگا۔ بقیہ چار تثنیوں اور دو جمع مونث کے صیغوں میں نون تاکید سے قبل الف ہوگا۔ جمع مونث کے دونوں صیغوں میں نون تاکید سے قبل الف اس لیے لایا جاتا ہے۔ کہ تین نونات کا اجتماع لازم نہ آئے۔ جو کہ کلام عرب میں ثقیل ہوتا ہے۔ نوناتِ تاکید کے بارے میں ایک بات یہ بھی ذہن نشین رہے۔ کہ مضارع جب طلب سے خالی ہو۔ چاہے وہ مطلق ہو یا اس پر لائے نفی یا لم جحدیہ داخل ہو۔ ایسے مضارع پر نون تاکید بہت کم آتا ہے۔ اور اگر مضارع جوابِ قسم واقع ہو۔ تو نون تاکید لانا واجب ہے۔ جیسا کہ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ۔ اسی طرح اِمَّا کے بعد بھی قریب الوجوب ہے اِمَّا تَخَافَنَّ اور اِمَّا تَرَيِنَّ وغیرہ۔ امر، نہی، دعا، عرض تمنّی اور استفہام میں نون تاکید بکثرت آتا ہے۔ نیز نون تاکید کے لحوق سے معنی بہر حال مستقبل میں ہو جائے گا۔ چاہے وہ فعل ماضی ہی کیوں نہ ہو۔ یا اسم فعل ہو۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ مِنْكُمُ الرِّجَالَ (تو وہ ضرور بالضرور پائے گا تم میں سے مردوں کو) اسم فعل کی مثال هَلُمَّنَّ يَارَجُلُ۔ نیز نون ثقیلہ یا خفیفہ کے ساتھ مضارع پر لام تاکید کا لانا بھی ضروری ہوتا ہے۔

قانون نمبر ۶: نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف يَرْمَلُوْن میں سے

اگر کوئی حرف آجائے تو اس نون کو اس حرف کی جنس کر کے باہم ادغام کرنا واجب ہے۔ اور اگر نون متحرک ہو تو اس کو ما بعد کی جنس کر کے ادغام کرنا جائز ہے۔ حروف یمون میں ادغام کے وقت غنیت ہو گی۔ اور لر میں ادغام غنہ کے بغیر ہو گا۔

شرح الفاظ

لفظ یرملون سے مراد اس میں موجود چھ حروف ہیں۔ ی۔ ر م۔ ل۔ و۔ ن۔ غنیت کا معنی آواز کو ناک سے نکالنا ہے۔

حاصل قانون

نون تنوین یا نون ساکن جو کلمہ کے آخر میں واقع ہو۔ اگر ان دونوں ساکن نونات کے بعد یرملون کے چھ حروف میں سے کوئی ایک آجائے تو دونوں نون ساکنہ کو اس حرف کا ہم جنس کرنا واجب ہے۔ پھر دیکھا جائے گا کہ ان چھ حروف میں سے ان چار حروف یعنی ی، م، و، ن میں سے اگر کوئی واقع ہو تو پڑھتے وقت غنہ بھی کریں گے۔ جیسا کہ لَنْ یَّضْرِبَ۔ مِنْ مَّقَامٍ، غَدًا یَّتَمَتَّعْ، مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ اور اگر ل۔ ر میں سے کوئی آجائے تو ادغام غنہ کے بغیر ہو گا۔ جیسا کہ مِنْ لَّدُنْكَ اور غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

نوٹ:

مصنف نے آخر کلمہ میں ہونے کی جو قید لگائی ہے۔ وہ صرف نون ساکن کے لیے ہے۔ کیونکہ وہ درمیان میں بھی آسکتا ہے۔ نون تنوین کے لیے یہ قید نہیں کیونکہ وہ ہوتا ہی کلمہ کے آخر میں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قِنْوَانٌ اور بُنْیَانٌ میں اگرچہ نون ساکنہ کے بعد واؤ اور یاء واقع ہوئیں۔ لیکن ادغام اور غنہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ یہ

Marfat.com

نون ساکن درمیان کلمہ میں ہے۔ لیکن ھَنْمَرِشٌ جو پڑھا گیا ہے۔

حالانکہ اس میں نون ساکن درمیان میں ہے۔ تو یہ شاذ ہے۔

قانون کا دوسرا حصہ یہ ہے۔ کہ اگر حروف یَرْمَلُوْن نون متحرک کے بعد آجائیں تو پھر اسے مابعد کی ہم جنس کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اَنَا یَتِیْمٌ، اَنَا رَفِیْقٌ اَنَا لَبِیْقٌ وغیرہ یعنی پہلے اس نونِ متحرک کو ساکن کریں گے بعد ازیں حروف یَرْمَلُوْن میں ادغام کریں گے۔ جیسا کہ "اَنَا یَتِیْمٌ"، کو "اَنْ یَتِیْمٌ"، اور "اَنَا رَفِیْقٌ"، کو "اَنْ رَفِیْقٌ"، پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر۲ نون ساکن یا نون تنوین اگر باء مطلق سے پہلے واقعہ ہو۔ تو اس نون کو میم سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور اگر نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقیہ میں سے کوئی حرف آجائے۔ تو ان دونوں نونوں کو ظاہر کرکے پڑھا جائے گا۔ دونوں نون الف سے پہلے نہیں آتے۔ ان حروف کے علاوہ اگر کسی اور حرف سے پہلے نون ساکن یا تنوین واقعہ ہو۔ تو اخفا ہو گا۔

حاصل قانون نون ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر حرفِ باء واقع ہو۔ چاہیے وہ نون ساکن یا تنوین اور حرفِ باء ایک ہی کلمہ میں واقع ہوں۔ یا دو کلموں میں آجائیں مطلقاً اس باء کی وجہ سے مذکورہ نون کو میم میں تبدیل کرنا واجب ہے۔ ایک کلمہ میں واقع دونوں کی مثال یَنْبَغِیْ دو کلموں میں واقع ہونے کی مثال مِنْ بَعْدِ۔ اور اگر مذکورہ دونوں نون کے بعد حروف حلقیہ میں سے کوئی ایک

Marfat.com

حرف آجائے۔ جو کہ تعداد میں چھ ہیں۔ ء ، ھ ، ع ، ح ، غ ، خ۔ تو اس وقت نون کا اظہار کریں گے۔ اس کی مثال اَنۡعَمۡتَ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ۔ حرفِ بار حروف یرملون اور حروفِ حلقیہ کے علاوہ اگر کوئی اور حرف نون ساکن یا نون تنوین کے بعد آجائے۔ تو وہاں اخفاء ہوگا۔ اخفاء نون ساکن یا نون تنوین کو ان کے اصلی مخرج سے علیحدہ رکھ کر آواز کو خیشوم میں اس طرح چھپا کر پڑھنا کہ نہ ادغام ہو۔ اور نہ اظہار بلکہ دونوں کے درمیان آواز رہے۔ کو کہتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں
اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا۔ مُسَخَّرَاتٍ فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ

قانون نمبر ۸

مضارع معلوم سے امر حاضر بناتے وقت علامتِ مضارع کو حذف کرنا واجب ہے۔ علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد اگر پہلا حرف متحرک ہے۔ تو ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور اگر ساکن ہو۔ تو عین کلمہ مضموم ہونے کی صورت میں ہمزہ وصلی مضموم ہوگا۔ اور مفتوح و مکسور ہونے کی صورت میں ہمزہ وصل مکسور ہوگا۔ اور آخر کو جزم دیں گے۔

حاصل قانون

امر حاضر معروف کے چھ صیغے مضارع حاضر معروف کے چھ صیغوں سے بنتے ہیں۔ یعنی واحد سے واحد، تثنیہ سے تثنیہ اور مذکر سے مذکر و مونث سے مونث کے صیغے بنیں گے۔ امر حاضر بناتے وقت مضارع سے علامتِ مضارع کا حذف کردینا ضروری ہے۔ پھر دیکھنا ہوگا۔ کہ اب پہلا حرف متحرک ہے یا ساکن۔ اگر متحرک ہو۔ تو ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کیونکہ ہمزہ وصلی

Marfat.com

اس لیے لگایا جاتا ہے۔ کہ ابتدا میں ساکن حرف پڑھنا ناممکن ہوتا ہے۔ اب جبکہ مذکورہ صورت میں ابتدا میں حرف متحرک ہے۔ تو پھر حرف آخر کو جزم دیں گے۔ جیسا کہ تَعِدُ سے عِدْ۔ اور اگر علامت مضارع حذف کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو تو اس کے پڑھنے کے لیے ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑے گی۔ ہمزہ وصلی مضموم ہو گا جب مضارع کا عین کلمہ مضموم ہو۔ جیسا کہ تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اور اگر مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہی ہو گا۔ جیسا کہ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ اور آخری حرف کو ساکن کر دیں گے جبکہ آخر میں حرفِ علت نہ ہو۔ حرفِ علت ہونے کی صورت میں اس حرفِ علت کو بمع اس کی حرکت کے ساقط کر دیں گے۔

قانون نمبر ۹

یَفْعِلُ کے وزن پر آنے والے مضارع اور مثال کے علی الاطلاق مضارع سے اسم ظرف مَفْعِلٌ آتا ہے۔ اور یَفْعِلُ کے علاوہ وزن پر آنے والے مضارع اور ناقص، مضاعف اور لفیف سے اسم ظرف مَفْعَلٌ آنا واجب ہے۔ اس قانون کے خلاف آنے والا اسم ظرف شاذ ہو گا۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ کسی باب کا اسم ظرف اسی باب کے اسم مفعول پر آنا واجب ہے

حاصل قانون

ابواب کی دو اقسام ہیں۔ مجرد، مزید فیہ۔ مزید فیہ کے جتنے ابواب ہیں۔ ان کا اگر اسم ظرف معلوم کرنا مطلوب ہو تو قانون یہ ہے۔ کہ اسی باب کا اسم مفعول بعینہٖ اسم ظرف ہو گا۔ دونوں ایک ہی وزن پر ہونے واجب ہیں۔

Marfat.com

اگر مجرد کے ابواب میں سے کسی باب کا اسم ظرف مقصود ہو۔ تو طریقہ یہ ہے۔ کہ یہ دیکھ لو۔ کہ ہفت اقسام (جن کا ذکر ہو چکا ہے) میں سے یہ باب کون سی قسم ہے اگر ہفت اقسام میں سے مثال ہے تو اس کا مطلقاً اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا۔ چاہے مضارع مفتوح العین یا مضموم العین، و مکسور العین ہو۔ سب برابر ہوں گے۔ جیسا کہ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ۔ یَوْرَمُ سے مَوْرِمٌ۔ یَوْسُمُ سے مَوْسِمٌ۔ اور اگر مذکورہ فعل ناقص لفیف یا مضاعف ہے تو پھر ان کا اسم ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ آئے گا۔ چاہے مضارع مضموم، مکسور یا مفتوح العین ہو۔ ناقص کی مثال یَدْعُوْ سے مَدْعیٰ، یَرْضٰی سے مَرْضٰی لفیف کی مثال یَقِیْ سے مَوْقًی اور مضاعف کی مثال یَمُدُّ سے مَمَدٌّ یَفِرُّ سے مَفَرٌّ، یَعَضُّ سے مَعَضٌّ۔

صحیح مہموز اور اجوف سے اسم ظرف بنانے کا یہ طریقہ ہو گا۔ کہ اگر مضارع مکسور العین ہے۔ تو اسم ظرف مَفْعِلٌ ہو گا۔ اور اگر مفتوح یا مضموم العین ہے تو مَفْعَلٌ ہو گا۔ صحیح کی مثال یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ یَفْتَحُ سے مَفْتَحٌ اور یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ۔ مہموز کی مثالیں یَأْمُرُ سے مَأْمَرٌ یَأْذَنُ سے مَأْذَنٌ اور یَأْدِبُ سے مَأْدِبٌ۔ اجوف کی مثالیں یَقُوْلُ سے مَقَالٌ، یَخَافُ سے مَخَافٌ اور یَبِیْعُ سے مَبِیْعٌ

اگر کوئی اسم ظرف مذکورہ قوانین کے مخالف نظر آئے۔ تو وہ شاذ ہو گا۔ جیسا کہ یَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ۔ یَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ اور یَفْرُقُ سے مَفْرِقٌ۔ قانون کے مطابق ان کا اسم ظرف بوجہ مضارع مضموم العین

Marfat.com

ہونے کے مَفْعَلٌ کے وزن پرآنا چاہیئے تھا۔ یعنی مَسْجَدٌ، مَشْرَقٌ اور مَفْرَقٌ۔ لہٰذا ایسے اسم ظروف شاذ کہلائیں گے۔

قانون نمبر ۱ اگر الف کے ماقبل پر ایسی حرکت ہو۔ جو الف کے خلاف ہو۔ تو الف کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت میں تبدیل کرنا واجب ہے

حاصل قانون الف کے ماقبل پر جب ایسی حرکت ہو۔ جو الف کے خلاف ہو۔ یعنی ضمہ یا کسرہ ہو۔ تو اس الف کو ماقبل حرکت کے موافق حرفِ علت میں تبدیل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ضَارَبَ باب مفاعلہ کے ماضی معلوم کے پہلے صیغہ سے جب ماضی مجہول بنائیں گے۔ تو قاعدہ کے مطابق پہلے حرف کو ضمہ دیا جائے گا۔ ضُارَبَ ہو گا۔ اب الف کے ماقبل ضمہ آگیا جو اس کے مخالف ہے۔ لہٰذا الف کو ضمہ کے موافق حرفِ علت یعنی واؤ سے تبدیل کر دیا۔ ضُوْرَبَ ہو جائے گا۔ اور عین کلمہ یعنی راء کو کسرہ دیں گے۔ تو ضُوْرِبَ ماضی مجہول بن جائے گا۔ مِضْرَابٌ سے جب جمع اقصیٰ بنائیں گے۔ تو قاعدہ کی رو سے پہلے دونوں حرف مفتوح ہوں گے۔ تیسری جگہ الف علامت جمع اقصیٰ لائی جائے گی۔ اب تین حرف باقی بچے۔ تو پہلے کو کسرہ دی اور دوسری جگہ یا ساکنہ لا کر تیسرے کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے۔ لیکن یہاں الف علامت جمع اقصیٰ کے بعد پہلا حرف راء اور دوسرا الف ہے جیسا کہ مَضَارِابُ اب یہاں الف کے ماقبل کسرہ آگئی۔ جو اس کے مخالف ہے۔ لہٰذا الف کو

Marfat.com

"ی" ، میں تبدیل کر دیا۔ مَضَارِیْبُ ہوگیا۔ تنوین کو بوجہ غیر منصرف ہونے کے گرا دیں گے۔ کیونکہ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔

قانون نمبر ۱۱ الف مقصورہ تیسری جگہ واقع ہو۔ اور واؤ سے تبدیل شدہ ہو۔ یا اصلی ہو۔ لیکن اس میں امالہ نہ کیا گیا ہو۔ جب اس سے تثنیہ اور جمع مونث سالم بنائیں گے تو اُسے واؤ مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہوگا اور اس کی ضد ہو تو پھر یا مفتوحہ سے تبدیل کریں گے۔ الف ممدودہ اگر اصلی ہو۔ تو وہ ثابت رہے گا۔ اور اگر تانیث کا ہو۔ تو اُسے بھی واؤ مفتوحہ سے وجوباً تبدیل کریں گے۔ اگر ان کا غیر ہو تو دونوں طریقے جائز ہیں۔

شرح الفاظ

الف مقصوری کھڑی زبر کو الف مقصوری کہتے ہیں۔ مقصور یہ قصر سے نکلا ہے۔ قصر کا معنی بند کرنا آتا ہے۔ چونکہ اس میں درازیٔ صوت نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ الف ممدودہ میں پائی جاتی ہے۔ اس لیے اِسے مقصور کہتے ہیں۔

الف ممدودہ اس ہمزہ کو کہتے ہیں۔ جو الف کے بعد واقع ہو

امالہ امالہ لغت میں میلان کرنے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں فتحہ میں

Marfat.com

کسرہ کی بُو اور الف میں یاء کی بُو دینے کو کہتے ہیں۔

حاصلِ قانون

الف مقصورہ کسی اسم میں تیسری جگہ واقع ہو۔ اور واؤ سے تبدیل شدہ ہو۔ یا اصلی ہو لیکن اس کا امالہ نہ کیا جاتا ہو۔ ایسے اسم کا جب تثنیہ یا جمع مونث سالم بنائیں گے۔ تو مذکورہ الف مقصورہ کو واؤ مفتوحہ میں تبدیل کرنا واجب ہے۔ اگر اس کے خلاف ہو۔ یعنی تیسری جگہ نہ ہو۔ بلکہ چوتھی یا پانچویں جگہ ہو۔ خواہ وہ مذکر کے لیے ہو یا مونث کے لیے۔ اور یا واؤ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ بلکہ یاء سے تبدیل کیا گیا ہو۔ یا اصلی ہو لیکن اس کا امالہ کیا جاتا ہو۔ تو اس کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسا کہ "عَصَا" اس میں الف مقصورہ تیسری جگہ واقع ہے اور واؤ سے تبدیل شدہ ہے کیونکہ دراصل عَصَوٌ تھا۔ اب جب اس سے تثنیہ یا جمع مونث سالم بنائیں گے۔ تو واؤ مفتوحہ سے تبدیل کردیں گے۔ اور عَصَوَانِ عَصَوَاتٌ پڑھیں گے۔ دوسری مثال لفظ "اِلیٰ" اگر کسی کا عَلَم فرض کیا جائے تو یہ بعینہ باقی رہے گا۔ یعنی اس میں امالہ نہیں کیا جائے گا۔ اب اس سے تثنیہ اور جمع مونث سالم اِلَوَان اور اِلَوَاتٌ ہوں گے۔

مخالفت کی مثالیں

رَحیٰ الف مقصورہ تیسری جگہ واقع ہے لیکن یاء سے تبدیل شدہ ہے۔ لہٰذا اس سے تثنیہ اور جمع مونث سالم رَحَیَانِ رَحَیَاتٌ آئے گا۔ متیٰ اور بلیٰ میں الف مقصورہ تیسری جگہ ہے۔ کسی سے تبدیل شدہ بھی نہیں۔ لیکن اس میں امالہ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے

Marfat.com

تثنیہ اور جمع مونث سالم مَتیَانِ، اور مَتیَاتٌ اور بَلیَانِ بَلیَاتٌ آئیں گے تیسری جگہ کی بجائے چوتھی یا پانچویں جگہ واقع ہونے کی مثال جیسا کہ ضُربیٰ اور مُصطفیٰ۔ ان دونوں سے تثنیہ اور جمع مونث سالم بناتے وقت الف مقصورہ کو یاء مفتوحہ میں تبدیل کریں۔ ضُربَیَانِ ضُربَیَاتٌ مُصطَفَیَانِ مُصطَفَیَاتٌ آئے گا۔ اگر الف ممدودہ اصلی ہو۔ تو اس کو ثابت رکھیں گے۔ اور اگر تانیث کے لیے ہو تو اُسے واؤ مفتوحہ سے تبدیل کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ، قُرَّاءَاتٌ، کیونکہ یہ الف ممدودہ اصلی ہے۔ اور اگر تانیث کے لیے ہو تو اس کی مثال "حَمرَاء" ہے۔ اسے واؤ مفتوحہ سے تبدیل کر کے یوں پڑھیں گے۔ حَمرَاوَانِ حَمرَاوَاتٌ، ایسا الف ممدودہ جو اصل بھی نہ ہو۔ اور تانیث کے لیے بھی نہ ہو۔ اُسے دو طرح پڑھنا درست ہے۔ جیسا کہ رِضَاءٌ اور کِسَاءٌ سے رِضَاءَانِ، کِسَاءَانِ یا رِضَاوَانِ، کِسَاوَانِ، اور رِضَاوَاتٌ کِسَاوَاتٌ یا رِضَاءَاتٌ و کِسَاءَاتٌ"، دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر ۱۲

جو کلمہ حلقی العین بروزن "فَعِلٌ" ہو اگر وہ اسم ہے تو اس کو اصل کے علاوہ تین اور طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر فعل ہو تو اصل کے علاوہ دو طریقے جائز ہیں۔ اور اگر وہ کلمہ حلقی العین نہ ہو۔ تو اسم میں اصل کے علاوہ دو اور فعل میں اصل کے علاوہ صرف ایک وجہ پڑھنا جائز ہے۔ اور ان اوزان میں یعنی "فَعِلٌ" میں "فَعْلٌ" اور فِعِلٌ میں فِعْلٌ اور اسی طرح فِعِلٌ میں فَعْلٌ اور فِعِلٌ میں فِعَلٌ پڑھنا جائز ہے۔

Marfat.com

حاصل قانون مصنف نے فَعِلٌ کہہ کر تعمیم کی طرف اشارہ کیا۔ کہ اس وزن پر چاہے اسم آئے یا فعل دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ یعنی کوئی اسم یا فعل اگر فَعِلٌ کے وزن پر ہے۔ اور اس کے عین کلمے میں حروف حلقیہ میں سے کوئی حرف واقع ہو۔ تو اسم کی صورت میں اصل کے علاوہ تین اور طریقوں سے اُسے پڑھنا جائز ہے۔ جیسا کہ فَخِذٌ کو فَخْذٌ فِخْذٌ اور فِخِذٌ پڑھنا جائز ہے اور فعل کی صورت میں اصل کے علاوہ دو طرح پڑھنا جائز ہے۔ اس کی مثال شَهِدَ ہے۔ اس کو شَهْدَ اور شِهْدَ پڑھنا جائز ہے۔ اگر مذکورہ فعل کے وزن والا کلمہ ایسا ہو جس کا عین حکم حلقی نہ ہو۔ تو اسم کی صورت میں اصل کے علاوہ دو وجہ اور فعل کی صورت میں اصل کے علاوہ صرف ایک وجہ پڑھنا درست ہے۔ جیسا کہ کَتِفٌ کو کَتْفٌ کِتْفٌ اور عَلِمَ عَلْمَ پڑھنا جائز ہے۔ اور فَعِلَ کی شکل میں فَعِلَ کہا گیا جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہاں وزن کا اعتبار نہیں۔ جیسا کہ وَهِيَ کو وَهْيَ پڑھنا درست ہے۔ فَلِيَضْرِبْ کو فَلْيَضْرِبْ پڑھنا درست ہے۔ اور شکل فَعُلٌ میں فَعْلٌ کی مثال شَرُفَ سے شَرْفَ و هُوَ سے وَهْوَ اور فِعِلٌ میں فِعْلٌ جیسا کہ اِبِلٌ کو اِبْلٌ اور فُعُلٌ میں فُعْلٌ جیسا کہ عُنُقٌ میں عُنْقٌ اور فَعُلٌ میں فَعْلٌ جیسا کہ عَضُدٌ میں عَضْدٌ پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر ۱۳ جس باب کی ماضی مکسور العین ہو بشرطیکہ اس کا مضارع مفتوح العین ہو۔ یا ماضی کے اول میں ہمزہ وصلی یا تاء زائدہ مطردہ ہو۔ تو اس کے مضارع معلوم

Marfat.com

یں حرفِ اتین یں یا کو چھوڑ کر اہل حجاز کے علاوہ دوسرے اہلِ عرب کسرہ دیتے ہیں۔ اور یہ حکم جوازی ہے اور "آبیٰ یأبیٰ" کے باب میں یا کو بھی جوازی کسرہ دیتے ہیں۔

شرح الفاظ تاء زائدہ مطردہ اسے کہتے ہیں۔ جو پوری گردان میں پائی جائے جیسے باب "تفعُّل" کی تاء ہمزہ وصلی وہ جو ابتداء میں ساکن کو پڑھنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ بابِ "اِفْتِعَال" یا بابِ "اِسْتِفْعَال" کا ہمزہ

حاصل قانون جس باب کی ماضی کا عین کلمہ مکسور ہو اور مضارع کا مفتوح ہو۔ یا ماضی کے اول میں ہمزہ وصلی یا تائے زائدہ مطردہ آجائے۔ تو اس باب کا مضارع بناتے وقت غیر اہل حجاز حروفِ مضارع یعنی حروفِ اتین میں سے تین حروف یعنی، الف تاء اور نون کو کسرہ دیتے ہیں۔ اور یہ قانون ان کے ہاں جوازی ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں۔ عَلِمَ سے تِعْلَمُ، اِعْلَمُ۔ اور نِعْلَمُ۔ تائے زائدہ مطردہ کی مثال۔ تَصَرَّفَ سے تِتَصَرَّفُ، اِتَصَرَّفُ نِتَصَرَّفُ، تَضَارَبَ سے تِتَضَارَبُ، اِتَضَارَبُ نِتَضَارَبُ۔ یاد رہے۔ کہ جن ابواب میں تائے زائدہ مطردہ آتی ہے۔ وہ تین ہیں۔ تَفَعُّل۔ تَفَاعُل اور تَفَعْلُل ماضی کے اوّل میں ہمزہ وصل کی مثال۔ اِکْتَسَبَ سے تِکْتَسِبُ اِکْتَسِبُ نِکْتَسِبُ اور باب "ابیٰ یأبیٰ" میں یِأْبیٰ، تِأْبیٰ اور اِأْبیٰ نِأْبیٰ پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر ۱۴ الف مفاعل کے بعد جب حرف علت زائد واقع ہو۔ تو اس کو مطلقاً ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔ اور اگر اصلی ہو تو پھر اس کو اس شرط کے ساتھ تبدیل کریں گے۔ کہ الف مفاعل سے قبل بھی کوئی حرف علت ہو۔

حاصل قانون مفاعل کے الف کے بعد اگر حرف علت ہو تو اس کو ہمزہ سے تبدیل کر دینا واجب ہے۔ اب اگر وہ حرف علت زائدہ ہو۔ یعنی اصلی نہ ہو تو اس کو مطلقاً ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ مطلقاً کا مطلب یہ ہے۔ کہ الف سے ماقبل حرف علت ہو یا نہ ہو۔ اور اگر وہ حرف علت جو الف مفاعل کے بعد واقع ہے۔ اصلی ہو۔ تو اُسے ہمزہ سے وجوبی طور پر بدلنے کے لیے یہ شرط ہو گی۔ کہ الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت ہو۔ اس کی مثالیں پیش کرنے سے قبل ایک اہم بات عرض کر دینا۔ ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ وزن کی تین اقسام ہیں

صرفی :

صوری :

عروضی :

وزن صرفی یہ کہ ساکن کے مقابلہ میں ساکن، متحرک کے مقابلہ میں متحرک اصل کے مقابلہ میں اصلی اور زائد کے مقابلہ میں زائد لایا جائے اور خصوصیات حرکات وسکنات کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ جیسا کہ ضَوَارِبُ بروزن فَوَاعِلُ وزنِ

Marfat.com

صوری میں حرکات وسکنات کا لحاظ تو ہوتا ہے۔ لیکن اصلی اور زاہد کا لحاظ نہیں ہوتا۔ مثلاً ضَوَ ادِبُ کا وزن مَفَاعِل کریں۔ اور وزن عروضی یہ کہ حرکات وسکنات اور اصلی وزائد کا تو اعتبار ہوتا ہے لیکن خصوصیات حرکات کا لحاظ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ شَرِیفٌ کا وزن فَعُولٌ کہا جائے۔ اب اس میں حروف اصلیہ کے مقابلہ میں اصلی، زائد کے مقابلہ میں متحرک اور ساکن کے مقابلہ میں ساکن ہیں لیکن خصوصیات حرکات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ شَرِیفٌ کے راء پر کسرہ لیکن اس کے موزون پر ضمہ ہے۔ اسی طرح شریف میں "ی" زائدہ کے مقابلہ میں واؤ زائدہ لائی گئی۔

نوٹ:

وزن کی تین اقسام اس لیے ذکر کی گئیں تاکہ مذکور قانون کے اجراء میں آسانی ہو جائے۔ کیونکہ عام طور پر جو وزن مشہور ہے۔ وہ وزن صرفی ہے۔ اور الف مفاعل کا قانون وزن صوری سے تعلق رکھتا ہے۔

قانون بالا کی مثالیں

الف مفاعل کے بعد حرف علت زائد ہو لیکن الف کے ماقبل حرف علت نہ ہو۔ جیسا کہ شَرَائِفُ جو شَرِیفَۃٌ کی جمع ہے۔ اس میں "ی" زائد اس لیے ہے۔ کہ اس کا اصل مادہ "شرف" ہے۔ جمع اقصیٰ کے قانون کے مطابق اسے جمع اقصےٰ بنایا۔ اور مذکورہ قانون کے مطابق الف مفاعل کے بعد والے حرف علت کو ہمزہ سے تبدیل کر کے شَرائِفُ پڑھنا واجب ہے۔

الف مفاعل کے بعد حرف علت زاہدہ ہو۔ اور الف مفاعل کے ماقبل بھی حرف علت

Marfat.com

ہو۔اس کی مثال طَوَائِلُ پڑھنا واجب ہے۔

الف مفاعل کے بعد حرف علت اصلی ہو۔اور الف مفاعل کے قبل بھی حرف علت ہو۔جیسا کہ قَوَاوِلُ جو قَاوِلَۃٌ کی جمع ہے۔اس کا اصلی مادہ "قول" ہے۔یہاں بھی ہمزہ میں تبدیلی وجوبی ہوگی۔لہٰذا قَوَائِلُ پڑھنا واجب ہے۔

الف مفاعل کے قبل حرف علت نہ ہو۔اس کی مثال مَقَاوِلُ جمع مَقَالٌ ہے۔یہ ظرف کا صیغہ ہے۔مَقَال دراصل مَقْوَلٌ تھا۔واؤ کو الف سے تبدیل کر کے مقال پڑھا۔اس کی جمع اقصیٰ بنائی۔اب یہاں قانون مذکور جاری نہیں ہوگا۔کیونکہ الف مفاعل سے قبل حرف علت نہیں ہے۔لہٰذا اسے مَقَاوِلُ ہی پڑھیں گے۔

اعتراض

طَوَاوِیْسُ جمع طَاؤُوْس میں بھی الف مفاعل کے بعد واؤ اصلی اور اس کے ماقبل بھی حرف علت موجود ہے۔لیکن اس کو ہمزہ میں تبدیل نہیں کرتے۔کیوں۔؟

جواب:

مذکورہ قانون وزن "مَفَاعِل" کا تھا۔اور طواویس کا وزن مَفَاعِیْل ہے لہٰذا یہ قانون یہاں جاری نہ ہوگا۔

قانون نمبر ۱۵

کلمہ کے شروع میں ہمزہ زائد واقع ہو۔تو دو حالتوں سے خالی نہ

Marfat.com

ہو گا قطعی ہو گا۔ یا وصلی۔ اگر وصلی ہے تو درج کلام میں یا مابعد متحرک ہونے کی صورت میں گر جائے گا۔ اور قطعی اس کے خلاف ہے۔

حاصل قانون

کسی کلمہ کے شروع میں اگر ہمزہ آئے۔ تو وہ یا اصلی ہو گا یا زائدہ زائدہ کی پھر دو قسمیں وصلی اور قطعی ہیں۔ قانون مذکورہ وصلی ہمزہ کے متعلق ہے۔ کہ اسے درج کلام میں اور مابعد متحرک ہونے کی صورت میں نہیں پڑھا جائے گا۔ جیسا کہ اِضْرِبْ کو وَاضْرِبْ۔ یہ ہمزہ لکھنے میں نہیں بلکہ صرف پڑھنے میں گرا ہے۔ ہمزہ کا مابعد متحرک ہونے کی مثال اِکْتَسَبَ ہے کہ جب باب اِفْتِعَال کے قانون کے مطابق تاء کو سین میں تبدیل کر دیا۔ تو اب کاف کو لازماً حرکت دینی پڑے گی۔ لہذا اِکَسَّبَ ہو جائے گا۔ اب ہمزہ وصلی کا مابعد متحرک ہو گیا۔ لہذا ہمزہ وصلی گر جائے گا۔ اب اس کو کتابت میں باقی رکھنا یا نہ رکھنا دونوں درست ہیں ہمزہ قطعی اس کے برخلاف ہو گا۔ جیسا کہ اَکْرَمَ پر اگر فاء داخل کر دیں تو بھی فَاَکْرَمَ پڑھیں گے۔ اسی طرح ہمزہ قطعی کہ جس کا مابعد متحرک ہو۔ اس کی مثال اَقَامَ ہے۔ (اقام کی تعلیل عنقریب اجوف کے قانون کے تحت مذکور ہو گی)

ہمزہ قطعی کی اقسام

ہمزہ قطعی کی نو قسمیں ہیں۔ ان کے سوا تمام وصلی ہیں

۱۔ ہمزہ باب افعال جیسے اَکْرَمَ

۲۔ ہمزہ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع جیسے اَضْرِبُ

Marfat.com

(۳) ہمزہ اسم تفضیل جیسے اَعْلَمُ (۴) ہمزہ جمع جیسے اَشْرَافٌ۔

(۵) ہمزہ علم جیسا کہ اِسْمَاعِیْلُ (۶) ہمزہ بناء جیسا کہ اِصْبَعٌ۔

(۷) ہمزہ فعل تعجب جیسے مَا اَضْرَبَہٗ۔ (۸) ہمزہ استفہام جیسے ءَاَنْذَرْتَھُمْ

(۹) ہمزہ نداء جیسے اَعَبْدَ اللّٰہِ۔

قانون ۱۶

جس باب کی ماضی چار حرفی ہو۔ اس کے مضارع میں حروف اتین کو لازماً ضمہ دیا جاتا ہے۔

حاصل قانون

چار حرفی، ماضی والے چار باب ہیں۔ (۱) افعال (۲) تفعیل (۳) مفاعلہ (۴) فعللہ اور ان میں سے کسی کا مضارع بنانا ہو تو حروف مضارع (اتین) پر ضمہ لگانا واجب ہے۔ اَکْرَمَ یُکْرِمُ۔ صَرَّفَ یُصَرِّفُ، ضَارَبَ یُضَارِبُ، دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ

سوال:

ان چار ابواب میں مضارع کے حروف کو ضمہ دینے کی کیا وجہ ہے؟

جواب:

ان چاروں میں سے باب افعال سے مضارع بناتے وقت اگر حروف مضارع کو ضمہ نہ دیا جاتا۔ تو فَعَلَ یَفْعُلُ یا فَعِلَ یَفْعِلُ کے ساتھ التباس ہو جاتا۔ یعنی یَکْرِمُ پڑھتے۔ تو یہ پتہ نہیں چل سکتا تھا۔ کہ یہ مضارع فَعَلَ یا فَعِلَ کا ہے۔ یا اَفْعَلَ کا۔ لہٰذا مجرد اور مزید کے درمیان امتیاز کے لیے باب افعال

Marfat.com

میں حروف مضارع کو ضمہ دیا گیا۔ باقی تین میں اگرچہ التباس نہ تھا۔ لیکن ان کی باب افعال کے ساتھ چار حرفی ہونے میں مشابہت تھی اس لیے اِس قانون میں انہیں بھی شامل کر دیا گیا۔

قانون نمبر ۱۷ جس باب کے اول میں تاءِ زائدہ مطردہ ہو۔ اس کا مضارع معلوم بناتے وقت آخر کے ماقبل کو وجوباً فتحہ دیں گے۔ اور اگر تاءِ زائدہ مطردہ نہ ہو۔ تو کسرہ دیتے ہیں۔ یہ قانون ثلاثی مجرد کے علاوہ ابواب کے لیے ہے۔

حاصل قانون جس باب کی ماضی میں تائے زائدہ مطردہ ہو۔ جو کہ پورے باب کی گردان میں پائی جاتی ہو۔ اس سے مضارع معلوم بناتے وقت ماقبل آخر کو حرکت فتحہ دینا ضروری ہے۔ اور جس باب کی ماضی میں تائے زائدہ مطردہ نہ ہو۔ اس کے ماقبل آخر کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔ تاءِ زائدہ مطردہ تین بابوں میں آتی ہے۔ تَفَعُّل، تَفَاعُل اور تَفَعْلُل۔ ان کی ایک ایک مثال یہ ہے۔ تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ، تَضَارَبَ یَتَضَارَبُ، تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ۔ ان تین ابواب کے ماسواء میں مضارع معلوم میں ماقبل آخر مکسورہ ہوگا۔ ماسواء میں ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے تمام باب جو ان کے علاوہ ہیں۔ وہ آجائیں گے۔ چونکہ یہ قانون ثلاثی مجرد کو چھوڑ کر ہے۔ اس لیے ثلاثی مجرد پر یہ قانون جاری نہ ہوگا۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں

Marfat.com

افعال یُکْرِمُ۔

تفعیل یُصَرِّفُ۔

افتعال یَکْتَسِبُ۔

استفعال یَسْتَنْصِرُ تاءِ زائدہ مطردہ کی قید لگانے سے ایسے باب بھی نکل گئے جن میں تاء زائدہ نہیں بلکہ اصلی ہوتی ہے۔ تَدَارَكَ یَتَدَارَكُ میں تاء زائدہ نہ ہونے کی وجہ سے قانون نہ لگا۔ اسی طرح اگر تاء زائدہ تو ہو لیکن مطردہ نہ ہو۔ تو پھر بھی قانون اس پر نہیں چلے گا۔ جیسا کہ تَتَقَطَّعَ جو باب تَفَعُّلُ کی ماضی ہے اور اس میں ایک تاء تو زائدہ مطردہ ہے۔ اور دوسری مطردہ نہیں۔ کیونکہ اس کے مضارع میں (یَتَقَطَّعُ) صرف ایک تاء باقی رہ جاتی ہے۔ لہٰذا اس تاء کی وجہ سے اس کے ماقبل آخر کو فتح نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس تاء کی وجہ سے ہے جو فاءِ کلمہ کے ساتھ ماضی میں متصل ہے۔

قانون نمبر۱۸ تاءِ تَفَعُّل۔ تَفَاعُل اور تَفَعْلُل پر جب مضارع معلوم کی تاء آجائے تو ان میں سے ایک تاء کا گرا نا جائز ہے۔

Marfat.com

حاصل قانون

تاء زائدہ مطردہ والے تینوں ابواب میں سے کسی کا مضارع بنایا جائے۔ اور مضارع کے وہ صیغے جن میں مضارع کا حرف تاء داخل ہوتا ہے۔ ان میں اِن دو عدد تاء میں سے ایک کا گرانا جائز ہے۔ کیونکہ دونوں کے باقی رکھنے میں ثقل پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً تَتَصَرَّفُ سے تَصَرَّفُ، تَتَدَحْرَجُ سے تَدَحْرَجُ اور تَتَضَارَبُ سے تَضَارَبُ پڑھنا جائز ہے

سوال:

مذکورہ تین ابواب میں ثقل کی وجہ سے ایک تاء کو گرانا جائز ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ یہی ثقل مضارع مجہول کے مذکورہ صیغوں میں بھی آتا ہے۔ لیکن یہاں جوازی قانون جاری نہیں ہوتا۔

جواب:

مذکورہ تین ابواب کے مقابلہ میں تین ابواب ہیں۔ یعنی تَفَعُّل کے مقابلہ میں تَفْعِیل، تَفَاعُل کے مقابلہ میں مُفَاعَلہ اور تَفَعْلُل کے مقابلہ میں فَعْلَلَۃ۔ اگر مذکورہ قانون مضارع مجہول میں جاری کیا جاتا۔ تو ان متقابل ابواب کے درمیان کوئی فرق نظر نہ آتا۔ بطور مثال یوں کہیں گے۔ کہ ان تمام ابواب کے مضارع مجہول میں قانون کے پیشِ نظر ماقبل آخر پر فتحہ دینا واجب ہے۔ اب تُصَرَّفُ کے بارے میں یہ کہنا مشکل ہو جائے گا۔ کہ یہ صیغہ باب تفعل کا مضارع مجہول ہے۔ یا باب تفعیل کا۔ اس اشتباہ کے پیشِ نظر یہ قانون صرف مضارع معلوم کے مخصوص صیغوں کے ساتھ روا رکھا

Marfat.com

گیا ہے۔

نوٹ:

ہر واؤ اور یاء جو ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوالخ یہ قانون چونکہ مثال کے قوانین میں سے ہے۔اس لیے اسے صحیح کے قوانین میں درج نہیں کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ صاحب قانونچہ نے اسے یہیں ذکر کیا ہے۔

قانون ۱۹

سین شین اگر باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہوں تو افتعال کی تاء کو ان کا ہم جنس کرنا جائز ہے۔ اور پھر جنس کا جنس میں ادغام واجب ہے۔

حاصل قانون

باب افتعال کے فاء کے مقابلہ میں اگر سین یا شین آجائے تو افتعال کی تاء کو ان کا ہم جنس کرنا جائز ہے۔ پھر باہم ادغام واجب ہوگا۔ جیسا کہ اِسْتَمَعَ کو اِسْسَمَعَ کرنا جائز اور پھر اسے اِسَّمَعَ پڑھنا واجب ہوگا۔ اسی طرح اِشْتَبَہَ۔ کو اِشْشَبَہَ پھر اِشَّبَہَ پڑھنا واجب ہوگا۔

قانون نمبر۲۰

باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں اگر صاد، ضاد، طاء اور

Marfat.com

ظاء میں سے کوئی حرف آجائے۔ توتاء افتعال کو طاء میں تبدیل کرنا واجب ہے پھر طاء ہونے کی صورت میں ادغام واجب ہوگا۔ اور اگر ظاء ہے تو ادغام و اظہار دونوں درست ہیں۔ لیکن ادغام کی ایک ہی صورت ہوگی۔ وہ یہ کہ طاء کو صاد یا ضاد کرنا ہوگا۔ صاد اور ضاد کو طاء کرنا جائز نہیں۔

حاصل قانون

چار حرف یعنی صاد، ضاد، طاء اور ظاء میں سے کوئی حرف اگر افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں آجائے تو تاء افتعال کو بہرحال طاء میں تبدیل کرنا واجب ہے۔ اب طاء میں تبدیل کرنے کے بعد دیکھیں گے کہ اگر فاء کلمہ میں بھی طاء ہے۔ تو ادغام واجب ہوگا۔ کیونکہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اور انہیں ادغام کے بغیر پڑھنے سے ثقل لازم آتا ہے۔ جیسا کہ طَلَبَ کو باب افتعال پر لے گئے تو اِطْتَلَبَ ہوا۔ اب تاء کو طاء میں تبدیل کر دیا اِطْطَلَبَ ہو گیا۔ پھر باہم ادغام کر دیا۔ اِطَّلَبَ ہو گیا۔ اور اگر فاء افتعال میں ظاء واقع ہے۔ تو پھر دو چیزیں جائز ہیں۔ ایک یہ کہ ادغام کریں۔ اور دوسری یہ کہ اظہار کیا جائے۔ لیکن ادغام کا طریقہ اس وقت ہوگا۔ کہ طاء کو ظاء کریں اور پھر ادغام کریں۔ جیسا کہ اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ اور پھر اس سے اِظَّلَمَ پڑھیں یا پھر ظاء کو طاء کر کے ادغام کریں۔ جیسا کہ اسی مثال میں اِطَّلَمَ پڑھا جائے اور اگر ادغام نہ کرنا چاہیں۔ تو دونوں حروف کو باقی رکھتے ہوئے اظہار کریں۔ جیسے اِظْطَلَمَ۔ اگر افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں صاد یا ضاد آجائے تو بھی ادغام

Marfat.com

واظہار دونوں جائز ہیں۔ لیکن ادغام کی یہاں صورت یہ ہوگی۔ کہ طاء کو صاد یا ضاد کا ہم جنس کرنا تو درست ہوگا۔ لیکن صاد یا ضاد کو طاء میں تبدیل کرنا درست نہ ہوگا۔ مثلاً صَبَرَ کو اِصۡتَبَرَ پھر اس سے اِصۡطَبَرَ پڑھنا اب اسے اِصَّبَرَ تو کر سکتے ہیں لیکن اِطَّبَرَ نہیں۔ اسی طرح اِضۡتَرَبَ سے اِضۡطَرَبَ بنایا پھر اسے اِضَّرَبَ پڑھنا تو جائز ہے۔ لیکن اِطَّرَبَ درست نہیں۔

قانون نمبر ۲

دال ذال اور زاء میں سے اگر کوئی ایک باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں آجائے۔ تو افتعال کی تاء کو دال کرنا واجب ہے۔ پھر دال کی صورت میں ادغام واجب ہوگا۔ اور اگر ذال ہے تو ادغام واظہار دونوں جائز لیکن ادغام دو طرح ہونا درست ہے۔ یعنی ذال کو دال کرنا یا دال کو ذال کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ اور اگر زاء ہو تو ادغام واظہار دونوں جائز ہیں لیکن یہاں ادغام صرف اس طرح ہوگا۔ کہ دال کو زاء کر دیا جائے۔ لیکن زاء کو دال کرنا درست نہیں ہے۔

حاصل قانون

باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں اگر دال واقعہ ہو تو تاءِ افتعال کو دال کرنا واجب پھر دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہوگا

جیسا کہ دَرَكَ سے اِدْ تَرَكَ۔ اب اسے اِدَّرَكَ پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر دال کی بجائے ذال واقعہ ہو۔ تو تاء افتعال کو اب بھی دال میں تبدیل کرنا واجب ہے۔ لیکن ذال اور دال کو باقی رکھ کر بغیر ادغام پڑھیں تب بھی درست ہے اور اگر ادغام کرنا چاہیں تو یہاں دونوں طرح جائز ہوگا۔ یعنی دال کو ذال یا ذال کو دال کر لیا جائے اور پھر ادغام کریں۔ جیسا کہ ذَكَرَ سے اِذْدَكَرَ اِذَّكَرَ اور اِدَّكَرَ پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر زاء واقعہ ہو۔ تو تاء افتعال کو دال میں وجوبی طور پر تبدیل کر کے ادغام و اظہار دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن ادغام صرف یوں ہوگا۔ کہ دال کو زاء کریں گے۔ الٹ نہیں ہو سکتا۔ مثلاً۔ اِزْ تَلَفَ سے اِزْدَلَفَ اسے اِزْدَلَفَ یا اِزَّلَفَ تو پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اِدَّلَفَ پڑھنا جائز نہیں۔

قانون نمبر ۲۲

اگر افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں ثاء واقعہ ہو۔ تو ادغام واجب ہوگا۔ چاہے تا افتعال کو ثاء میں تبدیل کریں۔ یا ثاء کو تاء بنا لیں لیکن پہلی صورت بہتر ہے۔

حاصل قانون

باب افتعال کے فاء کلمہ میں اگر حرفِ ثاء آجائے۔

تو بہر صورت ادغام کرنا واجب ہوگا۔ ادغام کے لیے دو صورتوں میں سے کوئی ایک اختیار کرنی ہوگی۔ اول یہ کہ افتعال کی تاء کو ثاء کر دیں اور یہ صورت اولیٰ ہے۔ جیسا کہ اِثْتَقَلَ سے اِثَّقَلَ پڑھیں۔ اور اگر ثاء کو تاء میں تبدیل کر دیں۔ تو یہ بھی

Marfat.com

درست ہے۔ جیسا کہ اسی صیغہ کو اِتَّفَلَ پڑھا جائے۔

قانون نمبر ۲۰۳

باب افتعال کے عین کلمہ میں ثا، دال، ذال، ______
را، سین، شین، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف واقع ہو۔ تو عین کلمہ کو
ان کی ہم جنس کرنا جائز ہے۔ پھر جنس کا جنس میں ادغام واجب ہو گا۔ اگر ان حروف
میں سے کوئی حرف باب تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ میں واقع ہو۔ تو ان دونوں ابواب
کی تاء کو ان حروف کا ہم جنس کرنا جائز ہے۔ پھر جنس کا جنس میں ادغام واجب
ہو گا۔ اور اگر تاء واقعہ ہو تو ادغام کرنا جائز ہو گا۔

حاصل قانون

باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلہ میں مذکورہ دس حروف میں
سے کوئی ایک حرف آجائے۔ تو افتعال کی تاء کو اس کا ہم جنس کرنا جائز ہے۔
پھر جنس کا جنس میں ادغام واجب ہو گا۔

مثالیں۔ اِکْتَثَرَ، کو اِکَثَّرَ پڑھیں گے۔ یاد رہے کہ اِکَثَّرَ
دراصل اِکْثَثَرَ سے بنا تھا۔ اب ثاء اول کا فتحہ کاف کو دیدیا۔ اور ثاء کو ثاء میں
ادغام کر دیا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ اِکْثَثَرَ میں ثاء اول کے فتحہ کو حذف
کر دیا۔ اب کاف اور ثاء اول کے درمیان التقاء ساکنین ہو گیا۔ لہذا اَلسَّاکِنُ
اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ کے مطابق کاف کو کسرہ دیا۔ اور ثاء کو ثاء میں

Marfat.com

ادغام کیا۔ اِکَثَّرَ ہو گیا۔ یہ مثال پانچ طریقہ سے پڑھی جا سکتی ہے۔

(۱)۔ اِکْتَثَرَ (۲) اِکَّثَّرَ

(۳) کَثَّرَ ہمزہ وصلی کو گرا کر۔

(۴) اِکَّثَرَ

(۵) کِثَّرَ، ہمزہ وصلی کو گرا کر۔ دوسری مثالیں۔ قَدَرَ، عَذَرَ، عَزَلَ، کَسَبَ

بَشَرَ، بَصَرَ، غَضَبَ، خَطَبَ اور نَظَمَ میں سے ہر ایک کا باب افتعا

بنا کر پھر مذکورہ قانون جاری کیا۔ تو اِقْتَدَرَ، اِقَدَّرَ، اِعَذَّرَ، اِعَزَّلَ

اِکَسَّبَ، اِبَشَّرَ، اِبَصَّرَ، اِغَضَّبَ، اِخَطَّبَ، اور اِنَظَّمَ بمعہ

دیگر وجوہات کے پڑھنا جائز ہے۔ انہی حروف میں سے اگر کوئی حرف باب

تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں آ جائے۔ تو اس وقت ان ابواب

کی تاء کو ان حروف کی ہم جنس کرنا جائز ہے۔ پھر ادغام واجب ہو گا۔ جیسے

کہ ثَقَّلَ سے تَثَقَّلَ یا تَثَاقَلَ اب تاء کو فاء کلمہ کا ہم جنس کر دیا۔

ثَثَقَّلَ یا ثَثَاقَلَ ہو گیا۔ اب ثاء کو ثاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ لیکن

ادغام کرنے کے لیے حرف اول کا ساکن ہونا ضروری ہے۔ یہاں اگر پہلی

ثاء کو ساکن کر دیں۔ تو پڑھنا دشوار ہو گا۔ اس لیے ابتداء میں ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے

لہذا یہ اِثَّقَّلَ ہو جائے گا۔ باب تفاعل میں اِثَّاقَلَ ہو جائے گا۔ اور اگر

باب افتعال کے عین کلمہ میں یا باب تفعل اور تفاعل کے فاء کلمہ میں

آ جائے۔ تو تاء کا تاء میں ادغام واجب نہیں بلکہ جوازی ہو گا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ

Marfat.com

دو تاء خود بخود اکٹھی ہو گئی ہیں۔ ان میں سے کسی کو تاء بنایا نہیں گیا۔ جیسا کہ تَرَكَ سے اِتْتَرَكَ یا تَرَكَ سے تَتَرَّكَ اور تَتَارَكَ اب انہیں اِتَّرَكَ، اِتَّتَرَكَ اور اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر ۲۴ ثاء، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا، تاء را میں سے اگر کوئی حرف الف لام تعریف کے بعد واقع ہو۔ تو اس لام کو اس حرف کا ہم جنس کرنا جائز ہے۔ اور پھر جنس کا جنس میں ادغام واجب ہو گا۔ لیکن راء کی صورت میں واجب ہے۔

حاصل قانون مذکورہ بارہ حروف میں سے کوئی حرف اگر الف لام تعریف کے بعد آجائے۔ تو اس لام کو ان میں سے کسی ایک آنے والے حرف کے مطابق کر ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ اَلتَّائِرُ، اَلثَّائِرُ الخ اگر مذکورہ حروف میں سے کسی کے اوّل میں لام تعریف نہ ہو بلکہ لام ساکن غیر تعریف ہو۔ تو پھر لام کو ان حروف کا ہم جنس کرنا جائز

اور پھر ادغام واجب ہو گا۔ اس کی مثال یہ ہے۔ هَلْ تَاءٌ کو هَتَّاءٌ پڑھنا جائز ہے۔ اگر لام ساکن غیر تعریف کے بعد راء آجائے۔ تو لام کو راء کا ہم جنس کرنا اور پھر ادغام کرنا دونوں واجب ہیں۔ جیسا کہ قُلْ رَبِّ کو قُرَّبِّ پڑھنا واجب ہے۔

Marfat.com

نوٹ:

مذکورہ حروف حروف شمسیّہ کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ سورج کی موجودگی میں ستارے نظر نہیں آتے۔ اسی طرح ان حروف کے ہوتے ہوئے لام تعریف ظاہر نہیں رہتا۔ اس کا ادغام ہو جاتا ہے۔ ان حروف کے علاوہ حروف کو حروف قمریہ کہتے ہیں۔ کیونکہ لام تعریف ان کی موجودگی میں ظاہر ہی رہتا ہے جیسا کہ چاند کی موجودگی میں ستارے چھپتے نہیں ہیں۔ ان کی مثال اَلْبَاءُ اَلْمِیْمُ وغیرہ۔

قانون نمبر ۲۵

غیر ثلاثی مجرد کا ہر وہ مصدر جس کا فاء کلمہ مفتوح ہو اور آخر میں تاء ہو۔ اس مصدر کے عین کلمہ کو حرکت فتحہ دینا واجب ہے۔ اگر اس مصدر کے اول میں بھی تاء ہو تو عین کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔ اور اگر اول میں تاء اور فاء کلمہ ساکن ہو تو عین کلمہ کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔

حاصل قانون

مذکورہ قانون کا مقصد یہ ہے۔ کہ غیر ثلاثی مجرد کے مصدر کے عین کلمہ کی حرکت کو پڑھنے میں عوام تو عوام خواص بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ اس کے پیش نظر یہ قانون ذکر کیا گیا ہے۔ جب مذکورہ مصدر کا فاء کلمہ مفتوح ہو۔ اور اس کے آخر میں تاء ہو۔ تو عین کلمہ مفتوح ہو گا۔ جیسا کہ مُضَارَبَۃٌ اور اسی کے حکم میں دَحْرَجَۃٌ بھی ہے۔ کیونکہ اس کا لام اولی قائم مقام عین کلمہ کے ہے۔ اور اگر فاء کلمہ مفتوح اور اس کے شروع میں تاء ہو۔ تو اس کے عین کلمہ کو ضمہ دی جائے گی۔ یہ تین

Marfat.com

بابوں میں ہوگا۔ تَفَعُّلٌ، تَفَاعُلٌ اور تَفَعْلُلٌ جیسا کہ تَصَرُّفٌ، تَضَارُبٌ اور تَدَحْرُجٌ۔ اور اگر اول میں تاء ہے۔ لیکن فاء کلمہ ساکن ہو۔ تو اس میں عین کلمہ مکسور ہوگا۔ یہ باب تفعیل میں ہوگا۔ جیسا کہ تَعْلِیْمٌ۔

قانون نمبر ٢٦

وزن کے لیے حروفِ اصلیہ کے مقابلہ میں ف، ع، ل کو لایا جائے گا۔ اور زائدہ کے مقابلہ میں بعینہٖ زائدہ کو لیا جائے گا۔ اور اگر حروف اصلیہ میں سے کوئی مکرّر ہوگا۔ تو اسے میزان میں بھی مکرّر لایا جائے گا اور اگر موزون چہار حرفی ہو تو میزان میں لام کلمہ دوبارہ لایا جائے گا۔ اور خماسی ہو تو تین مرتبہ لام کلمہ آئے گا۔

شرح

جس کلمہ کا وزن کرنا مقصود ہو۔ پہلے یہ دیکھا جائے کہ وہ ثلاثی، رباعی یا خماسی میں سے کیا ہے۔ پھر مجرد اور مزید فیہ کا تعین کریں گے۔ اگر ثلاثی مجرد ہے۔ تو، ف، ع، ل اس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں آئیں گے۔ جیسا کہ ضَرَبَ بروزن فَعَلَ اور اگر ثلاثی مزید ہے۔ تو جو حرف زیادہ ہوں۔ وزن میں بھی انہیں زائدہ لایا جائے گا جیسا کہ اِکْتَسَبَ بروزن اِفْتَعَلَ کہ اس میں ہمزہ اور تاء زائدہ ہیں اس لیے میزان میں بھی یہی دو حرف بعینہٖ زائد لائے گئے۔ اگر حروف اصلیہ میں کوئی حرف تکرار کے ساتھ ہو۔ تو میزان میں بھی وہ ڈبل ہو جائے گا۔ جیسا کہ اِحْدَوْدَبَ بروزن اِفْعَوْعَلَ ہوگا۔ کیونکہ اس کا اصل "حدب" ہے۔ دال حرف اصلی کو دوبارہ لایا گیا۔ چونکہ یہ عین کلمہ کے مقابلہ میں واقعہ تھا۔

Marfat.com

اس لیے عین کلمہ کو تکرار کے ساتھ لایا گیا۔ اسی طرح اِحْمَرَّ بروزن اِفْعَلَّ اور اِحْمِرَارٌ بروزن اِفْعِلَالٌ ہوگا۔ اگر موزون رباعی مجرد ہو۔ تو لام کلمہ دو مرتبہ ہوگا۔ جیسا کہ دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ہے۔ اور اگر موزون چہار حرفی ہو۔ اور اس کا لام کلمہ مکرّر بھی ہو۔ تو اس کے وزن میں لام کلمہ تین دفعہ لایا جائے گا۔ جیسا کہ اِقْشَعَرَّ اِقْشِعْرَارٌ بروزن اِفْعَلَلَّ اِفْعِلَّالٌ ہے۔ اور خماسی میں تین مرتبہ لام آئے گا۔

❄

Marfat.com

ابوابِ مثال کے قوانین

قانون نمبر ۲۷

جو واؤ ایسے مصدر میں فاء کلمہ کے مقابل آئے۔ جس کا وزن فِعلٌ ہو۔ اور مضارع معلوم میں وہ واؤ گر چکی ہو۔ تو اس واؤ کے کسرہ کو مابعد کی طرف نقل کرکے اس کو گرانا اور اس کے عوض آخر میں تاء لانا واجب ہے۔ یہ قانون ''اقامتہ'' کے کلیہ کے مطابق ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ کوئی حرف اگر مصدر میں التقائے تنوین کے علاوہ گر جائے۔ تو اس کے عوض آخر میں تاء لانا واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن مِائَۃٌ اور لُغَۃٌ شاذ ہیں۔

حاصل قانون

مصدر کے فاء کلمہ میں واؤ واقع ہو اور اس مصدر کا وزن فِعلٌ ہو۔ اور مضارع معلوم میں وہ واؤ گر چکی ہو۔ تو مصدر میں اس واؤ کی کسرہ کو مابعد کی طرف نقل کرکے اس واؤ کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس کے

Marfat.com

عوض آخر میں تاء زیادہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ عِدَۃٌ جو دراصل وِعْدٌ تھا۔ یہ مصدر ہے۔ اور اس کا وزن فِعْلٌ بھی ہے۔ اس کے مضارع معلوم یعنی یَعِدُ میں یہ واؤ گر چکی ہے۔ اب اس کی کسرہ نقل کر کے مابعد یعنی عین کو دی۔ اسے حذف کر دیا گیا۔ اور اس کے عوض میں تاء لگا کر عِدَۃٌ پڑھا گیا۔ واؤ کو حذف کرنے کے بعد اس کے عوض میں تاء لانے کا ایک اور کلیہ کے ساتھ تعلق ہے۔ اسے کلیہ اقامۃ کہتے ہیں۔ کلیہ اقامۃ کی تعریف مصنف نے خود بیان کی۔ کہ کوئی حرف اگر مصدر میں التقائے ساکنین کے علاوہ گر جائے۔ تو اس کے عوض میں تاء لانا واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ باب افعال کا مصدر اِقْوَامٌ ہے۔ اس میں واؤ کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کی۔ پھر واؤ الف میں تبدیل ہو گئی۔ اب دو الف اکٹھے ہو گئے۔ قانون صرفی کے پیش نظر ایک الف کو پہلا ساکن مدہ ہونے کی وجہ سے گرایا گیا۔ اور اس کے عوض میں تاء لائی گئی۔ اب یہ اِقَامَۃٌ بن گیا۔ مصنف نے یہاں التقائے تنوین کا استثناء کیا۔ التقائے تنوین یہ ہے۔ کہ دو ساکن اکٹھے ہوں۔ اور ان میں دوسرا نون ساکنہ ہو۔ اگر ایسا التقائے تنوین ہوا تو وہاں یہ قانون جاری نہ ہو گا۔ جیسا کہ ھُدًی جو دراصل ھُدَیٌ تھا۔ اس میں یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہو گئی۔ تو اب دو ساکن ایک الف اور دوسرا تنوین اکٹھے ہوئے اب التقائے ساکنین کے قانون کے مطابق الف تو گر جائے گا۔ لیکن اس کے عوض تاء نہیں آئے گی۔ کیونکہ یہ التقائے تنوین ہوا ہے۔

اعتراض: لُغَۃٌ اور مِائَۃٌ دراصل لُغْوٌ اور مِأْیٌ تھا۔ ان

میں واؤ اور یاء کو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف میں تبدیل کیا۔ اب ان دونوں میں التقائے تنوین ہوا۔ لیکن اس کے باوجود الف محذوفہ کے عوض تاء کیوں لائی گئی ؟

جواب:

یہ دونوں لفظ چونکہ مذکورہ قانون کے مطابق تبدیل نہیں ہوئے۔ اس لیے انہیں شاذ کہا گیا ہے۔

احترازی مثالیں

مصدر کا وزن فِعَلۃ ہو۔ اس قید سے دوسرے اوزان نکل گئے جیسا کہ وَصْلٌ یا وِصَالٌ ہیں۔ یہ واؤ اگرچہ مصدر میں فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہے۔ اور مضارع معلوم (یَصِلُ) میں گر چکی ہے۔ لیکن اس مصدر کا وزن فِعْلَۃٌ نہیں۔ بلکہ فَعْلٌ اور فِعَالٌ ہے۔ اس لیے مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔ ہم نے کہا ہے۔ کہ مذکورہ واؤ مضارع معلوم میں گر چکی ہو۔ تو اس شرط سے وِجْلٌ نکل گیا۔ کیونکہ اگرچہ یہ فِعْلٌ کا وزن ہے۔ لیکن مضارع میں یہ واؤ گری نہ تھی۔ اس لیے یہاں مصدر میں گرایا نہیں جائے گا۔ یعنی جِلَۃٌ نہیں پڑھیں گے۔

قانون نمبر ۲۸ جب واؤ ساکن مظہر باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع نہ ہو۔ اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ اس واؤ کو لازماً یاء سے تبدیل کرتے

Marfat.com

ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے لیے حرکت کا کوئی سبب نہ ہو۔

حاصل قانون

واؤ ساکن جو مشدّد نہ ہو اور باب افتعال کے فاء کلمہ میں بھی واقع نہ ہو۔ اس کا ماقبل مکسور بھی ہو۔ اس کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جبکہ اس واؤ ساکنہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب نہ ہو۔ جیسا کہ مِیْعَادٌ جو دراصل مِوْعَادٌ تھا یہ واؤ ساکن بھی اور مظہر بھی ہے۔ باب افتعال کے فاء کلمہ میں بھی واقع نہیں ماقبل بھی مکسور ہے۔ اس لیے اسے یاء سے تبدیل کر کے مِیْعَادٌ پڑھنا واجب ہے۔

احترازی مثالیں

عِوَضٌ۔ اس میں اگرچہ واؤ موجود ہے۔ باب افتعال کے فاء کلمہ میں بھی نہیں۔ ماقبل بھی مکسور ہے۔ اسے یاء سے اس لیے نہیں بدلیں گے کیونکہ یہ ساکن نہیں۔

اِجْلِوَّاذٌ۔ واؤ کا ماقبل مکسور بھی ہے۔ باب افتعال کا فاء کلمہ میں بھی نہیں۔ لیکن مشدّد ہونے کی وجہ سے یاء میں تبدیل نہیں کی گئی۔

اِوْزَّةٌ۔ دراصل اِوْزَزَةٌ ہے۔ واؤ ساکن بھی ہے۔ ماقبل مکسور بھی۔ باب افتعال کا فاء کلمہ بھی نہیں۔ لیکن یہاں باعث حرکت ہونے کی وجہ سے اسے یاء میں تبدیل نہیں کیا گیا۔

اِوْتَعَدَ۔ یہ واؤ اگرچہ ساکن مظہر ہے۔ ماقبل اس کا مکسور بھی ہے

Marfat.com

باعث حرکت بھی کوئی نہیں۔ لیکن پھر بھی اِسے یاء میں تبدیل اس لیے نہیں کیا گیا کہ یہ بات افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہے۔ لہٰذا اسے اِیْتَعَدَ نہیں پڑھیں گے۔

قانون نمبر ۲۹

ہر وہ واؤ یا یاء جو ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ اور باب اِفْتِعَال، تَفَعُّل یا تَفَاعُل کے فاء کلمہ میں واقعہ ہو۔ تو اس واؤ اور یاء کو تاء کرنا جائز ہے پھر تاء کا تاء میں ادغام واجب ہے۔ اکثر اہل حجاز کے ہاں یہ قانون باب افتعال میں اور بعض کے ہاں تَفَعُّل اور تَفَاعُل میں جاری ہوتا ہے۔ لیکن اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ ہے۔

حاصل قانون

واؤ یا یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ اور باب افتعال، تفعل یا تفاعل کے فاء کلمہ میں واقع ہو۔ اس کو تاء میں تبدیل کرنا جائز ہے۔ اور پھر دونوں تاء کا باہم ادغام واجب ہے۔ اہل حجاز کی اکثریت اس قانون کو باب افتعال میں جاری کرتی ہے۔ اور بعض حجازی لوگ اس قانون کو تفعل اور تفاعل میں بھی جاری کرتے ہیں۔ مثالیں ملاحظہ ہوں۔

وَعَدَ سے اِوْتَعَدَ، تَوَعَّدَ، تَوَاعَدَ بنایا۔ یہ واؤ ہمزہ سے تبدیل شدہ نہیں۔ لہٰذا اسے مذکورہ قانون کے مطابق تاء میں تبدیل کر دیا۔ اِتْتَعَدَ، تَتَعَّدَ اور تَتَاعَدَ بن گیا۔ باب افتعال میں ویسے ہی ادغام کر دیا گیا اس کا تلفظ " اِتَّعَدَ بن گیا۔ لیکن دوسرے دو الفاظ

Marfat.com

میں پہلی تاء کو ادغام کرنے کے لیے ساکن کیا۔ پھر اس کے شروع میں ہمزہ وصلی لایا گیا۔ اِتَّعَدَ اور اِتَّاعَدَ ہو گیا۔

یاء کی مثالیں یوں ہوں گی

یَسَرَ سے اِیْتَسَرَ، تَیَسَّرَ اور تَیَاسَرَ۔ یاء کو تاء میں تبدیل کرنے سے اِتْتَسَرَ، تَتَسَّرَ اور تَتَاسَرَ ہو گیا۔ پچھلی مثال کی طرح اِتَّسَرَ، اِتَّسَّرَ اور اِتَّاسَرَ ہو گیا۔

اعتراض

اَخَذَ سے باب افتعال اِءْتَخَذَ ہوا۔ باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقعہ ہمزہ کو یاء سے تبدیل کیا۔ اِیْتَخَذَ ہو گیا۔ اب یہ یاء باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہے لیکن ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے۔ اس پر مذکورہ شرط پوری نہ ہونے کی وجہ سے اسے تاء میں تبدیل کرنا درست نہ تھا لیکن پھر بھی اِتَّخَذَ پڑھتے ہیں۔ اور یاء کو تاء میں تبدیل کرتے ہیں۔

جواب

قانون کے مطابق واقعی اس یاء کو تاء میں تبدیل کرنا درست نہیں۔ لیکن جو کیا گیا۔ وہ خلاف قانون ہونے کی بنا پر شاذ ہے۔

احترازی مثالیں

اَمَرَ سے باب افتعال اِءْتَمَرَ، جسے اِیْتَمَرَ پڑھیں گے۔

Marfat.com

اِسے اِتَّمَرَ نہیں پڑھ سکتے۔ کیونکہ یا، ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے۔ اِجْتَوَبَ
یہ واؤ اگرچہ ہمزہ سے تبدیل شدہ نہیں۔ اور باب افتعال میں بھی واقعہ ہے
لیکن افتعال کے فاء کلمہ کی بجائے یہ عین کلمہ میں واقعہ ہے۔ لہٰذا اسے تاء میں تبدیل
نہیں کیا جائے گا۔ اِجْتَابَ پڑھیں گے۔ لیکن یہاں قانون ایک اور جاری ہوگا
یعنی واؤ کو الف میں تبدیل کرنے کا قانون جس کا تذکرہ عنقریب آ رہا ہے۔

قانون نمبر ۳۰

جس دال ساکنہ کے بعد تاء متحرک ماسوائے افتعال کے
ہو۔ اس دال کو تاء کرنا جائز ہے۔ پھر تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ اور اس
کے برعکس میں قانون بھی برعکس ہوگا۔

حاصل قانون

دال ساکن کے بعد ایسی تاء متحرک ہو جو باب افتعال کی تاء
نہ ہو۔ تو اس دال کو تاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ پھر تاء کا تاء میں ادغام واجب
ہوگا۔ جیسا کہ "وَعَدْتَ" میں مذکورہ قانون کے مطابق دال کو تاء کر کے
وَعَدتَّ پڑھیں گے۔

احترازی مثالیں

"وَعَدْتَ" میں اگرچہ دال اور تاء جمع ہیں۔ باب افتعال کی تاء بھی
نہیں۔ لیکن اس دال کو تاء اس لیے نہ کیا گیا۔ کیونکہ اس کے لیے دال کا ساکن
ہونا اور تاء کا متحرک ہونا شرط ہے جو یہاں مفقود ہے۔

Marfat.com

دَرَكَ سے باب افتعال اِدَّرَكَ بنا۔ یہاں اگرچہ دال اور تاء جمع ہیں اور تاء متحرک بھی ہے۔ لیکن پھر بھی دال کو تاء اس لیے نہ کیا۔ کہ یہ تاء افتعال کی تاء ہے۔

قانون مذکورہ کا آخری حصہ "یعنی عکس میں عکس ہوگا" کی وضاحت اس طرح ہے کہ دال ساکن اور اس کے بعد تاء متحرک کا اُلٹ ہو۔ یعنی تاء ساکن کے بعد دال متحرک آجائے۔ تو اُلٹ ہوگا۔ یعنی اب تاء کو دال کریں گے۔ اور دال کا دال میں ادغام واجب ہوگا۔ اس کی مثال فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَعَوَا اللّٰهَ ہے۔ اس میں پہلے تاء ساکن پھر دال متحرک واقعہ ہے۔ لہٰذا اس تاء کو دال کریں گے۔ پھر دال کا دال میں ادغام واجب ہوگا۔ اَثْقَلَدْ دَعَوَا اللّٰهَ پڑھیں گے۔

قانون نمبر ۳۱

جو واؤ مضموم یا مکسور اوّل کلمہ میں واقعہ ہو۔ لیکن اس کے بعد کوئی اور واؤ متحرک نہ ہو یا عین کلمہ کے مقابلہ میں مضموم واقع ہو۔ تو اسے ہمزہ میں تبدیل کرنا جائز ہے۔

حاصل قانون

صاحب قانونچہ نے اس ایک قانون میں دراصل دو قانون اکٹھے کر دیئے ہیں۔ ہم ان کو علیحدہ علیحدہ بمعہ ان کی شرائط کے بیان کرتے ہیں۔

الف:

کلمہ کے اوّل میں ایسی واؤ مضموم یا مکسور واقع ہو۔ جس کے بعد کوئی اور واؤ متحرک

Marfat.com

نہ ہو۔ تو اس واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ وُعِدَ اور وِشَاحٌ کہ انہیں اُعِدَ اور اِشَاحٌ پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح وُوْرِیَ کو اُوْرِیَ پڑھنا درست ہے کیونکہ پہلی دو مثالوں میں واؤ مضموم یا مکسورہ اول کلمہ میں ہے اور اس کے بعد دوسری واؤ بالکل نہیں ہے۔ تیسری مثال میں اگرچہ بعد میں واؤ ہے لیکن وہ متحرک نہیں۔ اس لیے ان تینوں مثالوں میں قانون جوازی ہوگا۔

احترازی مثالیں

وَعَدَ میں قانون مذکورہ جاری نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگرچہ یہ واؤ اول کلمہ میں تو ہے لیکن مضموم یا مکسور نہیں ہے۔ اسی طرح دَلْوٌ میں جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ واؤ اگرچہ مضموم ہے۔ لیکن شروع کلمہ میں واقع نہیں۔

اعتراض:

وُوَیْعِدٌ کو اُوَیْعِدٌ پڑھتے ہیں۔ حالانکہ اس میں واؤ مضموم کے بعد واؤ متحرک واقعہ ہے؟

جواب

مذکورہ قانون اور اس کی شرائط قانون جوازی کے لیے تھیں۔ لیکن یہاں قانون وجوبی کے تحت اُوَیْعِدٌ پڑھتے ہیں۔ اس وجوبی قانون کا ذکر آرہا ہے۔

Marfat.com

ب ؛

عین کلمہ کے مقابلہ میں واؤ مضموم ہو تو وہ بھی ہمزہ ہو جاتی ہے۔ اس قانون کی شرائط یہ ہیں۔ کہ واؤ مضموم ہو مخفف ہو یعنی مشدّد نہ ہو۔ اور اس پر ضمہ لازمی ہو۔ عین کلمہ کے مقابل ہو۔ اور مضارع کا صیغہ نہ ہو۔ جیسا کہ۔ اَدْوُرٌ کو اَدْءُرٌ پڑھنا جائز ہے۔ کیونکہ اس میں شرائط مذکورہ موجود ہیں۔

احترازی مثالیں؛

یُسِرَ۔ میں قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ مذکورہ قانون واؤ کا تھا اور یہ یا ہے تَفَاوَتَ (صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم) میں قانون جاری نہ ہوگا۔ اس میں اگرچہ تمام شرائط تقریباً پائی جاتی ہیں لیکن اس واؤ کے مضموم نہ ہونے کی وجہ سے اس پر قانون جاری نہ ہوا۔ تَقَوُّلًا۔ میں بھی قانون جاری نہ ہوگا حالانکہ واؤ عین کلمہ میں بھی ہے مضموم بھی ہے۔ فعل مضارع بھی نہیں ہے لیکن مخفف نہیں بلکہ مشدّد ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہیں ہوا۔ دَاوُوْن۔ اس میں اگرچہ بقیہ تمام شرائط موجود ہیں۔ لیکن چونکہ اس کا ضمہ لازمی ہے۔ اور ہماری شرط یہ تھی۔ کہ ضمہ لازمی نہ ہو۔ لہذا اسے دَاءُوْن پڑھنا جائز نہیں۔ تَقُوْلُ میں قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ یہ واؤ عین کلمہ میں ہے۔ لیکن فعل مضارع میں واقع ہے۔

قانون نمبر ۳۲

مَنَعَ یَمْنَعُ مثال واوی سے یا جس کی ماضی معلوم نہ ہو یا جس کا مضارع معلوم یَفْعِلُ کے وزن پر ہو۔ اس مضارع معلوم میں فا کلمہ وجوباً

Marfat.com

گرا دیتے ہیں۔ اور فَعِلَ یَفْعِلُ یا یَفْعَلُ میں بھی۔

حاصل قانون مثال واوی کے باب فَعَلَ یَفْعَلُ، فَعَلَ یَفْعِلُ اور فَعِلَ یَفْعِلُ میں مضارع معلوم بناتے وقت واؤ کا گرا دینا واجب ہے۔ اسی طرح مثال واوی کے وہ ابواب کہ جن کی ماضی معلوم کا پتہ نہ چل سکے اس کی واؤ بھی مضارع معلوم میں گرانی واجب ہے۔ فَعِلَ یَفْعَلُ میں صرف دو ہی فعل ملتے ہیں۔ (یعنی وَسِعَ یَسَعُ اور وَطِئَ یَطَأُ) یَسَعُ دراصل یَوْسَعُ اور یَطَأُ دراصل یَوْطَأُ تھا۔ واؤ کو وجوباً حذف کر دیا گیا ہے۔ دیگر ابواب کی مثالیں۔ فَعَلَ یَفْعَلُ کی مثال وَضَعَ یَضَعُ جو دراصل یَوْضَعُ تھا۔ فَعَلَ یَفْعِلُ کی مثال وَعَدَ یَعِدُ جو دراصل یَوْعِدُ تھا۔ فَعِلَ یَفْعِلُ کی مثال وَرِمَ یَرِمُ جو دراصل یَوْرِمُ تھا۔ بموجب شرائط قانون ان تمام میں واؤ کو گرانا واجب ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے۔ کہ مذکورہ قانون کا کلیہ یہ ہے۔ کہ واؤ ساکن جو علامت مضارع مفتوح اور عین کلمہ مکسور کے درمیان واقع ہو۔ اُسے گرانا واجب ہے۔ اس لیے یُوجِبُ میں قانون کے اجرا نہ ہونے کا اعتراض نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ واؤ علامت مضارع مفتوح کی بجائے مضموم کے بعد آئی ہے ہاں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ کہ عین کلمہ مکسور اور علامت مضارع مفتوح کے درمیان واقع ہونے والی واؤ کو گرانا واجب ہے۔ تو پھر یَضَعُ جو دراصل یَوْضَعُ تھا۔ جس کا عین کلمہ مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہے۔ اس میں واؤ کو حذف کیوں کیا گیا۔؟

Marfat.com

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس قسم کے فعل کا ایک اور لغت میں قانون موجود ہے وہ یہ کہ جب مضارع میں عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو اس مضارع کو یَفعَلُ کے وزن پر پڑھا جائے گا۔ لیکن درحقیقت یَوْضَعُ، یَوْضِعُ تھا محض ایک لغت کے مطابق اس کا عین کلمہ مفتوح پڑھا گیا ہے۔

اعتراض لغتِ عرب میں مذکورہ قانون کے مطابق اس باب کا عین کلمہ مفتوح پڑھا گیا ہے۔ کیونکہ اس کا عین کلمہ حرف حلقی ہے۔ مگر باب وَعَدَ یَعِدُ میں بھی عین کلمہ حرف حلقی ہے۔ اس کے باوجود لیکن اسے کوئی بھی یَوْعِدُ نہیں پڑھتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:

بعض راویوں نے جواب یہ دیا ہے۔ کہ در یَعِدُ بر اصل گزاشتند تا دلالت کند بر اصل باب۔ مطلب یہ ہے کہ یَفعِلُ کو اپنے اصل پر ہی رہنے دیا گیا۔ تاکہ یہ اپنے اصلی باب پر دلالت کرلے۔ حالانکہ قانون کا تقاضا یہی تھا۔ کہ اس کے عین کلمہ کو فتحہ دی جاتی لیکن اس کا استعمال فَعَلَ یَفعِلُ کے وزن پر ہوتا ہے۔ اس لیے اِسے اپنے اصل وزن پر چھوڑا گیا ہے۔

صاحب قانونچہ نے کہا۔ کہ مثال واوی باب مَنَعَ یَمْنَعُ سے یا جس کی ماضی نہ معلوم ہو۔ تو ان دونوں کی مثالیں یہ ہیں۔ وَضَعَ یَوْضَعُ کو یَضَعُ پڑھنا واجب ہے۔ اور یَوْذَرُ کو یَذَرُ پڑھیں گے۔ یَوْذَرُ کی ماضی وزن استعمال نہیں ہوتی۔ لیکن اس مقام پر یاد رہے۔ کہ ماضی کا استعمال میں نہ آنا اور بات ہے۔ اور ماضی کا نہ ہونا اور بات ہے ——— یہاں ماضی

غیر معلوم سے مراد غیر مستعمل ہے۔ ورنہ ماضی کے مطلقاً عدم سے اس باب کا وزن مَنَعَ یَمْنَعُ کیونکر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مَنَعَ بہر حال فَعَلَ کے وزن پر ہے۔ اس لیے ان ابواب کی ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہے۔ لیکن مستعمل نہیں۔

قانون نمبر ۳۳

مثال واوی باب عَلِمَ یَعْلَمُ کہ جس کا فاء کلمہ محذوف نہ ہو۔ اس کے مضارع معلوم میں اصل کے علاوہ تین اور طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔

حاصل قانون

اس سے پہلے قانون میں گزر چکا ہے۔ کہ فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر صرف دو باب تھے جن کی واؤ یعنی فاء کلمہ گرایا جاتا ہے۔ ان دو کے علاوہ اس وزن کے کسی باب کی واؤ حذف نہیں ہوتی۔ اس کی مثال وَجِلَ یَوْجَلُ ہے۔ اس اصل کے علاوہ اسے تین اور وجوہات سے پڑھنا درست ہے۔ (۱) یَاجَلُ (۲) یَیْجَلُ (۳) یِیْجَلُ۔

احترازی مثالیں:

یَیْقَذُ میں قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مثال یائی ہے۔ ہمارا قانون مثال واوی کے لیے تھا۔

لہذا اسے صرف ایک ہی طریقہ پر پڑھنا جائز ہے۔ یَسَعُ اگرچہ مثال واوی ہے۔ اور فَعِلَ یَفْعَلُ وزن بھی ہے۔ لیکن اس میں قانون کے

Marfat.com

عدم اجراء کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کا فاء کلمہ گرادیا گیا ہے۔ ہم نے فاء کلمہ کے باقی رہتے ہوئے قانون کا جاری ہونا ذکر کیا ہے۔

قانون نمبر ۳۴

یاء ساکن مظہر جو باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع نہ ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو۔ تو وہ یاء واؤ میں وجوبی طور پر تبدیل ہو جائے گی لیکن شرط یہ ہے۔ کہ فُعْلٰی صفتی اور جمع اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی میں واقع نہ ہو۔ اور اگر ان میں واقع ہو۔ تو وہ یاء اپنے حال پر رہے گی۔ لیکن اس کے ماقبل ضمہ کو وجوبی طور پر کسرہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

حاصل قانون

یاء ساکن مظہر جو فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔ لیکن وہ کلمہ باب افتعال کا فاء کلمہ نہ ہو۔ اس یاء کا ماقبل مضموم ہو۔ تو اُسے وجوبًا واؤ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ یُیْسِرُ کو یُوْسِرُ پڑھیں گے۔

احترازی مثالیں:

عُیَبٌ، غُیَبٌ میں مذکورہ قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم نے یاء ساکن کہا تھا۔ اور یہ متحرک ہے۔ ذُیِّنَ میں قانون اس لیے جاری نہ ہوا۔ کہ اس میں یاء ساکن مظہر نہیں بلکہ مدغم ہے۔ اُیْتُسِرَ میں مذکورہ قانون اس لیے نہ جاری کیا گیا۔ کہ ہم نے کہا تھا۔ کہ باب افتعال کا فاء کلمہ نہ ہو۔ اور یہ باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہے۔ لیکن اس کو تاء میں بدل کر ادغام کرتے ہوئے اُتُّسِرَ پڑھیں گے۔ بِیْعًا میں بھی مذکورہ قانون جاری نہ کیا گیا۔ کیونکہ ہم نے یاء

یاء ساکن کے ماقبل کا مضموم ہونا شرط بتائی تھی۔ جبکہ یہاں مفتوح ہے۔

قانون کا دوسرا حصہ:

صاحب قانونچہ نے کہا۔ کہ فُعْلیٰ صفتی اور اَفْعَلْ فَعْلَاءُ صفتی میں مذکورہ یاء واقع نہ ہو۔ اور اگر ان دونوں میں سے کسی کے وزن پر آجائے تو پھر یاء بدستور باقی رہے گی۔ لیکن اس کا ماقبل مضموم کی بجائے مکسورہ کر دینا واجب ہو جائے گا۔ جیسا کہ حُیْکیٰ اور ضِیْزیٰ (فُعْلیٰ صفتی کی مثال) ان میں یاء کو باقی رکھ کر ماقبل ضمہ کو کسرہ میں تبدیل کر کے حِیْکیٰ اور ضِیْزیٰ پڑھنا واجب ہے۔ اَفْعَلُ فَعْلَاءُ صفتی جس کی جمع فُعْلٌ آتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے اَبْیَضُ، ابیضاء کی جمع بُیْضٌ کو بِیْضٌ پڑھنا واجب ہے۔ قانون کی تشریح میں کہا گیا ہے۔ کہ اَفْعَلُ جس کی مونث فَعْلَاءُ اور جمع فُعْلٌ ہو۔ اس میں یہ قانون جاری ہوگا۔ اور بعض نے کہا کہ اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ دونوں کی جمع فُعْلٌ آتی ہے۔ لہذا بُیْضٌ میں مذکورہ قانون جاری کرتے ہوئے یاء کو باقی رکھیں گے۔ اور یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ میں تبدیل کر دیں گے۔

احترازی مثال

طُوبیٰ جو دراصل طُیْبیٰ تھا۔ قانون مذکورہ جاری نہ کیا گیا۔ حالانکہ اس میں یاء ساکن مظہر بھی ہے۔ اس کا ماقبل مضموم بھی ہے۔ کیونکہ اس میں

Marfat.com

احترازی مثالیں:

طُوْبیٰ جو دراصل طُیْبیٰ تھا۔ قانون مذکورہ جاری نہ کیا گیا۔ حالانکہ اس میں یا ساکن مظہر بھی ہے۔ اس کا ماقبل مضموم بھی ہے۔ کیونکہ اس میں تیسری شرط فُعْلیٰ صفتی کا ہونا معدوم ہے۔ یہ فُعْلیٰ اسمی ہے۔ طُوْبیٰ ایک درخت کا اسم ہے۔

قانون نمبر ۳۵

کسی کلمہ کے شروع میں دو متحرک واؤ اگر اکٹھی آجائیں۔ تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

حاصل قانون

اول کلمہ میں جب دو متحرک واؤ جمع ہو جائیں۔ تو ان میں سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ وُوَیْعِدٌ (صیغہ واحد مذکر مصغر اسم فاعل) کو اُوَیْعِدٌ پڑھنا واجب ہے۔

احترازی مثالیں

وُوْلیٰ میں دوسری واؤ ساکن ہونے کی وجہ سے قانون مذکورہ جاری نہ ہوا۔

Marfat.com

وَقَدَ میں چونکہ صرف ایک ہی واؤ ہے۔ اس لیے اسے اُقدَ نہیں پڑھیں گے۔ قَوُوَ میں بھی مذکورہ قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ دو واؤ اگرچہ متحرک ہیں۔ لیکن کلمہ کے اول میں نہیں ہیں وَ وَعدَ میں اس لیے قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ دونوں واؤ ایک کلمہ کے اوّل میں نہیں۔ بلکہ پہلی واؤ عاطفہ اور دوسری فاء کلمہ میں ہے۔ لہذا کلمہ ایک نہ ہونے کی وجہ سے اسے۔ اُوَعدَ نہیں پڑھیں گے۔

Marfat.com

شرح قوانین اجوف

قانون نمبر ۳۶

واؤ اور یاء حرکت لازمی کے ساتھ متحرک ہو اور اس کا ماقبل مفتوح اسی کلمہ سے ہو۔ تو اس واؤ یاء کو الف میں وجوبی طور پر تبدیل کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ واؤ یاء مقابل فاء کلمہ اور عین کلمہ اور حکم عین کلمہ ناقص میں نہ ہو۔ اس کے بعد مدہ زائدہ بھی نہ ہو کہ جس کا تحقق اور سکون لازمی ہو۔ اور نہ ہی اس کے بعد حرف تثنیہ یائے نسبت، الف جمع مؤنث سالم اور نون تاکید ہو۔ اور نہ ہی وہ کلمہ وزن فَعَلَانُ اور فَعَلی پر ہو۔ اور نہ ہی ایسے کلمہ میں واقعہ ہو۔ کہ جس میں تعلیل واقع نہ ہوتی ہو۔

حاصل قانون

واؤ یاء متحرک بحرکت لازمی ہو۔ یعنی فتح ضمہ کسرہ میں سے کوئی حرکت اس پر ہو۔ لیکن ماقبل اس کا مفتوح ہو۔ اور اسی کلمہ میں ہو۔ تو ایسی واؤ یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ قَوَلَ بَیَعَ کو قَالَ اور بَاعَ پڑھنا واجب ہے۔ کیونکہ ان میں واؤ اور یاء پر حرکت لازمی ہے اور ماقبل بھی

Marfat.com

اسی کلمہ میں مفتوح ہے۔ قانون مذکورہ کی صاحب قانونچہ نے دو قسم کی شرائط ذکر کی ہیں۔ وجودی اور عدمی۔

وجودی شرائط:

(۱) واؤ یا متحرک ہو۔ (ساکن نہ ہو)۔ (۲) ان پر حرکت لازمی ہو۔ (عارضی نہ ہو) (۳) ان کا ماقبل مفتوح ہو۔ (مضموم یا مکسور نہ ہو)۔ (۴) اسی کلمہ میں ہو۔ (کسی دوسرے کلمہ میں نہ ہو۔

عدمی شرائط:

۱۔ واؤ یا فاء کلمہ میں نہ ہو۔ جیسا کہ تَوَاعَدَ تَیَسَّرَ۔ چونکہ ان دونوں میں واؤ یا فاء کلمہ میں واقع ہیں۔ اس لیے ان میں قانون جاری نہ کیا گیا۔

۲۔ یہ ناقص کے عین کلمہ میں واؤ یا یا نہ ہو۔ جیسا کہ قَوِیَ، حَیِیَ ان میں قانون جاری نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ ناقص کے عین کلمہ میں ہیں۔

۳۔ ناقص کے عین کلمہ کے حکم میں نہ ہوں۔ ناقص حکم عین کلمہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ واؤ اور یا اصل میں لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہوں۔ لیکن تکرار کی وجہ سے وہ آخر میں واقع نہ ہوئی ہوں۔ جیسا کہ اِرْعَوَوَ کہ اس کا مادہ رَعَوَ ہے واؤ اصل میں لام کلمہ میں واقع ہے۔ اور دوسری واؤ تکرار کے لیے ہے۔ جس کی بناپر اس واؤ کو عین کلمہ کے حکم میں کر دیا گیا ہے۔ اس میں قانون جاری کر کے اِرْعَاوَ نہیں پڑھیں گے۔ بلکہ اِرْعَوَا پڑھا جائے گا۔ اسی طرح اِرْمَیَیَ کو اِرْمَایَ

Marfat.com

نہیں بلکہ اِدْھی پڑھیں گے۔

۴۔ مدہ زائدہ کہ جس کا سکون اور تحقیق لازم ہو۔ واؤ یاء کے بعد نہ ہو۔ جیسا کہ سَوَادٌ اور بَیَاضٌ کہ ان دونوں میں مدہ زائدہ ہے۔ اس کا تحقق بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اسے اگر حذف کر دیا جائے تو پھر یہ الفاظ اپنے مشہور معنی میں استعمال نہ ہوں گے۔ اور اس کا سکون بھی لازمی ہے۔ لہٰذا ان دونوں میں قانون جاری نہ ہوگا۔

۵۔ واؤ یاء کے بعد حرف تثنیہ نہ ہو۔ جیسا کہ عَصَوَان اور رَحَیَان ان قانون جاری نہ ہوگا۔

۶۔ واؤ یاء کے بعد نسبت کی یاء نہ ہو۔ جیسا کہ عَصَوِیٌّ۔ رَحَوِیٌّ۔

۷۔ ان کے بعد الف جمع مؤنث سالم نہ ہو۔ جیسا کہ عَصَوَاتٌ۔ رَحَیَاتٌ۔

۸۔ ان کے بعد نونِ تاکید نہ ہو۔ جیسا کہ تَدْعُوَنَّ اور اِخْشَیَنَّ۔

۹۔ وہ کلمہ فَعَلَانٌ اور فَعَلٰی کے وزن پر نہ ہو۔ جیسا کہ جَوَلَان اور حَیَوَان صَوَرٰی اور حَیَدٰی۔

۱۰۔ واؤ یاء ایسے کلمہ میں نہ ہوں۔ کہ جس میں تعلیل جاری نہ کی جا سکے۔ جیسا کہ عَوِرَ اور صَیِدَ۔ یہ دونوں کلمے اِعْوَرَّ اور اِصْیَدَّ کے معنی میں ہیں۔ اور ان دونوں میں تعلیل نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان دونوں میں واؤ متحرک تو ہے لیکن ماقبل مفتوح نہ ہونے کی وجہ سے تعلیل نہ ہو گی۔ لہٰذا ان کے ہم معنی ہونے کی وجہ سے عَوِرَ اور صَیِدَ میں بھی تعلیل نہ لگے گی۔ اگرچہ بقیہ شرائط

Marfat.com

وجودی وعدمی موجود ہیں۔

نوٹ :

قانون نمبر ۱ میں مذکورہ عدمی شرائط کے ساتھ ساتھ تین اور عدمی شرائط کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۔ واؤ یاء عین کلمہ فعل غیر متصرفہ میں واقع نہ ہو۔ لہذا قَوُلَ اور بَیُعَ میں تعلیل جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ اجوف واوی یا یائی کا وزن فَعُلَ یَفعُلُ ، غیر متصرف ہے۔

۲۔ واؤ یاء متحرک ماقبل مفتوح عین ملحق میں واقع نہ ہو۔ جیسا کہ قَوَلُوْنٌ جس کو بَیَعُوْعٌ سے ملحق کرتے ہیں۔

۳۔ واؤ یاء عین کلمہ بدل از حرف صحیح نہ ہو۔ جیسا کہ شَیَرٌ کی یاء جو شَجَرٌ سے تبدیل شدہ ہے۔

احترازی مثالیں :

قَوْلٌ ، بَیْعٌ میں واؤ یاء متحرک نہ ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہ ہوا۔

لَوِ اسْتَطَعْنَا میں واؤ حرکت عارضی کی بناء پر متحرک ہے۔ لہذا حرکت اصلی نہ ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہ ہوا۔

قُوِلَ بُیِعَ میں بوجہ ماقبل مضموم ہونے کے قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ ہم نے ماقبل مفتوح کی شرط رکھی تھی۔

فَوَعَدَ لِیَقُوْلَنَّ میں قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہاں واؤ اور یاء کا ماقبل علیحدہ کلمہ ہے۔

Marfat.com

قانون نمبر ۳۷

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔علی حدّہ اور علی غیر حدّہ
علی حدّہ یہ ہے کہ پہلا ساکن مدہ یا یائے تصغیر اور ثانی مدغم ہو۔ اور کلمہ ایک ہو۔ اس کے سوا سب اقسام علی غیر حدّہ ہیں۔ علی حدّہ کا یہ ہے کہ دونوں ساکنین پڑھیں جائیں گے۔ اور علی غیر حدّہ کا حکم یہ ہے۔ کہ وقف کی حالت میں ساکنین پڑھیں جائیں گے۔ اور حالت غیر وقف میں نہ پڑھے جائیں گے۔ حالت غیر وقف میں اگر پہلا ساکن مدّہ یا نون خفیفہ ہو تو اسے بالاتفاق حذف کیا جائے گا۔ تین جگہ کو چھوڑ کر مصدر باب افعال، استفعال اور اسم مفعول جبکہ یہ اجوف سے ہوں۔ کیونکہ ان میں اختلاف ہے۔ بعض پہلے ساکن اور بعض دوسرے کو حذف کرتے ہیں۔ اور اگر پہلا ساکن مدّہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ تو اس ساکن کو حرکت دی جاتی ہے۔ جو کلمہ کے آخر میں ہو گا۔ اور اگر آخر کلمہ میں نہ ہو۔ تو پہلے کو حرکت کسرہ دی جاتی ہے۔ کیونکہ ساکن کو حرکت دینے میں کسرہ اصل ہے۔ اور کسرہ کے علاوہ حرکت آئے گی تو کسی عارضے کی بنا پر آئے گی۔

حاصل قانون

دو ساکن جب جمع ہو جائیں تو ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک التقائے ساکنین علی حدّہ اور دوسرا علی غیر حدّہ۔ قسم اول یعنی علی حدّہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ ان میں سے پہلا ساکن مدّہ ہو۔ یا یائے تصغیر ہو۔ اور دوسرا مدغم یعنی مشدّد ہو۔ اور کلمہ بھی ایک ہو۔ اس کی پھر دو صورتیں ہوں گی۔ ایک حالتِ وقف اور دوسری حالتِ وصل۔ اِس قسم کا حکم دونوں حالتوں میں یہ ہے۔ کہ دونوں ساکن پڑھیں جائیں گے۔

Marfat.com

جیسا کہ اِحْمَارَّ اُحْمُوْرَّ سِیْدٌ جو دراصل اِحْمَارَرَ، اُحْمُوْرَرَ اور سِیْوِدٌ تھے۔ ان تین مثالوں میں تینوں حروف مدہ ہیں۔ ان الفاظ میں حالت وقف اور غیر وقف میں دونوں ساکنوں کو پڑھا جائے گا۔ دوسری مثال جبکہ پہلا ساکن یائے تصغیر ہو۔ خُوَیْصَّۃٌ ہے۔ جو دراصل خُوَیْصِصَۃٌ تھا۔ پہلے صاد کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا۔ اب یہ دونوں ساکن دونوں حالتوں میں پڑھے جائیں گے۔

التقائے ساکنین علی غیر حدّہٖ اور اس کی اقسام و امثال

جیسا کہ اس کی تعریف میں گزر چکا ہے۔ کہ علی حدہ کی کوئی ایک شرط یا سبھی شرائط نہ پائیں جائیں۔ تو وہ علی غیر حدہ کہلائے گا۔ اس اعتبار سے اس کی سات اقسام بنتی ہیں۔

۱۔ پہلا ساکن مدہ نہ ہو۔ یَخْصَّمُ۔ پہلے صاد کو دوسرے میں ادغام کیا۔ یَخِصِّمُ ہوا۔

۲۔ قُلْنَ جو دراصل قَوَلْنَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف میں تبدیل ہوئی۔ قَالْنَ ہوا۔

اس میں پہلا تو مدہ ہے لیکن دوسرا مدغم نہیں ہے۔ اس لیے پہلے ساکن کو گرا کر فاء کلمہ کو حرکتِ ضمہ دی تاکہ حذف واؤ پر دلالت کرے۔

۳۔ کلمہ ایک نہ ہو۔ اِضْرِبُنَّ۔ دراصل اِضْرِبُوْانَّ تھا۔ نون تاکید دوسرا کلمہ ہے۔

۴۔ پہلا ساکن نہ ہو اور دوسرا مدغم نہ ہو۔ جیسا کہ زَیْدٌ۔

Marfat.com

۵ - پہلا ساکن مدہ ہو لیکن ثانی مدغم نہ ہو - اِضْرِبُوا الْقَوْمَ - دراصل ، اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ تھا -

۶ - پہلا ساکن مدہ نہ ہو - اور نہ ہی تصغیر کی یاء ہو - لِتَدْعُوْنَّ - دراصل لِتَدْعُوْنَ تھا -

۷ - پہلا ساکن مدہ نہ ہو - اور نہ ہی یائے تصغیر - ثانی مدغم نہ ہو اور کلمہ بھی ایک نہ ہو جیسا کہ قُلِ الْحَقَّ - دراصل قُلْ الْحَقَّ تھا -

التقائے ساکنین علی غیر حدہ کے احکام :

۱ - حالت وقف میں دونوں ساکن پڑھے جاتے ہیں - جیسا کہ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ان دونوں لفظوں میں پہلا ساکن مدہ ہے - حکم بھی ایک ہے - لیکن ثانی مدغم نہیں لہٰذا التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہوا

۲ - حالت غیر وقف میں اگر پہلا ساکن مدہ ہے یا نون خفیفہ ہے تو اس کو گرا دیا جاتا ہے - جیسا کہ اِضْرِبُوا الْقَوْمَ - دراصل اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ تھا - ہمزہ وصلی گر گیا - اب دو ساکن اکٹھے ہوئے - پہلا ساکن مدہ گرا دیا - اسی طرح لَا تُهِيْنَ الْفَقِيْرَ بھی دراصل لَا تُهِيْنَنْ الْفَقِيْرَ تھا - نون خفیفہ کو گرا دیا گیا -

۳ - اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو اس ساکن کو حرکت کسرہ دیں گے جو آخر کلمہ میں ہو - چاہے پہلے کلمہ کے آخر میں ہو یا دوسری راء کو جزم دی - لَمْ يَحْمَرْرْ ہوا - اب ادغام کی خاطر پہلی راء کو ساکن کیا اور دوسری راء کو فتحہ دی جو نصف الحرکات ہے - لَمْ يَحْمَرَّ ہوا

Marfat.com

۴- پہلا ساکن مدہ اور نون خفیفہ نہ ہو- اور کلمہ کے آخر میں بھی نہ ہو- جیسا کہ- یَخْصَصِمُ پہلے صاد کو ادغام کی خاطر ساکن کیا- دو ساکن یعنی خاء اور صاد اکٹھے ہو گئے- ان میں مدہ بھی نہیں- نون خفیفہ بھی نہیں- کلمے کا آخر بھی نہیں- لہذا پہلے ساکن کو کسرہ دی- یَخِصِّمُ پڑھا گیا- ساکن کو متحرک کرتے وقت اصل حرکت کسرہ ہے- ہاں اگر کوئی عارضہ ہو- تو فتحہ اور ضمہ بھی دی جاتی ہے- مثلاً آلٓمّٓ اللہ- یہاں میم پر کسرہ چاہیئے تھا- لیکن لفظ اللہ کو پُر پڑھنے کے لیے ماقبل فتح ہونا ضروری ہے- اس لیے اس عارضے کی وجہ سے یہاں فتح دے دی- اسی طرح لَتَدْعُوُنَّ میں واؤ کو ضمہ دیا- کیونکہ یہ صیغہ جمع مذکر مخاطب کا ہے- اور نون ثقیلہ کے لگاتے وقت اس صیغہ کا آخر مضموم ہونا ضروری ہے- تاکہ واؤ جمع کے حذف پر دال ہو-

نوٹ:

التقائے ساکنین علی غیر حدہ میں پہلا ساکن مدہ ہونے کی صورت میں اُس کا گرانا ضروری ہے- لیکن تین مقام اس قانون سے مستثنیٰ ہیں- کیونکہ ان مقامات میں دو الف یا دو واؤ کے درمیان التقائے ساکنین ہوتا ہے- اب ان میں سے کسی ایک کا گرانا واجب ہے- صرف پہلے کا گرانا ہی واجب نہیں- پہلا مقام باب افعال کا مصدر ہے- جیسا کہ اِقَامَۃٌ دراصل اِقْوَامٌ تھا- واؤ کی حرکت قانون صرفی کے مطابق ماقبل کی طرف منتقل ہو گئی- اور واؤ کو الف میں تبدیل کر دیا- یہ التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہوا- دوسرا مقام باب استفعال کا مصدر جیسا کہ اِسْتِقَامَۃٌ جو دراصل اِسْتِقْوَامٌ تھا- یہاں بھی واؤ کی حرکت فتح ماقبل کی طرف منتقل ہو گئی- اور واؤ الف ہو گئی- تیسرا مقام اجوف کا اسم مفعول جیسا کہ مَقُوْلٌ دراصل مَقْوُوْلٌ تھا یہاں بھی

واؤ کی حرکت ماقبل کو دی۔ لیکن یہاں واؤ الف نہ بنے گی۔ کیونکہ ماقبل حرکت ضمہ ہے۔ ان تینوں مثالوں میں پہلی دو کے اندر دو الف ساکن اکٹھے ہوئے۔ اور تیسری مثال میں دو واؤ ساکن جمع ہوئیں۔ اب یہاں بعض صرفی پہلے ساکن کو گراتے ہیں۔ کیونکہ ثانی علامت ہے۔ اور علامت گر نہیں سکتی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ ثانی کو گرائیں گے۔ کیونکہ ثانی زائد ہے اور زائد کو گرانا مناسب ہوتا ہے۔ بہر حال کسی ایک کو گرانا واجب ہے۔

قانون نمبر ۳۸:

جو واؤ غیر مکسور ثلاثی مجرد اجوف میں الف ہو کر گر جائے۔ اس کے فاء کلمہ کو حرکت ضمہ دینا واجب ہے۔

حاصل قانون:

ثلاثی مجرد اجوف کی فعل ماضی معلوم میں اگر غیر مکسور واؤ الف ہو کر گر چکی ہو تو اس صورت میں فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قُلْنَ اور طُلْنَ کہ دراصل قَوَلْنَ اور طَوُلْنَ تھا۔ ان دونوں میں واؤ غیر مکسور ہے۔ الف ہو کر گرا دی گئی ہے۔ پہلے میں واؤ مفتوح اور دوسرے میں مضموم ہے۔ الف میں تبدیل ہونے کے بعد التقائے ساکنین ہوا۔ الف گر گیا۔ اب مذکورہ قانون کے پیش نظر قاف اور طاء کو ضمہ دیں گے قُلْنَ اور طُلْنَ ہو گیا۔

احترازی مثالیں:

خِفْنَ جو دراصل خَوِفْنَ تھا۔ واؤ بوجہ مکسور ہونے کے یہ قانون جاری نہ ہوا۔ یَخَفْنَ

Marfat.com

دراصل یَخْوَفُنَ تھا۔ اس میں خاء کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کی۔ اور واؤ الف میں تبدیل ہوگئی۔ اب الف اور فاء کے درمیان التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا۔ اس میں مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ یہ مضارع کا صیغہ ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ صیغہ ماضی معلوم کا ہو۔ اَقَلْنَ دراصل اَقْوَلْنَ تھا۔ واؤ کو الف سے تبدیل کیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا۔ اَقَلْنَ ہوگیا۔ لیکن قاف کو ضمہ نہ دیا۔ کیونکہ یہ ثلاثی مزید کا باب ہے۔ اور مذکورہ قانون تھا۔ اسی طرح لفظ دَعَتَ جو دراصل دَعَوَتْ تھا۔ واؤ کو الف کیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے وہ گر گیا۔ لیکن یہاں بھی عین کو ضمہ نہ دیا گیا۔ حالانکہ تقریباً تمام شرائط پوری نظر آتی ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ہم نے قانون مذکورہ اجوف کی قید لگائی تھی۔ اور یہ صیغہ ناقص کا ہے۔

قانون نمبر ۳۹:

مجرواؤ مکسور اور یاء مطلقاً ثلاثی مجرد کے اجوف میں الف ہو کر گر جائے۔ اس کے فاء کلمہ کو وجوباً حرکت کسرہ دیتے ہیں۔

حاصل قانون:

واؤ مکسورہ اور یاء مطلقاً یعنی مضموم، مفتوح یا مکسور کوئی بھی ہو۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک ثلاثی مجرد اجوف میں واقع ہو۔ اور الف بن کر گر جائے تو اب فاء کلمہ پر لازماً کسرہ آئے گا۔ جیسا کہ خِفْنَ جو دراصل خَوِفْنَ تھا۔ یہ واؤ ماقبل مفتوح اور خود متحرک ہونے کی وجہ سے الف ہوگئی۔ اب الف اور فاء کے

Marfat.com

درمیان التقائے ساکنین ہو گیا۔ لہذا الف گرا دیا گیا۔ اب مذکورہ قانون کے پیش نظر خاء کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے۔ اسی طرح بِعْنَ جو دراصل بَیَعْنَ تھا۔ یاء کو الف کیا۔ اور پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا۔ اب اس قانون کے تحت باء کو کسرہ دیا۔ بِعْنَ ہو گیا۔ یہ یائے مکسورہ کی مثال تھی۔ اب یائے مضمومہ کی مثال لیجئے۔ هِبْنَ دراصل هَیُبْنَ تھا۔ یاء کو الف میں تبدیل کیا۔ اور التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ هَأْنَ ہو گیا۔ اب مذکورہ قانون کے پیش نظر ھاء کو کسرہ دیا۔ هِئْنَ ہوا پھر ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے یاء میں تبدیل کیا هِیْنَ ہو گیا۔ یائے مفتوحہ کی مثال هِبْنَ جو دراصل هَیَبْنَ تھا۔ یاء کو الف کیا التقائے ساکنین سے الف گر گیا۔ پھر موجود قانون کے مطابق ھاء کو کسرہ دیا۔ هِبْنَ ہو گیا۔

کچھ احترازی مثالیں:

لِسْنَ دراصل لَیِسْنَ تھا۔ یاء سے کسرہ بوجہ دشواری گرا دیا گیا۔ التقائے ساکنین سے یاء گر گئی۔ اب اسے لِسْنَ نہیں پڑھیں گے۔ کیونکہ یہاں یاء خود بخود گری ہے۔ ہماری شرط تھی کہ الف ہو کر گرے۔

قانون نمبر ۴۰:

جو واؤ اور یاء ماضی مجہول میں ضمہ کے بعد واقع ہو۔ اور ماضی معلوم میں معلل ہو چکی ہو۔ اس کے کسرہ کا حذف کرنا یا اسے ضمہ کی طرف نقل کرنا دونوں جائز ہیں۔

Marfat.com

حاصل قانون:

ماضی مجہول اجوف میں جو واؤ اور یاء ضمہ کے بعد واقع ہو۔ بشرطیکہ ماضی معلوم میں اس کی تعلیل ہوئی ہو۔ ایسی واؤ اور یاء کے کسرہ کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ اور اور اگر اسے ضمہ کی طرف منتقل کر دیں تب بھی درست ہے۔ یہ قانون حرف ثلاثی مجرد کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ بلکہ ثلاثی مزید فیہ کو بھی شامل ہے۔ ثلاثی مجرد سے اس کی مثال قُوِلَ ہے۔ یہ واؤ ایسی ہے جو ضمہ کے بعد واقع ہے۔ اور ماضی معلوم میں یہی واؤ الف بنی تھی۔ لہٰذا دونوں شرائط موجود ہیں۔ اب اسے اگر ضمہ کی طرف منتقل کریں گے تو قِوْلَ ہوگا۔ پھر واؤ ساکن ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء ہو کر قِیْلَ ہو جائے گا۔ اور اگر نقل نہ کریں۔ بلکہ واؤ کی حرکت کو حذف کر دیں۔ تو قُوْلَ ہو جائے گا۔ لیکن بعض حضرات نے اسے اشمام کے ساتھ پڑھنا مناسب کیا ہے۔ یعنی ضمہ کو کسرہ کی طرف مائل کر کے پڑھنا بہتر ہے۔

ثلاثی مجرد اجوف یائی کی مثال:

بُیِعَ۔ اس میں یاء کی حرکت کسرہ کو ماقبل ضمہ بھی باء کی طرف منتقل کیا۔ تو بِیْعَ ہو گیا۔ دوسری صورت میں باء کی حرکت گرا دیں گے۔ اب یاء ساکن ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے یاء کو واؤ میں تبدیل کر کے پڑھنا جائز ہے۔ جیسا کہ یُوْسِرُ کی تعلیل ہے۔

ثلاثی مزید فیہ اجوف واوی اور یائی کی مثال۔ اُنْقُوِدَ اور اُخْتُیِرَ

Marfat.com

جو کہ ماضی مجہول کے صیغے ہیں۔ دونوں میں واؤ یاء مکسور اور ماقبل مضموم ہے۔ اس لیے یا تو واؤ یاء کے کسرہ کو ماقبل کی طرف منتقل کر دیا۔ اور اب واؤ کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء میں تبدیل کر دیا۔ اُنْقِيْدَ اور اُخْتِيْرَ ہو گیا۔ یا واؤ اور یاء کا کسرہ گرا دیا۔ اب اُنْقُوْدَ اور اُخْتُوْرَ پڑھنا جائز ہے۔ یاد رہے۔ کہ بعض صرفیوں نے باب افتعال اور انفعال میں ماضی مجہول کے اندر یاء کی حرکت کو نقل کرنے کے بعد ہمزہ وصلی کو تیسرے حرف کی حرکت (کسرہ) کے مطابق مکسور پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ لہٰذا۔ اُخْتِيْرَ کو اِخْتِيْرَ پڑھنا درست ہے۔

احترازی مثالیں:

اُقْوِلَ اور اُبْيِعَ میں تعلیل جاری نہیں ہو گی۔ کیونکہ ہم نے واؤ یاء کا مذکورہ قانون ماقبل مضموم ہونے کی شرط کے ساتھ بیان کیا تھا۔ یہاں ماقبل ساکن ہے۔

عُوِرَ اور صُيِدَ میں بھی مذکورہ قانون جاری نہ ہو گا۔ کیونکہ اس کے لیے شرط تھی۔ کہ اس کی ماضی معلوم معلل ہو۔ اور ان دونوں کی ماضی عیب اور لون کے معنیٰ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے معلل نہ ہوئی۔

قانون نمبر ۴۱:

واؤ اور یاء مضموم یا مکسور متوسط یا حکم متوسط میں واقع ہو۔ لیکن وہ اصل میں ثابت نہ رہی ہو۔ اور ثلاثی مجرد ناقص میں مطلقاً اور فعل متصرف یا متعلقات فعل میں

Marfat.com

واقع ہو۔ لیکن فُعِلَ حقیقی یا حکمی اجوف میں نہ ہو۔ اور نہ ہی تَفعَلِیْنَ ناقص میں ہو اس واؤ اور یاء کی حرکت کو ماقبل کی طرف نقل کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ واؤ اور یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو اور نہ ہی اس کا ضمہ اور کسرہ ہمزہ سے نقل کیا گیا ہو۔ اور نہ ہی ماقبل اس کا مفتوح اور الف ہو۔ اور فُعِلَ اجوف سے اگر ہو۔ تو اس میں نقل حرکت حذف اور اشمام تینوں جائز ہیں۔ اور تَفعَلِیْنَ ناقص میں نقل حرکت اور اثبات دونوں جائز ہیں۔

حاصل قانون :

واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہو۔ عین کلمہ یا حکم عین کلمہ میں واقع ہو۔ اصل میں سلامت نہ رہی ہو۔ ناقص میں عام ہے۔ کہ اصل میں سلامت رہی یا نہ رہی ہو۔ بشرطیکہ وہ فعل متصرف یا متعلقات فعل متصرف میں واقع ہو۔ اور یہ بھی شرط ہے۔ کہ مذکورہ واؤ یاء ہمزہ سے ابدال جوازی کے ساتھ تبدیل شدہ نہ ہو اور نہ ہی اس کا ضمہ کسرہ ہمزہ سے بدلا ہوا ہو۔ نہ ہی اس کے ماقبل فتحہ ہو۔ اس یاء اور واؤ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرنا واجب ہے۔

مثال جبکہ واؤ یا یاء عین کلمہ میں واقع ہو۔ یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ دراصل یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ تھا۔ یہ واؤ اور یاء عین کلمہ میں واقع اور مضموم مکسور ہیں۔ ہمزہ سے تبدیل شدہ بھی نہیں۔ نہ ہی ان کی حرکت ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے۔ ان کے ماقبل فتح بھی نہیں فُعِلَ حقیقی یا حکمی اور تَفعَلِیْنَ ناقص بھی نہیں۔ فعل بھی متصرف ہے۔ اصل میں سلامت بھی نہیں رہی۔ لہٰذا شرائط مذکورہ پائی جانے کی وجہ سے اس کی حرکت

Marfat.com

ماقبل کی طرف منتقل کر کے یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ پڑھنا واجب ہے۔ عین کلمہ کے حکم میں واقع ہونے کی مثال۔ دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ دراصل دَاعِوُوْنَ اور رَامِیُوْنَ تھا۔ شرائط مذکورہ پائی جانے کی وجہ سے ان کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر دی۔ اب التقائے ساکنین ہوا۔ اب ایک کو گرا دیا۔ دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ رہ گیا۔

ثلاثی مجرد ناقص کی مثالیں

رَخُوًّا خُشُوًّا دراصل رُخُوْوًا اور خُشِیُوًا تھا۔

ان کی ماضی رَخُوَ اور خَشِیَ تھی۔ لہٰذا ان کی ماضی میں قَالَ اور بَاعَ والی تعلیل نہ ہو گی۔ اب ان مثالوں میں واؤ یاء کی حرکت ماقبل کو دی۔ رُخُوْوًا اور خُشُوْوًا ہو گیا۔ (خشیو ا کی یاء ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے واؤ ہو گئی تھی) دو واؤ ساکن اکٹھی ہو گئی۔ ایک کو گرایا۔ رُخُوًّا اور خُشُوًّا ہو گیا۔

ثلاثی مجرد ناقص میں جبکہ اصل میں واؤ یاء سلامت نہ رہی ہو۔ اس کی مثال دُعُوًّا اور رُمُوًّا ہے۔ ان کی ماضی میں واؤ یاء سلامت نہ رہی تھی۔ کیونکہ دَعَا اور رَمٰی میں واؤ یاء کو الف سے تبدیل کر دیا گیا تھا۔ یہ دونوں اصل میں دُعِوُوًا اور رُمِیُوًا تھے۔ واؤ یاء کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کی۔ دُعُوْوًا اور رُمُوْوًا ہو گیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ گر گئی، دُعُوًّا اور رُمُوًّا رہ گیا۔

متعلقات فعل متصرفہ کی مثالیں: (متعلقات سے مراد مصدر اور مشتقات ہیں) دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ جو گذر چکی ہیں۔ یہ مثالیں متعلقات کی بھی بن سکتی ہیں۔ مصدر کی مثال مَعُوْنَۃٌ ہے۔ اس میں واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی مَعُوْنَۃٌ ہو گیا

احترازی مثالیں: یُقَوِّلُ اور یُبَیِّعُ میں بوجہ واؤ یاء مضموم یا مکسور نہ ہونے کے قانون جاری نہ ہوا۔ اَتَوَعَّدُ اور اَتَیَسَّرُ میں واؤ یاء عین کلمہ یا حکم عین کلمہ

کی بجائے فاء کلمہ کے مقابلہ میں واقعہ ہیں۔ لہذا قانون جاری نہ ہوا۔ یُعُوِدُ اور یُصْیِدُ میں واؤ یاء اصل میں سلامت رہی ہے۔ اور ہماری شرط یہ تھی۔ کہ اصل میں سلامت نہ رہی ہو۔ اس لیے قانون جاری نہ ہوا۔ اُدْعُوُوا اور اُدْمُیُوا میں قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ یہ دونوں ناقص کے باب اِفْعِلَالِ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے ثلاثی مجرد کی شرط رکھی تھی۔ اَقْوِلْ بِہٖ بوجہ فعل متصرف یا متعلقات فعل کی شرط مفقود ہونے کے مذکورہ قانون جاری نہ ہوسکا۔

سُوِلَ، مُسْتَهْزِیُوْنَ جو دراصل سُئِلَ اور مُسْتَهْزِءُوْنَ تھے۔ ان میں واؤ یاء بابدال جوازی ہمزہ سے تبدیل شدہ ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہ ہوا۔

اور اگر ابدال وجوبی ہو۔ تو پھر یہ قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسا کہ جاءُوْنَ جو دراصل جَایِئُوْنَ تھا۔ یاء الف فاعل کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ ہو گی۔ اب دو ہمزہ اکٹھے ہو گئے۔ اس لیے ثانی کو یاء کرنا واجب ہے۔ جَاءِیُوْنَ ہو گیا۔ اب یاء کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کی۔ پھر یا ساکن بوجہ ماقبل مضموم ہونے کے واؤ ہو گئی۔ اب دو واؤ کے درمیان التقائے ساکنین ہوا۔ لہذا ایک کو گرا دیا۔ جَاءُوْنَ ہو گیا۔

یَجِیُوْنَ اور یَسُوْوْنَ جو دراصل یَجِیْئُوْنَ اور یَسُوْءُوْنَ تھے۔ ان میں ہمزہ کی حرکت ماقبل واؤ اور یاء کو دی۔ اب ان میں قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ ان کی حرکت ضمہ ہمزہ سے منتقل ہو کر آئی ہے۔ اور ہم نے کہا تھا۔

Marfat.com

کہ ہمزہ منتقل ہو کر نہ آئی ہو۔ قَوِیَ حَیِیَ میں بوجہ ماقبل مفتوح ہونے کے قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ شرط یہ تھی۔ کہ ماقبل مفتوح نہ ہو۔ قَاوِلٌ اور بَایِعٌ میں بوجہ ماقبل الف ہونے کے قانون جاری نہ ہو۔

نوٹ:

فُعِلَ حقیقی سے مراد یہ ہے کہ اس کلمہ کا وزن فُعِلَ ہو۔ اور فُعِلَ حکمی سے مراد یہ ہے۔ کہ صیغہ ماضی مجہول کا ہو۔ اگرچہ وہ فُعِلَ کے وزن پر نہ بھی ہو جیسا کہ اُفْتُعِلَ یا اُفْعِلَ کے وزن پر ہو۔ اسی طرح واحد مؤنثہ مخاطبہ اور ثلاثی مجرد ناقص واوی اور یائی اور اسم مفعول اجوف یائی میں واؤ یا ء مضموم یا مکسور کو جو مذکور قانون سے خارج کیا گیا۔ اس کا یہ مقصد ہے۔ کہ یہ قانون وجوبی ان میں جاری نہ ہوگا۔ اگرچہ قانون جوازی ان میں جاری ہوتا ہو۔ اسی لیے آگے مصنف نے خود بیان کیا۔ کہ فُعِلَ حقیقی اور حکمی میں تین وجہیں ہیں۔ نقل حرکت، حذف حرکت اور اشمام۔ اور تَفْعَلِیْنَ ناقص یعنی واحد مؤنثہ مخاطبہ اور اسم مفعول اجوف یائی میں دو باتیں نقل حرکت اور اثبات جائز ہیں۔ گویا نقل حرکت کے جواز کو مانا جا رہا ہے۔ صرف نقل حرکت کے وجوب کا انکار مقصود ہے۔

فُعِلَ حقیقی کی مثالیں

قُوِلَ، بُیِعَ، کو قِیْلَ بِیْعَ بطریقہ نقل حرکت اور قُوْلَ بُوْعَ بطریقہ حذف حرکت اور ضمہ کو کسرہ کی بو دے کر اشمام کی صورت میں پڑھنا۔

Marfat.com

فُعِلَ حکمی کی مثالیں اُنْقُوِدَ اُخْتُیِرَ کو اُنْقِیْدَ اُخْتِیْرَ بطریقہ نقل حرکت اُنْقُوْدَ اُخْتُوْرَ بطریقہ حذفِ حرکت اور ضمہ کو کسرہ کی بو دے کر پڑھنا اشمام کے ساتھ۔

تَفْعِلِیْنَ ناقص کی مثال تَدْعِیْنَ تَنْہِیْنَ دراصل تَدْعُوِیْنَ اور تَنْہُیِیْنَ تھا۔ نقل حرکت کے ساتھ تَدْعِیْنَ اور تَنْہِیْنَ ہو گیا۔ اور اثبات حرکت کے ساتھ تَدْعُوِیْنَ اور تَنْہُیِیْنَ رہا۔

اسم مفعول اجوف کی مثال مَبِیْعٌ جو دراصل مَبْیُوْعٌ تھا۔ نقل حرکت سے مَبِیْعٌ اور اثبات حرکت سے مَبْیُوْعٌ ہو گا۔

قانون نمبر ۴۲ جو واؤ اور یاء مفتوح عین کلمہ فعل یا شبہ فعل میں حرف صحیح ساکن کے بعد واقع ہو۔ اس کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کر کے اُسے الف سے تبدیل کر دینا واجب ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ایسے کلمہ میں واقع نہ ہو۔ جو ملحق اور ناقص ہو۔ اور نہ ہی اس کلمہ میں عیب اور لون کا معنیٰ پایا جاتا ہو۔ اور نہ ہی وزن اَفْعَلُ صیغہ آلہ اور فعل تعجب میں ہو۔ اور نہ ہی کسی ایسے کلمہ میں واقع ہو کہ تعلیل کے بعد کسی مشہور کلمہ سے اس کا التباس ہو جائے۔ لیکن اسم مفعول اجوف یائی میں ضمہ منقول کو وجوبی طور پر کسرہ سے تبدیل کر دیتے ہیں بغیر تعلیل

Marfat.com

کے اسے پڑھنا کثیر ہے اور ناقص واوی میں قلیل ہے۔

حاصل قانون واؤ یا عین کلمہ میں مفتوح ہو۔ اصل میں سلامت نہ رہی ہو فعل متصرف یا متعلق فعل متصرف میں واقع ہو۔ لیکن وزن اَفْعَلُ پر نہ ہو۔ صیغہ آلہ نہ ہو۔ ملحق اور ناقص نہ ہو، لون اور عیب کا معنی بھی اس میں نہ پایا جاتا ہو فعل تعجب بھی نہ ہو۔ اور وہ کلمہ تعلیل کے اجراء کے بعد کسی مشہور کلمہ سے ملتبس بھی نہ ہونے پائے ایسی واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کریں گے۔ اور اس واؤ یاء کو الف سے وجوبًا تبدیل کریں گے۔

عین فعل کی مثالیں یُقَالُ اور یُبَاعُ جو اصل میں یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھا۔ اس واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کریں گے۔ اور اس واؤ یاء کو الف سے وجوبًا تبدیل کریں گے۔ یُقَالُ اور یُبَاعُ ہو گیا۔

شبہ فعل کی مثالیں مَقَالٌ اور مُبَاعٌ دراصل مَقْوَلٌ اور مَبْیَعٌ تھا۔ نقل حرکت کے بعد واؤ یاء کو الف سے تبدیل کر دیا۔ مَقَالٌ اور مُبَاعٌ ہو گیا۔

احترازی مثالیں

اِنْوَعَدَ اِتَّیَسَرَ میں قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ یہاں یہ دونوں

عین کلمہ کی بجائے فاء کلمہ میں واقع ہیں۔

یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ میں بھی بوجہ واؤ یا غیر مفتوح ہونے کے مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔

یُعْوِرُ اور یُصْیِدُ میں اس لیے قانون جاری نہ ہوا۔ کہ ان میں واؤ اور یاء سلامت رہی ہے۔

مَا اَقْوَلَہٗ میں فعل غیر متصرف ہونے کی وجہ سے مذکورہ قانون جاری نہ کیا گیا۔

اَقْوَلُ اَبْیَعُ میں بوجہ اَفْعَلُ کا وزن ہونے کے قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ شرط یہ تھی۔ کہ اَفْعَلُ اسمی کا وزن نہ ہو۔ اور یہ اسی وزن پر ہے۔ ہاں اگر اَفْعَلَ فعلی ہوتا۔ تو قانون جاری ہو جاتا۔ جیسا کہ اَخَافُ میں ہوا۔ کیونکہ یہ اصل میں اَخْوَفُ تھا۔

قَوَلَ اور بَیَعَ میں قانون اس لیے جاری نہ ہوا کہ یہاں واؤ یاء کا ماقبل متحرک ہے۔ ہماری شرط تھی کہ ماقبل ساکن ہو۔

قَوَّلَ اور بَیَّعَ میں بھی قانون جاری نہ کیا گیا۔ کیونکہ یہاں واؤ یاء مظہر نہیں بلکہ مدغم ہے۔

قَاوَلَ بَایَعَ میں بوجہ ساکن ہونے ماقبل کے قانون جاری نہ کیا گیا۔

اِجْوَنْدَدَ بروزن اِحْرَنْجَمَ میں قانون اس لیے جاری نہ کیا گیا۔ کہ جَوْدَرَ کو اِفْعِنْلَالٌ کے ساتھ الحاق کرنے کے لیے مذکورہ وزن

Marfat.com

اور صیغہ بنایا گیا تھا۔ اب اگر قانون جاری کرتے ہیں۔ تو مقصد اصلی یعنی الحاق ختم ہو جائے گا۔

اِعْوَرَّ اور اِصْیَدَّ میں چونکہ عیب اور لون کا معنی ہے۔ حالانکہ ہم نے ان دونوں کی نفی کی تھی۔ لہٰذا مذکورہ قانون جاری نہیں ہوگا۔

مِقْوَلٌ اور مِبْیَعٌ چونکہ آلہ کے صیغہ ہیں۔ لہٰذا "عدم اسم آلہ ہونے" کی شرط نہ پائی گئی۔ اس لیے قانون جاری نہ ہوا۔

اَقْوَالٌ۔ جمع قَوْلٌ میں قانون کے اجراء کی رکاوٹ التباس ہے وہ اس طرح کہ اَقْوَالٌ میں اگر مذکورہ قانون کے مطابق واؤ کی حرکت ماقبل کو دیں پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک الف گرا دیں تو اَقَالٌ ہو جائے گا۔ اور اقال صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم مشہور ہے۔ اس التباس کے پیش نظر اس میں قانون جاری نہ کیا گیا۔

نوٹ:

صاحب قانونچہ نے یہاں جو یہ کہا ہے کہ "اتے وچہ مفعول اجوف یائی دے ضمے منقول دے نوں نال کسرہ دے بدل کریندے ہیں۔ "وجویا"، در حقیقت اس عبارت کا مذکورہ قانون سے تعلق نہیں۔ بلکہ اس سے پہلے واؤ مضموم والا قانون جو گزرا ہے یہ اس کے متعلق ہے۔ ہم نے اس کی وضاحت وہاں کر دی ہے اس کے بعد صاحب قانونچہ نے جو یہ لکھا کہ "اتے تصحیح بھی بہت آئی ہے" اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یاء کی حرکت نقل کیے بغیر پڑھنا بکثرت ہے۔ جیسا کہ مَدْیُوْنٌ اس کی وضاحت بھی گزر چکی ہے۔ اور واوی وچ گھٹ"

کا مقصد یہ ہے کہ اجوف واوی میں واؤ کی حرکت نقل نہ کرنا اور اسے باقی رہنے دینا قلیل ہے۔ جیسا کہ مَقُوْلٌ کو مَقْوُوْلٌ پڑھنا۔

قانون نمبر ۴۳

ایسی واؤ نہ ہو اور یاء جو الف فاعل کے بعد واقع ہو۔ اور اصل میں سلامت نہ رہی ہو۔ یا اس کا اصل ہی اس واؤ یاء کو وجوباً ہمزہ سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ لیکن شَاكٌ اور شَاكٍ شاذ ہے۔

حاصل قانون

الف فاعل کے بعد آنے والی واؤ اور یاء بشرطیکہ وہ اصل میں سلامت نہ رہی ہو۔ یا اس کا اصل نامعلوم ہو۔ تو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قَائِلٌ اور بَائِعٌ دراصل قَاوِلٌ اور بَايِعٌ تھا۔ صاحب قانونچہ بھزالی نے اس قانون کو یاء تصغیر کے بعد واقع ہونے کی صورت میں بھی جاری کیا ہے۔ جیسا کہ قُوَيِّوْلٌ میں واؤ کو ہمزہ میں تبدیل کر کے قُوَيْئِلٌ پڑھا جاتا ہے۔ اصل نہ معلوم کی مثال یہ ہے۔ سَايِفٌ اس یاء کو ہمزہ سے تبدیل کر کے سَائِفٌ پڑھیں گے۔

احترازی مثالیں

تَقَاوُلًا اور تَبَايُعًا میں واؤ یاء کو ہمزہ اس لیے نہ بنایا گیا۔ کہ یہ صیغے الف فاعل والے نہیں۔ بلکہ مصدر ہیں۔ عَاوِدٌ اور صَايِدٌ میں بوجہ واؤ اور یاء کے اصل میں سلامت رہنے کے مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔

Marfat.com

اعتراض :

شَاوِكٌ میں واؤ الف فاعل کے بعد واقع ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب نہیں۔

جواب :

شَاوِكٌ میں چند احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ قانون مذکورہ جاری کر کے شَائِكٌ پڑھیں۔ اور پھر اس کا ہمزہ گرانا بھی جائز ہے۔ یعنی شَاكٌ پڑھنا بھی درست ہے۔ دُوسرا یہ کہ اس میں قلب مکانی بھی جائز ہے۔ یعنی کاف اور واؤ کو ایک دوسرے کی جگہ لانا اور شَاكِوٌ پڑھنا درست ہے۔ پھر اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا اور پھر یاء کی حرکت گرا دینا بھی جائز ہے۔ لہٰذا جب اس میں دوسرے احتمال بھی موجود ہیں۔ تو اس لیے وجوبی قانون اس پر جاری نہ ہوا۔ ہاں جوازی رہ گیا۔

قانون نمبر ۴۴

مصدر یا جمع کے عین کلمہ میں واؤ واقع ہو۔ اور وُہ واحد اور فعل میں سلامت نہ رہی ہو۔ یا واحد میں ساکن اور جمع میں الف سے پہلے واقع ہو۔ اور ما قبل اس کا مکسور ہو۔ اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے لام کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو۔

حاصل قانون

ہر واؤ جو مصدر یا جمع میں عین کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔ لیکن مصدر میں آنے والی واؤ ماضی میں سلامت نہ رہی ہو۔ اور جمع میں آنے والی واؤ

Marfat.com

کی دو حالتیں ہیں۔ ایک یہ کہ مفرد میں متحرک ہو۔ دوم یہ کہ مفرد میں ساکن ہو۔ اگر مفرد میں ساکن ہے تو پھر جمع میں واؤ کا الف سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ اور اگر متحرک ہو۔ تو مفرد میں سلامت نہ ہونا ضروری ہے۔ ان شرائط کے پورا ہونے پر مذکورہ واؤ کو یاء میں تبدیل کرنا واجب ہے۔ مصدر میں واقع ہونے کی مثال قِیَامٌ ہے۔ یہ دراصل قِوَامٌ تھا۔ واؤ کو یاء سے بدلا۔ کیونکہ مصدر میں واقع اور عین کلمہ میں ہوتے ہوئے ماقبل مکسور بھی ہے اور ماضی میں سلامت بھی نہیں رہی تھی۔ قِیَامٌ ہو گیا۔

واؤ جمع میں واقع ہو جبکہ مفرد میں ساکن ہو حِیَاضٌ جو کہ اصل میں حِوَاضٌ جمع حَوْضَۃٌ تھا۔ مفرد میں واؤ ساکن ہے۔ اور جمع میں الف کے بعد آئی ہے ماقبل مکسور بھی ہے۔ اس لیے اسے یاء سے بدل کر حِیَاضٌ پڑھنا واجب ہے جمع کی مثال جبکہ واؤ مفرد میں متحرک ہو۔ اور سلامت نہ رہی ہو۔ قِیَالٌ جو اصل میں قِوَالٌ جمع قائل کی ہے۔ شرائط موجود ہونے کی وجہ سے اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

احترازی مثالیں:

عِوَضٌ میں قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ یہ نہ تو مصدر ہے اور نہ ہی جمع کا صیغہ ہے۔

قِوَامٌ مصدر قَاوَمَ میں بھی بایں وجہ قانون جاری نہ ہوا۔ کہ ہم نے کہا تھا۔ کہ واؤ اصل میں سلامت نہ رہی ہو۔ اور یہ سلامت ہے۔

Marfat.com

عِوَاذٌ. جمع عَاوِذٌ یہ واؤ اصل میں متحرک ہونے کی صورت میں سلامت رہی ہے۔ لیکن شرط یہ تھی کہ سلامت نہ رہے۔ اس لیے شرط کے مفقود ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہ کیا گیا۔

عَوَدَۃٌ. جمع عَوْدٌ میں اگرچہ مفرد میں واؤ ساکن ہے۔ لیکن جمع میں الف کے بعد واقع نہ ہونے کی وجہ سے قانون نہ لگا۔

طِوَالٌ. جمع طَوِیْلٌ مفرد میں ساکن نہ ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہ ہوا۔

دَوَامٌ. جمع دَائِمٌ میں ماقبل مکسور نہیں۔ اس لیے قانون جاری نہ ہوا۔

رِوَاءٌ. جمع رَیَّانٌ میں قانون اس لیے جاری نہ ہوگا۔ کہ ہم نے کہا تھا۔ لام کلمہ معتل نہ ہو۔ یہاں لام کلمہ میں تعلیل ہو چکی ہے۔ کیونکہ رِوَاءٌ دراصل رِوَایٌ تھا۔ یاء الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل گئی۔ لہٰذا اسے رِیَاءٌ نہیں پڑھیں گے۔

قانون نمبر ۴۵

واؤ اور یاء اگر ایک کلمہ یا ایک کلمہ کے حکم میں جمع ہو جائیں لیکن شرط یہ ہے۔ کہ وزن اَفْعَلُ نہ ہو۔ اور ان میں سے پہلی ساکن لازم غیر بدل ہو۔ تو اس واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں وجوباً ادغام کرتے ہیں۔ اور اگر مذکورہ واؤ عین کلمہ میں یائے تصغیر کے بعد واقع ہو۔ اور مکبّر میں متحرک ہو۔ تو اسے یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ ورنہ واجب۔

Marfat.com

حاصل قانون ایک کلمہ یا ایک کلمہ کے حکم میں اگر واؤ اور یاء جمع ہو جائیں۔ لیکن مذکورہ کلمہ ایسا اسم نہ ہو جس کا وزن اَفْعَلُ ہو۔ اور ان میں سے پہلی کا سکون لازمی ہو اور وہ کسی سے تبدیل شدہ بھی نہ ہو۔ تو اس واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ اور اگر واؤ عین کلمہ میں تصغیر کی یاء کے بعد واقع ہو۔ اور مکبّر میں متحرک ہو۔ تو اس واؤ کو یاء کرنا جائز ہے واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر مفرد مکبّر میں متحرک نہ ہو یا سرے سے ہو ہی نہ تو اس کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

واؤ اور یاء کے ایک کلمہ میں واقع ہونے کی مثال۔ سَیِّدٌ دراصل سَیْوِدٌ تھا۔ واؤ یاء ایک کلمہ میں واقع اور پہلی ساکن لازم بھی ہے وزن اَفْعَلُ بھی نہیں۔ لہٰذا اس واؤ کو یاء کرنا اور پھر ادغام کر کے سَیِّدٌ پڑھنا واجب ہے۔

واؤ اور یاء کے ایک کلمہ کے حکم میں واقع ہونے کی مثال۔ مُسْلِمِیَّ۔ دراصل مُسْلِمُوْنَ کو یاء نسبت کی طرف مضاف کیا۔ نون بوجہ اضافت گر گیا۔ مُسْلِمُوْیَ ہو گیا۔ اب واؤ کو یاء کر کے باہم ادغام کر کے مُسْلِمِیَّ پڑھنا واجب ہے۔

احترازی مثالیں:

اُدْ دِیَ میں واؤ یاء اکٹھی نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔ اَبُوْ یَعْقُوْبَ میں دونوں نہ تو ایک کلمہ میں اور نہ ہی ایک کلمہ کے حکم میں

Marfat.com

جمع ہو گئیں۔ اس لیے قانون جاری نہ ہوا۔

اَیْوَمٌ میں قانون جاری اس لیے نہیں ہوا۔ کہ یہ اَفْعَل کا وزن ہے۔ اور ہم نے اس وزن پر نہ ہونے کی شرط لگائی تھی۔

قَوِیَ میں بوجہ پہلی کے ساکن نہ ہونے کے قانون جاری نہ ہوا۔

قَوْیٌ میں قانون جاری نہ کیا گیا۔ کیونکہ پہلی کا سکون یہاں لازمی نہیں ہے کیونکہ یہ دراصل قَوِیَ تھا۔ جس میں اصل کے سوا دو وجہ اور بھی جائز ہیں۔

بُوْیِعَ میں واؤ چونکہ الف سے بدل کر آئی ہے۔ کیونکہ بَایَعَ سے بُوْیِعَ بنایا گیا ہے۔ اس لیے قانون جاری نہ ہوا۔

نوٹ:

صاحب قانونچہ نے یہاں بطور استثناء ذکر کیا۔ کہ اگر واؤ عین کلمہ میں یائے تصغیر کے بعد واقع ہو۔ اور مکبّر میں متحرک ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب نہیں۔ بلکہ جائز ہے۔ اس کی مثال مُقَیِّلٌ ہے جو دراصل مُقَیْوِلٌ تھا۔ اس کا مکبّر مِقْوَلٌ ہے۔ اور یہ اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ اس میں واؤ متحرک ہے واؤ یائے تصغیر کے بعد بھی واقع ہے۔ لیکن یہاں اسے یاء سے تبدیل کرنا جائز اور پھر ادغام کرنا واجب ہے۔ اب اسے مُقَیِّلٌ پڑھیں گے۔

اور اگر واؤ یائے تصغیر کے بعد واقعہ تو ہو۔ لیکن مکبّر میں متحرک نہ ہو۔ اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ ایک یہ کہ مکبّر میں ساکن ہو گی اور دوسری یہ کہ مکبّر میں بالکل ہی نہ ہو۔ اول صورت میں جیسا کہ مُقَیِّلٌ جو اصل میں مُقَیْوِلٌ تھا

Marfat.com

اور اس کا مفرد مکبر مَقۡوُلٌ ہے۔ اسے یاء سے بدلنا اور پھر ادغام کر کے پڑھنا واجب ہے۔ لہٰذا اسے مُقَیِّلٌ پڑھیں گے۔ اور مکبر میں کسرے واقع ہی نہ ہو۔ جیسا کہ مُقَیِّلٌ جو اصل میں مُقَیۡوِلٌ تھا۔ اس کا مفرد مَقَالٌ ہے۔ جس میں واؤ نہیں ہے۔ لہٰذا اس واؤ کو یاء میں تبدیل کر کے پھر ادغام کر کے پڑھنا واجب ہے۔

صاحب قانونچہ کھتراں نے یہاں مزید یہ بھی لکھا ہے۔ کہ واؤ یاء جب ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلی ان کی یا ہو تو واؤ کے یاء ہونے کے لیے یہ قید نہیں لگائی۔ کہ وہ اصل میں سلامت رہی ہو۔ بشرطیکہ وہ واؤ جو یاء مذکورہ کے بعد واقع ہے۔ وہ لام کلمہ میں ہو۔ جیسا کہ مَدۡ اعِیٌّ جو اصل میں مَدۡ اعِوۡ وٌ تھا۔ پہلی واؤ کو بوجہ ساکن اور ماقبل مکسور ہونے کے یاء میں تبدیل کیا۔ مَدۡ اعِیۡوٌ ہو گیا اب اس میں واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں ادغام کر دیں گے۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ پہلی کا ساکن ہونا اور کسی سے بدلا ہوا نہ ہونا یہ شرط واؤ کے ساتھ خاص ہے۔ یاء میں مطلقاً ادغام کریں گے۔

Marfat.com

شرح قوانین ناقص

قانون نمبر ۴۶

جو حرف علت الف زائدہ کے بعد ایک طرف یا حکمِ ایک طرف میں واقع ہو۔ اُسے ہمزہ سے وجوبًا تبدیل کر دیتے ہیں۔

حاصل قانون

الف زائدہ کے بعد اگر کوئی حرفِ علت کلمہ کے آخر یا حکمِ آخر میں آجائے۔ اُسے ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ دُعَاءٌ اور رِضَاءٌ جو دراصل دُعَاوٌ اور رِضَایٌ تھا۔ یہ واؤ اور یاء کلمہ کے طرف میں واقع ہے۔ لہذا اسے ہمزہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ حکمِ آخر کی مثال اِدِّعَاءَۃٌ ہے جو اصل میں اِدِّعَاوَۃٌ تھا۔ اس میں اگرچہ آخر میں تاء نظر آتی ہے لیکن لام کلمہ کے مقابلہ میں واؤ ہی ہے۔

احترازی مثالیں

شِقَاوَۃٌ میں قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کی

Marfat.com

واؤ طرفِ کلمہ میں تو بالکل نہیں۔ اور حکمِ طرف میں بھی اس لیے نہیں کہ یہ تاء اس کلمہ کے لیے لازم ہے۔ حکمِ طرف میں اگر ہوتی۔ تو عارضی ہوتی اور بوقتِ حذف واؤ آخر میں رہ جاتی۔ لیکن یہاں ایسے نہیں ہے۔

رَائِیٌ دراصل رَءَیٌ تھا۔ اس میں اگرچہ الف کے بعد یاء واقع ہوئی لیکن یہ الف زائدہ نہیں ہے۔

نوٹ:

ثَنَایَانِ کو ثَنَاءَانِ نہیں پڑھیں گے۔ اگرچہ اس میں یاء الف زائدہ کے بعد آ رہی ہے۔ اور حکماً بر طرف بھی ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ بر طرف میں واقع ہونا درحقیقت یہ ہے۔ کہ اس کے بعد کوئی ایسا حرف نہ ہو۔ جو مذکورہ کلمہ کے لیے لازم ہے۔ اور یہاں الف نون مثنّٰی ہونے کی وجہ سے اس کا لازم ہے۔ اگرچہ یہ لفظ کلام عرب میں مستعمل نہیں۔ لیکن اسے ثَنَایَانِ ہی پڑھیں گے۔

قانون نمبر ۴۷ جو واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔ اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ اُسے یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

حاصل قانون لام کلمہ کے مقابلہ میں ایسی واؤ آجائے جس کا ماقبل مکسور ہو اُسے یاء میں تبدیل کرنا وجوبی قانون ہے۔ جیسا کہ دُعِیَ جو اصل میں دُعِوَ تھا۔ اس میں واؤ لام کلمہ میں واقع ہے۔ اور اس کا ماقبل مکسور بھی ہے۔ لہٰذا اسے یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

Marfat.com

احترازی مثالیں

بِوَعْدٍ اور عِوَضٌ میں قانون جاری نہ کریں گے۔ کیونکہ پہلے لفظ میں واؤ فاء کلمہ اور دوسرے میں عین کلمہ کے مقابلہ میں آرہی ہے۔ ہم نے لام کلمہ کے مقابل ہونا شرط رکھی تھی۔

عَصَوٌ اور دَلْوٌ میں قانون جاری نہ کیا کیونکہ اوّل الذکر کا ماقبل مفتوح اور موخر الذکر کا ساکن ہے۔ ہم نے ماقبل مکسور ہونا شرط رکھی تھی۔

قانون نمبر ۴۸

فعل کے آخر میں اگر یاء واقع ہو۔ اور اس پر فتح غیر اعرابی ہو۔ اس کا ماقبل مکسور ہو۔ تو اس کے ماقبل کسرہ کو فتح سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ پھر اس یاء کو الف سے تبدیل کرنا بنی طے کی لغت کے مطابق واجب ہے۔

حاصل قانون

یاء اگر کسی فعل کے آخر میں واقع ہو۔ اس پر فتح ہو لیکن غیر اعرابی ہو۔ اور اس یاء کا ماقبل مکسور ہو۔ تو یہاں دو قانون جاری کریں گے ایک جوازی دوسرا وجوبی۔ جوازی یہ ہے۔ کہ اس کے ماقبل مکسور کو مفتوح کریں۔ پھر یاء کو بنی طے کی لغت کے مطابق الف سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ فتح غیر اعرابی سے مراد یہ ہے۔ کہ کسی عامل کے عمل کے نتیجہ میں وہ فتح نہ آئی ہو۔ اس کی مثال یہ ہے رَضِیَ اس میں یاء فعل کے آخر میں ہے

Marfat.com

اس پر فتح بھی غیر اعرابی ہے۔ ما قبل بھی مکسور ہے۔ لہذا اس کے ما قبل کو مفتوح کرنا جائز ہوا۔ دُعَیَ ہو گیا۔ اب یاء کو الف سے تبدیل کرنا واجب لہذا اسے دُعَا پڑھیں گے۔

احترازی مثالیں:

هِیَ میں قانون جاری نہ کریں گے۔ کیونکہ ہم نے فعل میں یاء واقع ہونے کی شرط رکھی تھی۔ اور یہ اسم ضمیر ہے۔ لَنْ یَرْمِیَ میں یا اگرچہ فعل کے آخر میں ہے۔ اس پر فتح بھی ہے۔ لیکن یہ فتح اعرابی ہے۔ کیونکہ لَنْ ناصبہ کی وجہ سے اسے نصب دیا گیا ہے۔ لہذا اس میں مذکورہ قانون جاری نہ ہو گا۔

دَمَیَ میں یہ قانون جاری نہ ہو گا۔ کیونکہ اس یاء کلمہ کا ما قبل مکسور نہیں۔

قانون نمبر ۴۹

واؤ اور یاء میں سے کوئی بھی جب مضموم یا مکسور ہو اور لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔ اور اس کا ما قبل مضموم یا مکسور ہو۔ تو اس واؤ یاء کی حرکت ما قبل کی طرف نقل کرتے ہیں۔ بشرطیکہ ضمہ سے پہلے کسرہ اور بعد میں واؤ مدہ اور کسرہ سے پہلے ضمہ اور بعد میں یاء مدہ ہو۔ ورنہ ان کی حرکت کو حذف کرتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ واؤ اور یاء ہمزہ سے جوازی طور پر تبدیل شدہ نہ ہو۔

Marfat.com

حاصل قانون

واؤ اور یا مضموم لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع ہو۔ ان کا ماقبل مکسور اور مابعد واؤ مدہ ہو۔ یا واؤ یا مکسور ماقبل ان کا مضموم اور مابعد یائے مدہ ہو۔ تو واؤ یا کی حرکت کو وجوباً نقل کریں گے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے۔ تو واؤ یا کی حرکت کو حذف کریں گے۔

نقل حرکت کی مثال

دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ دراصل دَاعِوُوْنَ اور رَامِیُوْنَ تھا۔ ان میں واؤ اور یا مضموم ماقبل مکسور ہے۔ اور بعد میں واؤ مدہ واقع ہے۔ لہذا اس واؤ اور یا کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کی۔ پھر التقائے ساکنین ہوا۔ اور ایک واؤ کو گرا کر دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ پڑھیں گے۔ اسی طرح، تَدْعِیْنَ اور تَنْہِیْنَ جو کہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَنْہُیِیْنَ تھا۔ اس واؤ یا کی شرائط مذکورہ موجود ہونے کی وجہ سے حرکت ماقبل کو دی۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک یا کو گرا دیا۔ اب تَدْعِیْنَ اور تَنْہِیْنَ رہ گیا۔

حذف حرکت کی مثالیں:

۱۔ یَرْمِیُ جو اصل میں یَرْمِیُ تھا۔ یا مضموم لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔ ماقبل مکسور ہے۔ لیکن آخر میں واؤ مدہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حرکت نقل نہیں بلکہ حذف ہو گئی۔

۲۔ یَدْعُوْنَ جو دراصل یَدْعُوُوْنَ تھا۔ اس میں واؤ لام کلمہ کے مقابلہ میں ہے اور اس کا مابعد واؤ مدہ بھی ہے۔ لیکن ماقبل کسرہ نہ ہونے کی وجہ سے نقل حرکت کا قانون نہ جاری ہوا بلکہ حرکت کو حذف کیا۔ پھر التقائے ساکنین سے واؤ گر گئی۔

۳۔ یَدْعُوْ دراصل یَدْعُوُ تھا۔ واؤ لام کلمہ میں واقعہ ہے اور مضموم بھی ہے لیکن ماقبل مکسور اور بعد میں واؤ مدہ نہ ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہ کیا گیا۔ بلکہ حرکت کو حذف کیا گیا۔

۴۔ بِتَرَامِیْ دراصل بِتَرَامُیٌ تھا۔ یار اگرچہ لام کلمہ کے مقابلہ میں واقعہ ہے لیکن ماقبل مکسور اور مابعد مدہ نہیں ہے۔ اب اسم متمکن کے آخر میں یار واقع ہوئی۔ ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کریں گے۔ یار کی حرکت کو حذف کر دیں گے۔ اب التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک یار گرا دی۔ بِتَرَامٍ ہو گیا۔

۵۔ تَرْمِیْنَ دراصل تَرْمِیِیْنَ تھا۔ یار مکسورہ لام کلمہ میں واقع ہے۔ مابعد یائے مدہ بھی ہے۔ لیکن ماقبل مضموم نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔ بلکہ یار کی حرکت کو حذف کریں گے۔ اب التقائے ساکنین کی وجہ سے ایک یار گر گئی۔

۶۔ بِرَامِیْ دراصل بِرَامِیِ تھا۔ یار مکسورہ اگرچہ لام کے مقابلہ میں واقع ہے۔ ماقبل مکسور بھی ہے۔ لیکن مابعد یار مدہ نہیں۔ لہٰذا اس کی حرکت کو گرا دیا۔

Marfat.com

احترازی مثالیں:

لَنْ یَدْعُوَ اور لَنْ یَرْمِیَ میں قانون مذکورہ اس لیے جاری نہ کریں گے۔ کہ شرط یہ تھی۔ کہ واؤ اور یاء مضموم یا مکسور ہوں۔ لیکن یہاں مفتوح ہیں۔ بِوُعَادٍ میں واؤ چونکہ لام کلمہ میں نہیں اس لیے قانون جاری نہ ہوا۔ اسی طرح عَصَوٌّ اور رَحِیٌّ میں قانون اس لیے جاری نہ ہوا۔ کہ یہ دونوں اگرچہ مضموم ہیں لیکن ان کا ماقبل مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہے۔

شرائط مذکورہ قانون کی ایک شرط یہ ہے۔ کہ واؤ اور یاء ہمزہ سے بطریقہ جواز تبدیل شدہ نہ ہو۔ اور نہ ہی ان کا ضمہ، کسرہ ہمزہ سے منقول ہو۔ لہذا قَارِئٌ جو اصل میں قَارِءٌ تھا۔ اس میں ہمزہ کو جوازی طریقہ سے یاء سے بدلا گیا۔ لہذا اس کی حرکت حذف نہیں کی جائے گی۔ اور اگر واؤ یا ہمزہ سے وجوبی طور پر بدل ہوئی ہوں۔ تو قانون جاری ہوگا۔ جیسا کہ جَاءِءٌ میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ جَاءِیٌ ہوگیا۔ اب اس یاء کی حرکت کو حذف کریں گے۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ اور تنوین ہمزہ کے ساتھ آملی۔ جَاءٍ ہوگیا۔ واؤ اور یاء کا ضمہ یا کسرہ ہمزہ سے منقول نہ ہو۔ اس کی مثال یَجِیْئُوْنَ اور یَسُوْءُوْنَ ہے۔ دونوں میں ہمزہ کا ضمہ ماقبل کی طرف منتقل کیا گیا۔ ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ یَجِیُوْنَ اور یَسُوُوْنَ ہوگیا۔ ان میں واؤ یاء مضموم مقابلہ لام کلمہ میں واقعہ ہے۔ ماقبل بھی مضموم و مکسور ہے۔ واؤ اور یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ بھی

نہیں۔ لیکن قانون پھر بھی جاری نہ ہوا۔ کیونکہ ان کا ضمہ کسرہ اپنا نہ تھا۔ بلکہ ہمزہ سے نقل ہو کر آیا تھا۔

قانون نمبر ۵ جو واؤ تیسری جگہ واقع ہوتے ہوئے پھر آگے بڑھ جائے یعنی چوتھی جگہ چلی جائے۔ اور اس کی ماقبل حرکت اس کے مخالف ہو۔ اس واؤ کو یاء سے وجوبی طور پر تبدیل کر دیتے ہیں۔

حاصل قانون

جو واؤ تیسری جگہ واقع ہو۔ جب تیسری جگہ سے آگے بڑھ جائے یعنی چوتھی پانچویں یا چھٹی جگہ چلی جائے۔ لیکن اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو۔ تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ جیسا کہ یُدْعَوَانِ کہ اس میں واؤ چوتھی جگہ آئی ہے حالانکہ اصل میں یہ واؤ دَعَوَ میں تیسری جگہ تھی۔ اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف بھی ہے۔ لہذا اسے یاء سے تبدیل کر کے یُدْعَیَانِ پڑھنا واجب ہے، اسی طرح اِدَّعَا اور اِسْتَدْعَا میں بھی اصل میں اِدَّعَوَ اور اِسْتَدْعَوَ تھے۔ اس واؤ کو یاء سے تبدیل کیا۔ کیونکہ یہ تیسری جگہ سے چوتھی اور چھٹی جگہ آگئی ہے۔ اِدَّعَیَ اور اِسْتَدْعَیَ ہو گیا۔ اب واؤ یا متحرک ماقبل مفتوح کا قانون لگا کر اسے الف سے تبدیل کیا۔ اِدَّعَا اور اِسْتَدْعَا ہو گیا۔

احترازی مثالیں: یَدْعُوْ میں جو در اصل یَدْعُوُ تھا۔ ماقبل واؤ کی

حرکت مخالف نہ ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہ ہوا۔ مَدْعُوٌّ جو اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔ اگرچہ واؤ تیسری جگہ سے آگے پانچویں جگہ آگئی۔ لیکن ماقبل سکون ہے۔ اور ہم نے ماقبل حرکت مخالف کی شرط لگائی تھی۔ لہٰذا یہ قانون یہاں جاری نہ ہوگا۔

قانون نمبر ۵۱

ناقص کی جمع اگر فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو تو اس کے فاء کلمہ کو وجوبی طور پر ضمہ دیتے ہیں۔

حاصل قانون

ہر جمع ناقص جو فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ اس کے فاء کلمہ کو وجوبی طور پر ضمہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ دُعَاۃٌ جو اصل میں دَعَوَۃٌ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واؤ کو الف سے تبدیل کیا۔ دَعَاۃٌ ہو گیا۔ اس قانون کے تحت فاء کلمہ کو ضمہ دیا۔ دُعَاۃٌ ہو گیا۔

احترازی مثال:

ضَرَبَۃٌ اگرچہ فَعَلَۃٌ کا وزن ہے۔ لیکن جمع ناقص نہیں۔ اس لیے مذکورہ قانون جاری نہیں ہوگا۔

قانون نمبر ۵۲

ہر وہ واؤ لازم جو ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ اور اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو۔ اس کا ماقبل مضموم یا واؤ مدہ زائدہ ہو۔ جمع بناتے وقت اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

Marfat.com

لیکن مفرد میں واؤ مدہ زائدہ کی صورت میں وجوبی تعلیل نہیں جاری ہوگی۔ جب تک کہ اس کے ماقبل ایک اور واؤ متحرک نہ ہو۔

حصل قانون

جو واؤ لازم ہو۔ ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو۔ اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو۔ اور اس کا ماقبل مضموم یا واؤ مدہ زائدہ ہو۔ اس کو یاء سے وجوبی طور پر بدلتے ہیں۔ لیکن اگر جمع میں واقع ہو۔ تو ماقبل اس کا مضموم یا واؤ مدہ زائدہ دونوں صورتوں میں اسے یاء سے بدلنا واجب ہے۔ اور اگر مفرد میں واقع ہو تو پھر ماقبل مضموم ہونے کی صورت میں یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور اگر ماقبل واؤ مدہ زائدہ ہے۔ تو مذکورہ تبدیلی جوازی ہوگی۔ ہاں اگر واؤ مدہ زائدہ سے پہلے کوئی اور واؤ متحرک ہو۔ تو اس واؤ کو مفرد میں بھی یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

مثالیں ملاحظہ ہوں:

۱۔ دِعِیٌّ دراصل دُعُوْوٌ تھا۔ واؤ جمع میں واقع ہے۔ ماقبل واؤ مدہ بھی ہے اسم متمکن کے آخر میں بھی واقع ہے۔ اب اس واؤ کو یاء سے تبدیل کیا۔ دُعُوْیٌ ہو گیا۔ اب واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہیں۔ ان میں سے پہلی ساکن بھی ہے تو اجوف کے قانون کے مطابق واؤ کو یاء سے تبدیل کیا۔ اور پھر یاء کو یاء میں ادغام کیا۔ دُعِیٌّ ہو گیا۔ اب یاء مشدد آخر اسم متمکن میں

Marfat.com

واقع ہوئی۔ اس کے ماقبل دو حرف مضموم ہیں۔ تو پہلے کی حرکت کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ دُعِیٌّ ہو گیا۔ اب فا کلمہ یعنی دال کی حرکت کو کسرہ سے تبدیل کرنا جوازی ہے۔ لہٰذا دُعِیٌّ کو دِعِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ اَدْلٍ جو اصل میں اَدْلُوٌ تھا۔ یہ دَلْوٌ کی جمع ہے۔ یہ واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقع اس کا ماقبل مضموم ہے۔ لہٰذا اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہوا۔ اَدْلُیٌ ہو گیا۔ اب یا مخفف اسم متمکن کے آخر میں واقع ہے۔ اس کا ماقبل مضموم ہے۔ تو ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔ اَدْلِیٌ ہو گیا۔ اب یا مضموم ماقبل کسرہ اور بعد میں یاء مدہ نہ ہونے کی وجہ سے حرکت کو گرا دیا۔ اَدْلِیْنْ ہوا۔ اب التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرایا۔ اَدْلٍ ہو گیا۔

۳۔ تَبَنٍّ دراصل تَبَنُّوٌ تھا۔ واؤ اسم متمکن مفرد کے آخر میں واقع ہے۔ اس کا ماقبل مضموم ہے۔ اس واؤ کو یاء سے تبدیل کیا۔ تَبَنُّیٌ ہو گیا۔ اب یاء مخفف اسم متمکن کے آخر میں واقع ہے۔ اور ماقبل مکسور ہے۔ لیکن بعد میں واؤ مدہ نہیں۔ لہٰذا حرکت کو گرا دیا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے تَبَنٍّ رہ گیا۔

۴۔ مَدْعِیٌّ دراصل مَدْعُوْوٌ تھا۔ واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقع اور اس کا ماقبل واؤ مدہ ہے۔ اس واؤ کو جوازاً یاء سے تبدیل کیا۔ مَدْعُوْیٌ ہو گیا۔ اب سابقہ تعلیل کے مطابق مَدْعُیٌّ اور پھر مَدْعِیٌّ ہو گیا۔ اس صورت میں اگر واؤ مدہ سے پہلے کوئی اور واؤ متحرک ہو۔ تو اس کی مثال مَقْوِیٌّ ہو گی۔ یہ

اصل میں مَقْوُوْوٌ تھا۔ واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقع ماقبل واؤ مدہ اور اس سے پہلے واؤ متحرک مضموم ہے۔ لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہوا۔ مَقْوُوْيٌ ہوگیا۔ پھر سابقہ تعلیل کے مطابق مَقْوِيٌّ ہوگیا۔

احترازی مثالیں:

ذُوْ میں اگرچہ واؤ اسم متمکن کے آخر میں ہے۔ اور ماقبل مضموم بھی ہے۔ لیکن یہ واؤ لازم نہیں۔ کیونکہ ذُوْ لازم الاضافت ہے۔ اور بوقت اضافت واؤ حذف ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بوجہ غیر لازم ہونے کے اس میں مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔

کُفُوًا جو اصل میں کُفُؤًا تھا۔ یہ واؤ چونکہ ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے۔ اس لیے مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔

یَدْعُوْ میں قانون جاری نہ کریں گے۔ کیونکہ یہ واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقع نہیں۔ بلکہ فعل میں واقع ہے۔

هُوَ میں بھی قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اسم متمکن نہیں بلکہ غیر متمکن ہے۔

قُوُوْلٌ میں درمیان میں واقع ہونے کی وجہ سے مذکورہ قانون جاری نہ ہوگا۔

عَصْوٌ میں ماقبل مدہ بھی نہیں۔ اور نہ ہی ماقبل مضموم۔ لہٰذا شرائط مفقود ہونے کی وجہ سے مذکورہ قانون جاری نہ ہوا۔

Marfat.com

قانون ۵۳

جو یاء مشدد یا مخفف اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو۔ اگر اس کے ماقبل ایک حرف مضموم ہو۔ تو اس کے ضمّہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ اگر دو حرف مضموم ہوں۔ تو ساتھ والے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب اور دوسرے کو جائز ہے

حاصل قانون

ہر یاء مشدد یا مخفف اگر اسم متمکن کے آخر میں آجائے۔ پھر اس کے ماقبل اگر ایک حرف مضموم ہے۔ تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے اور اگر دو حرف مضموم ہوں۔ تو یاء کے ساتھ متصل ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب اور اس سے پہلے کو کسرہ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

یائے مشدّد کے ماقبل ایک حرف مضموم کی مثال:

مَرْمُيٌّ دراصل مَرْمُوْيٌ تھا۔ واؤ یاء جمع ہوئیں۔ واؤ کو یاء سے بدلا۔ اور پھر باہم ادغام کیا مَرْمِيٌّ ہوگیا۔ اب یہ یاء مشدّد اسم متمکن کے آخر میں واقع ہے۔ اور اس کا ماقبل ایک حرف مضموم ہے۔ فلہذا ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرکے مَرْمِيٌّ پڑھنا واجب ہے۔

یائے مشدد سے پہلے دو حرف مضموم کی مثال:

دِعِيٌّ اصل میں دُعُوْوٌ تھا۔ سابقہ تعلیل کے ساتھ دُعُيٌّ بنا۔ مذکورہ قانون کے مطابق دُعِيٌّ پڑھنا واجب اور دِعِيٌّ پڑھنا جائز ہے۔

Marfat.com

یائے مخفف اور اس کے ماقبل ایک حرف مضموم کی مثال

تَبَنٍّ دراصل تَبَنُّوٌ تھا۔ سابقہ تعلیل کے ساتھ تَبَنِّیٌ ہوا۔ پھر مذکورہ قانون کے تحت التقائے ساکنین کی وجہ سے ساکنین میں سے ایک کو گرانے کے بعد تَبَنٍّ ہوگیا۔

یاءِ مخفف اور ماقبل دو حرف مضموم کی مثال:

دُخِیٌّ دراصل دُخُوٌّ تھا۔ واؤ اسم متمکن کے آخر میں واقعہ اور ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے اُسے یاء سے تبدیل کیا۔ دُخُیٌّ ہوگیا۔ اب مذکورہ قانون کے تحت یاءِ مخفف اسم متمکن کے آخر میں ہے۔ اور اس کے ماقبل دو حرف مضموم ہیں۔ لہذا ساتھ والے کو کسرہ سے تبدیل کیا۔ دُخِیٌّ رہ گیا۔ اور اگر پہلے کو بھی جوازی قانون کے تحت کسرہ میں تبدیل کریں۔ تو دِخِیٌّ ہوجائے گا۔ اب یاءِ مضموم ماقبل کسرہ کی وجہ سے بشرطیکہ بعد میں واؤ مدہ نہ ہو۔ حرکت کو گرادیا۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء گرگئی۔ دِخٍ رہ گیا۔

قانون نمبر ۵۴ جو یاءِ غیر منصرف میں رفعی یا جری حالت میں واقع ہو۔ اس کو حذف کرکے اس کے عوض تنوین لانا واجب ہے۔

حاصل قانون ہر یاء جو اسم غیر منصرف میں واقع ہے۔ تو اُسے حالت رفعی اور جری میں حذف کردیتے ہیں۔ اور اس کے عوض تنوین لانا واجب ہوجاتا ہے۔

Marfat.com

جیسا کہ دَوَاعٍ اور رَوَامٍ جو دراصل دَوَاعِیُ اور رَوَامِیُ تھے۔ یہاں یاء کو حذف کرکے ان کی جگہ تنوین لاکر دَوَاعٍ اور رَوَامٍ پڑھنا واجب ہے۔

احترازی مثالیں:

مُبَایِعٌ میں قانون جاری نہ کریں گے۔ کیونکہ اس میں یاء درمیان میں واقع ہوئی ہے۔

رَأَیْتُ صَحَارِیَ میں قانون جاری نہ ہوا۔ کیونکہ یہاں صَحَارِیَ حالت نصبی میں واقع ہے۔ اور ہم نے رفعی اور جری حالت میں قانون جاری ہونا کہا تھا۔

قانون نمبر ۵۵

فعل مضارع کے آخر میں اگر حرف علت آجائے۔ تو جزم دینے والے عامل اور امر حاضر معلوم بناتے وقت اُسے گرانا واجب ہے اور وقف کی حالت میں گرانا جائز ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لاحق ہو یا نون تاکید آجائے تو مذکورہ حرف علت کا واپس آجانا واجب ہے۔

حاصل قانون

ہر حرف علت جو فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو۔ جب اس فعل مضارع پر کوئی جازم آجائے گا تو وہ حرفِ علت وجوبًا گر جائے گا۔ اسی طرح جب اس سے امر حاضر معلوم بنائیں گے۔ تب بھی وہ حرف علت گرانا واجب ہے۔ جیسا کہ یَدْعُوْ پر جب حرف جازم لَمْ داخل کیا۔ تو لَمْ

يَدْعُ رِہ جائے گا۔ اسی طرح تَدْعُوْ سے جب امر حاضر معلوم بنایا تا علامتِ مضارع گرائی۔ ابتدا میں ہمزہ وصلی مضموم لایا گیا۔ اور آخر سے حرفِ علت واوُ گرادی۔ اُدْعُ پڑھنا واجب ہوا۔

اور اگر اس کے ساتھ ضمیر فاعل یا نون تاکید مل جائے۔ تو وہ گرا ہوا حرف واپس آجائے گا۔ جیسا کہ اُدْعُوَا اور اُدْعُوَنَّ پہلے صیغہ میں واحد امر حاضر معلوم کا صیغہ بناتے وقت واؤ گرادی تھی اب جبکہ الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل کو ساتھ ملایا۔ تو واؤ واپس آگئی۔ دوسرے صیغہ میں نون تاکید ثقیلہ داخل کیا گیا۔ تو واؤ پھر واپس آگئی۔ ان دونوں مثالوں میں حالت وقف میں حرف علت کا گرانا جائز ہے۔ جیسا کہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ۔ دراصل يَسْرِيْ تھا۔ جب وقف کیا تو یاء گر گئی۔

نوٹ:

یاد رہے کہ صاحب بھترال نے اس قانون میں دو مزید شرائط کا اضافہ کیا۔ ایک یہ کہ مذکورہ حرف علت ساکن ہو۔ اور دوسری یہ کہ وہ ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ لہذا۔ لَنْ يَدْعُوَ میں قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ اس میں حرف علت ساکن نہیں ہے۔ اسی طرح يَجْرُوْ میں بھی قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اصل میں يَجْرُؤُ تھا۔ یہ واؤ ہمزہ سے تبدیل شدہ تھی۔

قانون نمبر ۵۶ جس جگہ التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہو اور ان میں پہلا ساکن غیر مدّہ واؤ جمع ہو۔ تو اس کو اغلب طور پر حرکت ضمہ دیتے ہیں۔

Marfat.com

اور اگر پہلا ساکن غیر مدہ یائے وحدت ہو۔ تو اُسے وجوبی طور پر حرکت کسرہ دیتے ہیں۔

حاصل قانون

جہاں التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو۔ اور ان میں سے پہلا ساکن غیر مدہ واؤ جمع ہو۔ تو اس وقت واؤ مذکورہ کو غالب طور پر حرکت ضمہ دی جاتی ہے۔ جیسا کہ لِتَدْعَوُنَّ کہ اصل میں لِتَدْعَوْا تھا۔ نون ثقیلہ لگایا۔ لِتَدْعَوْنَّ ہو گیا۔ اب پہلا ساکن مدہ بھی نہیں اور کلمہ بھی ایک نہیں۔ اس لیے التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہوا۔ اب واؤ کو حرکت ضمہ غالباً دے کر لِتَدْعَوُنَّ پڑھیں گے۔ اور اگر پہلا ساکن یائے وحدت ہو تو اس کو کسرہ دینا واجب ہے۔ جیسا کہ لِتَدْعَیِنَّ جو اصل میں لِتَدْعَیْ تھا۔ نون ثقیلہ ملایا تو لِتَدْعَیْنَّ ہوا۔ اس میں پہلا ساکن یائے وحدت ہے۔ لہٰذا اس کو وجوباً حرکت کسرہ دے کر لِتَدْعَیِنَّ پڑھیں گے۔

احترازی مثالیں:

اِضْرِبُنَّ دراصل اِضْرِبُوْا تھا۔ نون ثقیلہ ملایا۔ اِضْرِبُوْنَّ ہو گیا۔ اس میں قانون اغلبی جاری نہ کریں گے۔ کیونکہ ہم نے کہا تھا کہ پہلا ساکن واؤ مدہ جمع کے لیے نہ ہو۔ اور یہاں واؤ مدہ جمع کے لیے ہے۔ لَوِاسْتَطَعْنَا جو اصل میں اِسْتَطَعْنَا تھا۔ ہمزہ وصلی درمیان سے گر گیا۔ اب واؤ اور سین کے درمیان التقائے ساکنین ہوا۔ پہلا ساکن واؤ مدہ بھی نہیں ہے۔ لیکن قانون

جاری نہ ہوا۔ کیونکہ ہم نے کہا تھا۔ کہ پہلا ساکن غیر مدہ اور واؤ جمع ہو۔ اور یہ واؤ جمع کی نہیں۔

قانون نمبر ۵۷

فُعْلیٰ اسمی میں لام کلمہ کے مقابلہ میں واقع واؤ وجوبی طور پر یاء ہو جاتی ہے۔ اور فَعْلیٰ اسمی میں اس کا عکس۔

حاصل قانون

ہر وہ اسم کہ جس کا وزن فُعْلیٰ ہو۔ اگر اس کے لام کلمہ میں واؤ آ جائے۔ تو اُسے یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیساکہ دُنْیَا جو اصل میں دُعْویٰ تھا۔ اس میں واؤ لام کلمہ میں اور وزن فُعْلیٰ ہے۔ لہذا اس واؤ کو یاء کرنا واجب ہے۔ اور اگر واؤ کی جگہ یا واقعہ ہو۔ لیکن وہ اسم بروزن فَعْلیٰ ہو۔ تو اس یاء کو واؤ میں تبدیل کرنا واجب ہوگا۔ جیساکہ تَقْوٰی کہ اصل میں تَقْیَا تھا۔ دونوں شرائط موجود ہیں۔ لہذا اس یاء کو واؤ سے تبدیل کر کے تقوٰے پڑھیں گے۔

احترازی مثالیں:

وُعْدٰی اور قُوْلیٰ اگرچہ بروزن فُعْلیٰ ہیں۔ لیکن ان میں واؤ لام کلمہ کی بجائے فاء اور عین کلمہ کے مقابل آئی ہے۔ اس لیے قانون مذکورہ جاری نہ ہوگا۔

غُزْوٰی میں واؤ اگرچہ لام کلمہ میں واقع ہوئی۔ وزن بھی فُعْلیٰ ہے

Marfat.com

لیکن یہ فُعْلیٰ صفتی ہے اسمی نہیں ۔لہذا قانون جاری نہ ہوگا۔

صَدْیٰ کا اگرچہ وزن فَعْلیٰ ہے اور یاء لام کلمہ میں بھی واقعہ ہے۔

لیکن یہ فَعْلیٰ صفتی ہونے کی وجہ سے قانون کے تحت نہ آسکا۔

(صَدْیٰ پیاسی عورت کو کہا جاتا ہے۔)

قانون نمبر ۵۸

فعل کے آخر میں اور ضمہ کے بعد اگر یاء واقعہ ہو۔ تو وہ وجوباً واؤ ہو جائے گی۔

حاصل قانون

ہر یاء جو کسی فعل کے آخر میں واقع ہو۔ اور اس کا ماقبل مضموم ہو۔ اس یاء کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ رَخُوَ جو اصل میں رَخُیَ تھا۔ اسی طرح رَمُوَ جو اصل میں رَمُیَ تھا۔

احترازی مثالیں:

بُیِعَ میں اگرچہ یاء کا ماقبل مضموم ہے۔ لیکن یاء فعل کے آخر میں نہیں لہذا قانون جاری نہ ہوا۔

تَرَامُیٌ اصل میں تَرَامُیٌ تھا۔ اس میں اگرچہ یاء آخر میں واقعہ اور ماقبل مضموم بھی ہے۔ پھر بھی قانون جاری نہ کریں گے۔ کیونکہ ہم نے فعل کے آخر میں واقع ہونا کہا تھا۔ اور یہ اسم کے آخر میں ہے۔

رُمِیَ میں قانون اس لیے جاری نہ ہوا۔ کہ اس یاء کا ماقبل مضموم نہیں

قانون نمبر ۵۹ جو ہمزہ الف مفاعل کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہو۔ اور مفرد میں یاء سے پہلے نہ ہو۔ اس ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے تبدیل کرنا واجب ہے اور اگر مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واؤ واقع ہو۔ تو اس ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ لیکن اشیاء کی جمع اَشَاوِیٰ اور هَدِيَّةٌ کی جمع هَدَاوِیٰ شاذ ہے۔

حاصل قانون ہر ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد واقع ہو۔ اور یاء سے پہلے ہو لیکن اس کے مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے نہ ہو۔ اس ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسا کہ رَخَاءِیُ جمع رَخِيَّةٌ اور خَطَاءِیُ جمع خَطِيْئَةٌ ، ان دونوں میں ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہے۔ اور یاء سے پہلے بھی ہے۔ اور ان کے مفرد میں یاء سے قبل بھی نہیں۔ تو اس کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ اب رَخَایِیُ اور خَطَایِیُ ہو گیا۔ اب یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہو گئی، رَخَایَا اور خَطَایَا ہو گیا۔ قانون کی دوسری شق کی مثال اَدَاءِیُ جمع اَدَاوَةٌ اور هَرَاءِیُ جمع هَرَاوَةٌ ہے۔ ان میں ہمزہ الف مفاعل کے بعد اور یاء سے قبل ہے۔ اور مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واقع ہے۔ لہذا اس کو واؤ مفتوحہ سے بدلا۔ اَدَاوَیُ اور هَرَاوَیُ ہو گیا۔ اور واؤ یاء متحرک کو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف میں تبدیل کیا۔ اَدَاوَیٰ اور هَرَاوَیٰ ہو گیا۔

Marfat.com

اعتراض:

اَشْیَاءُ کی جمع اَشَاءِیُ اور ھَدِیْئَۃٌ کی جمع ھَدَاءِیُ آتی ہے۔ حالانکہ ان دونوں میں ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہے۔ اور مفرد میں یاء سے پہلے بھی نہیں۔ تو اسے مذکورہ قانون کے مطابق یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب تھا۔ انہیں اَشَایِیُ اور ھَدَایِیُ بنا کر پھر یاء کو الف سے تبدیل کر کے اَشَایَا اور ھَدَایَا پڑھا جاتا لیکن ایسا نہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:

قانون مذکورہ کے مطابق واقعی انہیں اَشَایَا اور ھَدَایَا پڑھنا واجب ہے لیکن واؤ مفتوحہ کے ساتھ تبدیل کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اور یہ خلاف قانون ہونے کی وجہ سے شاذ ہے۔

احترازی مثال:

شَرَائِفُ جمع شَرِیْفَۃٌ میں قانون جاری نہ ہوگا۔ اگرچہ ہمزہ الف مفاعل کے بعد واقع ہے۔ کیونکہ ہم نے کہا تھا کہ یاء سے قبل واقع ہو۔ اور یہ شرط یہاں نہیں پائی جاتی۔ جَوَاءِیُ جمع جَائِیَۃٌ میں بھی مذکورہ قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم نے کہا تھا۔ کہ مفرد میں ہمزہ یاء سے پہلے نہ ہو۔ اور یہاں یاء سے پہلے واقع ہوا ہے۔

Marfat.com

قانون نمبر ۶۰ جس کلمہ میں تین یار جمع ہو جائیں۔ اور ان میں سے پہلی دوسری میں مدغم ہو۔ اور تیسری یار لام کلمہ کے مقابل واقع ہو۔ تو اس تیسری یار کو نسیًا منسیًا حذف کر دیتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ فعل یا قائم مقام فعل میں واقع نہ ہو۔

حاصل قانون ایک کلمہ میں تین مرتبہ یار لگاتار آئے۔ اور پہلی یار دوسری میں مدغم بھی ہو اور تیسری یار لام کلمہ کے مقابل واقع ہو۔ تو اس تیسری کو نسیًا منسیًا حذف کر دیتے ہیں لیکن اس حذف کی شرط یہ ہے۔ کہ فعل یا جاری مجرای فعل میں واقع نہ ہو۔ جیسا کہ رُخَيٌّ اور رُخَيَّةٌ جو اصل میں رُخَيِّوٌ اور رُخَيِّوَةٌ تھا۔ اب واؤ لام کلمہ میں واقعہ اور ماقبل مکسور ہے۔ تو اس واؤ کو یار سے تبدیل کیا۔ اب تین یار اکٹھی ہو گئیں۔ اور پہلی دوسری میں مدغم اور تیسری لام کلمہ میں واقع بھی ہے۔ فعل اور قائم مقام فعل میں بھی نہیں۔ اس لیے تیسری کو نسیًا منسیًا حذف کر دیا۔ رُخَيٌّ اور رُخَيَّةٌ ہو گیا۔

احترازی مثالیں:

ظُبَيِّيٌّ میں اگرچہ تین یا ہیں۔ لیکن دوسری کا تیسری میں ادغام ہے، حالانکہ ہم نے کہا تھا۔ کہ پہلی کا دوسری میں ادغام ہو۔ لہٰذا اس میں قانون جاری نہ ہو گا۔

مُقَيِّيلٌ اور مُقَيِّيلَةٌ میں اگرچہ پہلی یار دوسری میں مدغم ہے۔ لیکن

Marfat.com

تیسری یاء لام کلمہ کے مقابل میں واقع نہیں۔ اسی لیے اس میں مذکورہ قانون جاری نہ ہوگا۔

یُحَیِّیْ جو اصل میں یُحَیِّیُ تھا۔ اس میں بھی مذکورہ قانون جاری نہیں کریں گے کیونکہ یہ فعل میں ہے۔ اور ہم نے فعل یا قائم مقام فعل میں واقع نہ ہونے کی شرط لگائی تھی۔ قائم مقام فعل کی مثال مُحَیٍّ ہے۔ اصل میں مُحَیِّیٌ تھا۔

قانون نمبر ۶۱

جو واؤ اور یاء تائے تانیث سے پہلے یا زیادتی فعلان سے پہلے واقع ہو۔ اور اس کا ماقبل واؤ مضموم ہو۔ تو ماقبل ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر غیر واؤ ہو تو اس یاء کو واؤ سے وجوبًا بدلتے ہیں۔ اور واؤ کو اپنے حال پہ چھوڑتے ہیں۔

حاصل قانون

ہر واؤ اور یاء جو تائے تانیث اور زیادتی فَعُلَانِ کے پہلے واقع ہو۔ اور اس واؤ یاء کا ماقبل واؤ مضموم ہو۔ تو ضمہ ماقبل کو وجوبی طور پر کسرہ سے تبدیل کرتے ہیں۔ جیسا کہ قَوِیَۃٌ قَوِیَانِ اور طَوِیَۃٌ وَطَوِیَانِ جو اصل میں قَوُوَۃٌ اور قَوُوَانِ اور طَوُیَۃٌ طَوُیَانِ تھے۔ ان میں واؤ اور یاء زیادتی فَعُلَانِ اور تائے تانیث سے پہلے واقع ہے۔ اور ان کا ماقبل مضموم بھی ہے۔ لہٰذا ضمہ کو وجوبی طور پر یہ کسرہ سے تبدیل کیا۔ اور اگر اس واؤ اور یاء کا ماقبل واؤ مضموم نہ ہو۔ بلکہ کوئی اور حرف مضموم ہو۔ تو اس وقت اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے اور واؤ کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے۔ جیسا کہ رُمُوَۃٌ رُمُوَانِ جو دراصل رُمُیَۃٌ اور

Marfat.com

دُمِیَانِ تھے۔ اس یاء کو واؤ سے بدلا۔ دَمَوَۃٌ اور دَمَوَانِ ہو گیا۔ اور واؤ کی مثال دَخُوَۃٌ دَخُوَانِ ہے۔ ان دونوں لفظوں میں واؤ تائے تانیث اور زیادتی فعلان سے پہلے واقع ہے لیکن ان کے ماقبل واؤ مضموم نہیں۔ بلکہ خاء مضموم ہے لہٰذا یہ واؤ اپنے حال پر رہے گی۔

☆

Marfat.com

شرح قوانین مہموز

قانون نمبر ۶۲

ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ اس کا ماقبل بھی ہمزہ متحرک ہو جو دوسرے کلمہ میں ہو۔ یا ماقبل غیر ہمزہ متحرک ہو مطلقًا۔ تو اس ساکن ہمزہ کو ماقبل حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل کرنا جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ وہاں تحریک کا کوئی باعث نہ ہو۔

حاصل قانون

ہر ہمزہ ساکن کہ اس کا ماقبل متحرک ہو۔ وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ یا تو اس سے پہلا متحرک ہمزہ ہوگا۔ یا کوئی اور حرف۔ اگر ہمزہ ہے تو پھر شرط یہ ہے۔ کہ وہ دوسرے کلمہ میں ہو۔ اور اگر کوئی دوسرا حرف ہے۔ تو وہ عام ہے کہ اسی کلمہ میں واقع ہو۔ یا دوسرے کلمہ میں۔ ان تینوں صورتوں میں ہمزہ ساکن مظہر کو ماقبل حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل کرنا جائز ہے۔

پہلی مثال: یَقْرَءُ اِءْذِنْ‌ا سے یَقْرَءُ وْذِنْ پڑھنا جائز ہے۔

Marfat.com

دوسری مثال اِلَی الْھُدَی اُئْتِنَا جو اصل میں اِلَی الْھُدَی اِءْ تِنَا تھا۔ ہمزہ وصلی گر گیا۔ اسے اِلَی الْھُدَی ائْتِنَا پڑھنا جائز ہے۔

تیسری مثال یَأْخُذُ کو یَاخُذُ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی مثالیں:

سَءَالَ میں ہمزہ کو ماقبل حرکت فتحہ کے مطابق الف میں تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ مذکورہ قانون کے لیے ہمزہ کا ساکن ہونا شرط تھا۔ یہاں متحرک ہے اسی طرح سَءّٰلَ میں بھی قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ اس میں اگرچہ ہمزہ ساکن ہے لیکن مظہر کی بجائے مدغم ہے۔ اور ہم نے مظہر کی قید لگائی تھی۔

اَءْمَنَ میں یہ قانون جوازی طور پر جاری نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم نے کہا تھا۔ کہ ہمزہ ساکن مظہر سے پہلے کوئی ہمزہ آجائے۔ تو وہ دوسرے کلمہ میں ہونا چاہیے یہاں دونوں ایک ہی کلمہ میں آئے ہیں۔ اس جگہ یہ قانون وجوباً جاری ہوگا۔

اَءُمُّ جو اصل میں اَءْمُمُ تھا۔ میں قانون جاری اس لیے نہیں کریں گے۔ کہ یہاں باعث تحریک موجود ہے۔ کیونکہ ہمزہ ساکن کے بعد ایک جنس کے دو حرف موجود ہیں جن کا ادغام بھی ضروری ہے۔ ادغام کے لیے پہلے کی حرکت کو دور کیا جائے گا۔ یا اس کی حرکت، ماقبل ہمزہ کی طرف منتقل کر دی جائے گی۔ لہذا ادغام کے بعد اسے اَءُمُّ پڑھیں گے۔

Marfat.com

قانون نمبر ۶۳

ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ اس کے ماقبل ایک اور ہمزہ متحرک اسی کلمہ میں واقع ہو۔ تو اس ساکن ہمزہ کو ماقبل حرکت کے موافق حرفِ علت میں تبدیل کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ باعث تحریک موجود نہ ہو۔

حاصل قانون

ایسا ساکن ہمزہ مظہر کہ اسی کلمہ میں اُس سے پہلے ایک اور ہمزہ متحرک موجود ہو۔ تو اس ساکن ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل کرنا واجب ہے۔ لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے۔ کہ اس ہمزہ کی تحریک کا سبب نہ ہو۔ جیساکہ اٰمَنَ جو اصل میں اَءْمَنَ تھا۔ اس میں ہمزہ ساکن مظہر بھی ہے۔ اس کے ماقبل ہمزہ متحرک بھی ہے۔ کلمہ بھی ایک ہے اور باعث تحریک بھی کوئی نہیں۔ اس لیے اِسے اٰمَنَ پڑھنا واجب ہے۔

احترازی مثالیں:

جَاءِ ئٌ میں ہمزہ ساکن نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ قانون جاری نہ ہوا اسی طرح اُءِ بّیَ میں بوجہ ہمزہ مدغم ہونے کے قانون جاری نہ کیا گیا۔ یَأْخُذُ میں یہ وجوبی قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ اس میں واقع ہمزہ ساکن مظہر سے پہلے کوئی دوسرا متحرک ہمزہ اسی کلمہ میں نہیں ہے۔ یَقُوْ مُ اءْ ذِ نْ میں قانون وجوبًا جاری نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہاں ہمزہ متحرک دوسرے کلمہ میں واقع ہے۔ اَءُمٌّ جو اصل میں اَءْ مُ مُ تھا۔ میں بھی قانون جاری نہ کیا گیا۔ کیونکہ یہاں باعث تحریک

Marfat.com

موجود ہے۔ جس کی تفصیل پچھلے قانون میں گزر چکی ہے۔

نوٹ:

مذکورہ دونوں قوانین کے لیے یہ کلیہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ایک ہی کلمہ میں دو ہمزہ اکٹھے ہو جائیں۔ اور باعث تحریک نہ ہو۔ تو دوسرے ساکن منظر کو ماقبل حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور اگر ایک ہی ہمزہ ہو۔ تو پھر مطلقاً اُسے باعث تحریک نہ ہوتے وقت ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل کرنا جائز ہے۔

قانون نمبر ٦٤ ہر ہمزہ مفتوح کہ اُس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ اگر ماقبل ہمزہ ہو تو دوسرے کلمہ میں ہو۔ اور اگر غیر ہمزہ ہو تو مطلقاً کہیں بھی واقع ہو۔ ایسے مفتوح ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل کرنا جائز ہے۔

حاصل قانون ایسا ہمزہ کہ خود مفتوح ہو۔ اس کا ماقبل دیکھیں گے۔ کہ وہ مضموم ہے یا مکسور۔ پھر ماقبل میں واقع مضموم یا مکسور ہمزہ ہے یا کوئی اور حرف۔ اگر ہمزہ ہے تو وہ دوسرے کلمہ میں واقع ہو۔ اب اُس ہمزہ مفتوح کو ماقبل حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ یَقْرَءُ اَبُوْكَ کو یَقْرَءُ وُبُوْكَ پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر ماقبل مضموم یا مکسور حرف ہمزہ نہیں بلکہ غیر ہمزہ ہے تو پھر اُسی کلمہ میں ہو۔ یا دوسرے کلمہ میں دونوں صورتوں میں ہمزہ مفتوحہ کو ماقبل حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ یَضْرِبُ اَبُوْكَ

Marfat.com

اور سُؤَالٌ پہلی مثال میں ہمزہ مفتوح کے ماقبل غیر ہمزہ مضموم ہے۔ اور ماقبل دوسرے کلمہ میں واقع ہے۔ دوسری مثال میں ہمزہ مفتوحہ اور ماقبل مضموم ایک ہی کلمہ میں ہیں۔ ان دونوں کو یَضْرِبُ جُوْ جُوْكَ اور سُوَالٌ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی مثالیں:

سُئِلَ میں بوجہ ہمزہ غیر مفتوح ہونے کے قانون جاری نہ ہوا۔ رُؤُسٌ جمع رَأْسٌ میں ہمزہ مضموم لانے کی وجہ سے قانون جاری نہ ہوا۔ اور سَأَلَ میں ماقبل مضموم یا مکسور نہ ہونے کی وجہ سے قانون جاری نہ کیا گیا۔

قانون نمبر ۶۵

دو متحرک ہمزہ ایک کلمہ میں اکٹھے آجائیں۔ اور ان میں ایک مکسور ہو۔ تو دوسرے کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ اور اگر اُن میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو۔ تو پھر دوسرے کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب ہے لیکن شرط یہ ہے۔ کہ پہلا ہمزہ متکلم کا نہ ہو۔

حاصل قانون

ایک کلمہ میں دو ہمزے متحرک جمع ہوں۔ اور اُن میں سے ایک اگر مکسور ہو گا۔ تو پھر دوسرے کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ جیسا کہ جَاءِءٌ میں دوسرے کو یاء سے بدلا جَاءِيٌ ہو گیا۔ پھر تعلیل صرفی کی بنا پر اسے جَاءٍ پڑھیں گے۔ دوسری مثال أُءَادِمُ ہے کہ اس میں دو ہمزہ متحرک ہیں لیکن ایک بھی مکسور نہیں اس لیے دوسرے کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔

Marfat.com

اُوَادِمُ ہوگیا۔

اعتراض اُکْرِمُ دراصل أُأَكْرِمُ تھا۔ اس میں دونوں ہمزہ ایک کلمہ میں ہیں اور متحرک بھی ہیں۔ اور ایک بھی مکسور نہیں۔ لہٰذا قانون مذکورہ کے مطابق یہاں دوسرے ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کرنا واجب تھا۔ اسے گرایا کیوں گیا؟

جواب:

یہاں دوسرے ہمزہ کو واؤ میں تبدیل کرنے کی بجائے گرانا خلافِ قانون ہے، لہٰذا اسے شاذ قرار دیا گیا ہے۔

نوٹ:

مذکورہ قانون سے أَئِمَّةٌ کو مستثنیٰ کیا گیا۔ کیونکہ اس کو کئی طریقوں سے پڑھنا جائز قرار دیا گیا ہے۔

۱۔ دونوں ہمزہ اپنے اصل پر رہیں۔ یعنی أَئِمَّةٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔

۲۔ دوسرے کو یاء سے تبدیل کر کے أَيِمَّةٌ پڑھنا بھی درست ہے اس لیے اسے وجوبی قانون مذکورہ سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔

قانون نمبر ۶۶ ہمزہ متحرک کہ اس کا ماقبل حرف ساکن مظہر قابل حرکت ہو۔ لیکن وہ ماقبل حرف یائے تصغیر، نون انفعال واؤ مدہ اور یاء مدہ زائدہ نہ ہو دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ تو اس متحرک ہمزہ کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کرنا جائز ہے۔ انتقال حرکت کے بعد مذکورہ ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ اَلْيَرِیُ

Marfat.com

کی تمام گردانوں میں نقل اور حذف دونوں واجب ہیں۔

حاصل قانون

ہر ہمزہ جو متحرک ہو اور اس کے ماقبل حرف ساکن مظہر قابل حرکت اسی کلمہ میں ہو۔ اس ہمزہ کی حرکت اس ماقبل ساکن کو منتقل کرنا جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ مذکورہ ماقبل ساکن یائے تصغیر، نون انفعال، واؤ مدہ اور یاء مدہ زائدہ نہ ہو۔ مثال یہ ہے۔ یَسْئَلُ ہمزہ متحرک ہے۔ اس کا ماقبل اسی کلمہ میں حرف ساکن مظہر قابل حرکت ہے۔ اور دیگر شرائط بھی موجود ہیں۔ لہذا اسے یَسَلُ (یعنی پہلے جوازی طور پر حرکت منتقل کرکے پھر ہمزہ کو حذف وجوبی کے بعد) پڑھا جائے گا۔

احترازی مثالیں:

سَآئَلَ میں قانون مذکورہ جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ اس میں ہمزہ کا ماقبل ساکن مظہر نہیں۔ بلکہ مدغم ہے۔ اسی طرح سَآئِلٌ میں بھی قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کا ماقبل ساکن نہیں ہے۔

اعتراض

مَرْأَةٌ میں ہمزہ متحرک اور اس کا ماقبل ساکن مظہر قابل حرکت ہوتے ہوئے بھی اس کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل نہیں کی جاتی۔ اور نہ ہی ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ بلکہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کرکے مَرَاةٌ پڑھتے ہیں۔ کیوں؟

Marfat.com

جواب:

یہ خلاف قانون ہونے کی وجہ سے شاذ ہے۔

قانون نمبر ۶۷ ہر ہمزہ جو یائے تصغیر، واؤ مدہ زائدہ کے بعد ایک ہی کلمہ میں واقع ہو۔ اس ہمزہ کو ماقبل حرف کی جنس کرنا جائز اور پھر ادغام کرنا واجب ہے

حاصل قانون ایسا ہمزہ متحرک کہ اس سے پہلے اسی کلمہ میں یائے تصغیر یا واؤ مدہ زائدہ یا یائے مدہ زائدہ واقع ہو۔ اُسے ماقبل حرف کا ہم جنس بنانا جائز ہے۔ ہم جنس بنانے کے بعد دو ہم جنسوں کا باہم ادغام واجب ہو جائے گا۔ جیسا کہ مَسْدُوْءٌ اس میں ہمزہ کو واؤ کرنا جائز (مَسْدُوْوٌ) پھر واؤ کا واؤ میں ادغام واجب مَسْدُوٌّ ہو جائے گا۔ اسی طرح سُوَیْئِلٌ کو سُوَیْیِلٌ اور پھر سُوَیِّلٌ پڑھیں گے

احترازی مثالیں:

سُوْءٌ اور سِیْئَتٌ میں قانون جاری نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان میں ہمزہ کے اوّل میں جو واؤ اور یاء ہے وہ مدہ زائدہ نہیں۔ بلکہ اصلی ہے۔ یَلغُوْا اَمْرَ الْکُمْ میں اگرچہ ہمزہ سے قبل واؤ مدہ زائدہ ہے۔ لیکن پھر بھی قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک کلمہ میں نہیں۔

قانون نمبر ۶۸ اگر دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں جمع ہوں

Marfat.com

ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ تو ثانی ہمزہ کو یاء سے وجوباً تبدیل کرتے ہیں۔

حاصل قانون اگر دو ہمزے ایسے کلمہ میں اکٹھے آجائیں جس کی وضع تضعیف یعنی تشدید پر نہ ہو۔ اور اُن دونوں میں پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو۔ تو دوسرے کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ قِرْءْءٌ کو قِرْءْیٌ پڑھنا واجب ہے۔

احترازی مثالیں:

سُؤْ سُؤٌ میں اگرچہ دو ہمزہ ایک کلمہ میں ہیں۔ اور پہلا ساکن دوسرا متحرک بھی ہے لیکن پھر بھی مذکورہ قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ دونوں اکٹھے نہیں ہیں۔ ان میں فاصلہ ہے۔

سَئَّلَ میں اس لیے قانون جاری نہ کیا۔ کہ اس کی بنا علی التضعیف ہے یعنی یہ مشدد ہے۔ کیونکہ باب تفعیل کی بناء تضعیف پر ہوتی ہے۔

قانون نمبر ٦٩ ہر ہمزہ جو متحرک ہو۔ اور اس کا ماقبل بھی متحرک ہو۔ لیکن ہمزہ کے سواء کوئی اور حرف ہو۔ اس ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت میں جوازاً تبدیل کرتے ہیں۔

حاصل قانون ہمزہ خود متحرک ہو۔ اس کا ماقبل بھی متحرک ہو۔ لیکن ماقبل

Marfat.com

متحرک ہمزہ کے سوا، کوئی اور حرف ہو۔ تو اس ہمزہ متحرک کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ سَأَلَ کو سَالَ پڑھنا جائز ہے

قانون نمبر ۷

ہر ہمزہ مفتوح وصلی پر اگر ہمزہ استفہام داخل کر دیا جائے۔ تو اس ہمزہ مفتوح وصلی کو الف سے تبدیل کر دینا واجب ہے۔

حاصل قانون

ہمزہ وصلی مفتوح سے پہلے اگر ہمزہ استفہام لایا جائے۔ تو پھر اس ہمزہ وصلی مفتوح کو الف سے تبدیل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اَلْحَسَنُ پر ہمزہ استفہامیہ داخل کیا۔ ءَ اَلْحَسَنُ ہو گیا۔ اس کو آلْحَسَنُ پڑھنا واجب ہے

Marfat.com

شرح قوانین مضاعف

قانون نمبر ۱۷ دو حرف ہم جنس اگر ثلاثی مجرد یا رباعی میں مطلقاً کلمہ کے اول میں آجائیں۔ تو ادغام ممتنع ہے۔ اور اگر اوّل ثلاثی مزید فیہ کے کلمہ میں واقع ہوں تو مطلقاً جائز ہے۔ لیکن مضارع میں اس وقت جائز ہوگا۔ جبکہ ہمزہ وصلی درکار نہ ہو۔ اگر متجانسین اول کلمہ میں واقع نہیں تو پھر اگر پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔ تو پانچ شرائط کے ساتھ ادغام واجب ہوگا۔

۱— : وہ متجانسین دو ہمزے کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں۔

۲— : متجانسین میں سے پہلا ہائے وقف نہ ہو۔

۳— : متجانسین میں سے پہلا مدہ مبدلہ ابدال جوازی نہ ہو۔

۴— : متجانسین میں سے پہلا مدہ آخر کلمہ میں واقع نہ ہو۔

۵— : ادغام، التباس کا سبب نہ بنے ایک وزن کا دوسرے وزن قیاسی کے ساتھ۔

اور اگر متجانسین دونوں متحرک ہیں۔ تو ادغام واجب ہونے کے لیے

Marfat.com

نو شرائط ہیں۔

(۱)—— : پہلا مدغم فیہ نہ ہو۔

(۲)—— : کوئی ایک اُن میں سے زائد الحاق کے لیے نہ ہو۔

(۳)—— : پہلا تائے افتعال نہ ہو۔

(۴)—— : دو وائیں باب اِفعلال کی نہ ہوں۔

(۵)—— : وہ مقتضی اعلال نہ ہوں۔

(۶)—— : ثانی کی حرکت عارضی نہ ہو۔

(۷)—— : دو کلموں میں واقع نہ ہوں۔

(۸)—— : وُہ دو یائیں نہ ہوں۔

(۹)—— : اسم میں ان پانچ اوزان پر نہ ہوں۔ فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ فِعَلٌ اور فُعَلٌ۔

حاصل قانون

دو حرف ایک جنس کے اگر ثلاثی مجرد اور رباعی مجرد و مزید فیہ میں اکٹھے آجائیں۔ اور وہ دونوں کلمہ کے اول میں ہوں۔ تو ادغام نہ ہوگا جیسا کہ دَدَنَ، ضَضَرَبَ اور تَتَدَحْرَجَ۔ (اول ماضی ثلاثی مجرد دوسرا رباعی مجرد اور تیسرا رباعی مزید فیہ)۔

اور اگر دو حرف ایک ہی جنس کے ثلاثی مزید فیہ کے اوّل میں اکٹھے آجائیں تو مطلقاً ادغام جائز ہے۔ مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑے یا نہ پڑے دونوں صورتوں میں ادغام جائز ہے۔ جیسا کہ فَتَتَصَرَّفَ اور فَتَتَصَادَفَ

Marfat.com

کی تار کو جب فار کلمہ کی جنس کیا۔ تو دو صاد جمع ہو گئے، ہمزہ وصلی کی ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ ابتدا میں فار متحرک موجود ہے۔ انہیں فَصَّرَفَ اور فَصَّادَفَ پڑھنا جائز ہے۔ ہمزہ وصلی کی ضرورت پڑنے کی مثال تَصَرَّفَ اور تَصَادَفَ ہے۔ جبکہ تار کو فار کلمہ کی جنس کیا۔ اب ابتدا میں ساکن واقع ہے۔ لہٰذا ہمزہ وصلی لگا کر اِصَّرَّفَ اور اِصَّادَفَ پڑھنا جائز ہے

اگر دو حرف ایک جنس کے اول کلمہ میں واقع نہ ہوں۔ تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ ایک یہ کہ اول متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسری یہ کہ دونوں متحرک ہوں۔ پہلی صورت میں ادغام کے لیے پانچ شرائط ہیں۔ اوّل یہ کہ دونوں ہم جنس دو ہمزے غیر موضوع علی التضعیف نہ ہوں۔ جیسا کہ قَرَّئٌ جو دراصل قَرْءٌ تھا۔ اس کلمہ میں دو ہمزے جمع ہیں۔ اس لیے مذکورہ قانون جاری نہ کیا گیا۔ دوم یہ کہ ان دو ہم جنسوں میں سے پہلا ہائے وقفی نہ ہو۔ اس لیے اُغْزُہْ ھِلَالًا میں قانون جاری نہ ہوگا۔ کیونکہ ان دونوں میں سے پہلا ہائے وقفی ہے۔ سوم یہ کہ ان دو ہم جنسوں میں سے پہلا مدہ جو کہ ابدال جوازی کے ساتھ بنا ہو وہ نہ ہو۔ جیسا کہ دِیْیَ اور یُوْوَا جو اصل میں رِءْیَ اور یُؤْوَا تھے۔ ان دونوں میں ہمزہ کو بوجہ ساکن ہونے اور ماقبل کسرہ اور ضمہ ہونے کے یار اور واؤ میں جوازاً تبدیل کیا گیا ہے۔ اب ان دونوں کلمات میں اگرچہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک بھی ہے۔ لیکن پہلا چونکہ ہمزہ سے ابدال جوازی کے طور پر تبدیل ہوا ہے لہٰذا قانون جاری نہ ہوا۔ چہارم یہ کہ ان دونوں میں سے پہلا ایسا مدہ نہ ہو جو کلمہ کے آخر میں واقع ہو۔ جیسا کہ فِیْ یَوْمٍ اور قَالُوْا وَاللّٰہِ پنجم یہ کہ اگر ان دونوں میں ادغام کیا جائے تو ایک قیاسی وزن کا دوسرے قیاسی وزن سے التباس نہ ہو جائے۔ جیسا کہ قُوْوِلَ اور تُقُوْوِلَ دونوں میں پہلی واؤ ساکن

Marfat.com

اور دوسری متحرک ہے۔ اوّل کلمہ میں بھی نہیں۔ اب ان میں قانون مذکورہ جاری کریں تو قَوَّلَ اور تَقَوَّلَ ہو جائے گا۔ قَوْوَلَ باب مفاعلہ تھا۔ اب باب تفعیل ہو گیا۔ اور تَقَوْوَلَ باب تفاعل تھا۔ اب تَفَعُّل ہو گیا۔ اور دونوں اوزان قیاسی باہم ملتبس ہو گئے۔ لہٰذا یہاں مذکورہ قانون جاری نہ ہو گا۔

دوسری صورت (یعنی دونوں متحرک ہوں اور اول کلمہ میں واقع نہ ہوں) میں ادغام کے لیے نو شرائط ہیں۔ اوّل یہ کہ پہلا مدغم فیہ نہ ہو۔ جیسا کہ حَبَّبَ۔ دوم یہ کہ پہلا حرف زائدہ نہ ہو جیسا کہ جَلْبَبَ شَمْلَلَ۔ سوم یہ کہ پہلا حرف افتعال کی تاء نہ ہو۔ جیسا کہ اِقْتَتَلَ۔ چہارم باب اِفعلال کی دو وائیں نہ ہوں۔ جیسا کہ اِدْعَوَّ جو اصل میں اِدْعَوَوَ تھا۔ پنجم یہ کہ وہ متجانسین کسی تعلیل کا تقاضا نہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ قَوِیَ اصل میں قَوِوَ تھا۔ اس میں دوسری واؤ کو یاء میں بدلنے کی تعلیل موجود ہے۔ ششم یہ کہ دوسرے کی حرکت عارضی نہ ہو۔ جیسا کہ اُدْدُدِ الْقَوْمَ جو اصل میں اُدْدُدْ اَلْقَوْمَ تھا۔ ہمزہ وصلی گرنے کے بعد دوسری دال کو حرکت کسرہ دی۔ لیکن یہ حرکت عارضی ہے۔ اصل میں سکون تھا۔ ہفتم یہ کہ وہ ہم جنس دو کلموں میں واقع نہ ہوں۔ جیسا کہ مَكَّنِّیْ جو اصل میں مَكَّنَ اور نِیْ تھا۔ اور دونوں الگ الگ کلموں میں ہیں۔ ہشتم یہ کہ وہ دونوں ہم جنس دو یائیں نہ ہوں۔ جیسا کہ حَيِيَ اور رُمَيِّيَانِ۔ نہم یہ کہ ان پانچ اوزان میں سے کسی ایک وزن پر نہ ہوں فَعَلٌ جیسا کہ سَبَبٌ، فِعَلٌ جیسا کہ دِدَدٌ، فُعُلٌ جیسا کہ سُرُرٌ، فِعِلٌ جیسا کہ عِلَلٌ اور فُعَلٌ جیسا کہ دُرَرٌ۔ ان پانچ اوزان میں سے کسی کے وزن پر آنے والے متجانسین میں ادغام نہ ہو گا۔ بلکہ علیحدہ علیحدہ دونوں حرف پڑھے

Marfat.com

جائیں گے۔

نوٹ:۔

مذکورہ قانون کی دونوں صورتوں میں حسب ترتیب پہلی میں پانچ اور دوسری میں نو شرائط تھیں۔ اور یہ تمام شرائط عدمی تھیں۔ لہٰذا ان عدمی شرائط کی اگر کہیں مخالفت پائی جائے۔ تو پھر ادغام ہوگا۔ چند مثالیں ملاحظہ ہو۔ مَسْئَلٌ میں موضوع علی التضعیف موجود ہے۔ مَدٌّ عُدُوٌّ میں ادغام ہوا کیونکہ پہلی واؤ مدہ ہے۔ اگر زائد ہوتی تو ادغام نہ ہوتا۔ اُوِّنَ جو اصل میں اُءْوِنَ تھا۔ اس میں ہمزہ ساکن کو واؤ سے بدلنا واجب ہے لہٰذا یہ ابدال وجوبی ہے۔ اور قانون میں ابدال جوازی کا ذکر تھا۔

قانون نمبر ۷

جو اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو۔ لیکن مصدر نہ ہو۔ اس میں حرف تضعیف کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

حاصل قانون

ہر وہ اسم جو فِعَّالٌ کے وزن پر ہو۔ بشرطیکہ مصدر نہ ہو تو اس اسم کے پہلے حرف مشدد کو یاء سے وجوبی طور پر تبدیل کرتے ہیں۔ جیسا کہ دِیْنَارٌ اور شِیْرَازٌ اصل میں دِنَّارٌ اور شِرَّازٌ تھے۔ ان میں نون اور راء کو یاء میں تبدیل کرکے دِیْنَارٌ اور شِیْرَازٌ پڑھنا واجب ہے۔

قانون نمبر ۸

ابواب مزید فیہ سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے۔ لیکن اگر یہ دونوں بنانے مقصود ہوں۔ تو پھر طریقہ یہ ہے۔ کہ اس باب کے مصدر کے ساتھ مَا بِہٖ لگا کر اسم آلہ اور اَشَدُّ یا اَکْبَرُ لگا کر اسم تفضیل کا معنی لے لیں گے۔

Marfat.com

شرح :-

کلام عرب میں ابواب مزید فیہ میں اسم آلہ اور اسم تفضیل کا استعمال نہیں پایا جاتا۔ لیکن ان کا معنی ادا کرنے کے لیے ایک طریقہ ضرور موجود ہے۔ وہ یہ کہ اگر اسم آلہ بنانا ہو۔ تو اسی باب کا مصدر رے کر مَا بِہٖ کا اول میں اضافہ کردیں۔ جیسا کہ مَا بِہِ الْاِجْتِنَاب اور اگر اسم تفضیل کا مفہوم ادا کرنا چاہیں۔ تو اسی باب کے مصدر کے اول میں اَشَدُّ، اَکْبَرُ وغیرہ مناسب لفظ لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اَشَدُّ اِجْتِنَابًا، اَکْبَرُ تَفْضِیْلًا وغیرہ

نوٹ :

وہ افعال کہ جن میں لَوْن اور عَیْب کا معنی پایا جائے۔ اُن سے اسم آلہ اور اسم تفضیل بنانے کا بھی یہی قانون ہے۔ اگرچہ وہ ثلاثی مجرد سے تعلق رکھتے ہوں۔ جیسا کہ اَشَدُّ صَمَمًا اور مَا بِہِ الصُّمَمُ۔

Marfat.com

قوانین یائے نسبت

قانون نمبر ۷۴ جس لفظ کے آخر میں تاء ہو۔ نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے۔

شرح:۔

کسی لفظ کے آخر میں جب یاء نسبت کی لگائی جائے۔ تو اگر وہ اسم ایسا ہے کہ اس کے آخر میں تاء ہے۔ تو پھر وہ تاء گرانی واجب ہے۔ جیسا کہ کُوْفَۃٌ سے کُوْفِیٌّ۔ مَکَّۃُ سے مَکِّیٌّ۔

بعض دفعہ یاء نسبت کے بعد تاء مؤنث کا معنی دینے کے لیے زیادہ کی جاتی ہے۔ جیسا کہ کُوْفِیَّۃٌ۔ یعنی مذکر اور مؤنث کی نسبت میں فرق کے لیے تاء کا اضافہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔

قانون نمبر ۷۵ فَعِیْلٌ اور فَعِیْلَۃٌ جب ناقص سے ہوں۔ اگر ان کے ساتھ یائے نسبت لگائی جائے۔ تو پہلی یاء کو حذف کر کے دوسری کو واؤ سے بدل

Marfat.com

کر ماقبل کو فتحہ دیتے ہیں۔

شرح:

فَعِیْلٌ اور فَعِیْلَۃٌ اگر ناقص سے ہوں۔ اور پھر ان میں سے کسی کے ساتھ نسبت کی یاء لگانا چاہیں۔ تو طریقہ یہ ہے۔ کہ ان کی اپنی یاء کو حذف کر دیں گے۔ اور دوسری یاء کو واؤ میں تبدیل کر کے ماقبل کو فتح دی جائے گی۔ جیسا کہ عَلِیٌّ، غَنِیٌّ اور اُمَیَّۃٌ ہیں عَلَوِیٌّ غَنَوِیٌّ اور اُمَوِیٌّ پڑھیں گے۔

قانون نمبر۷۶

جو اسم فَعِیْلَۃٌ، فَعُوْلَۃٌ یا فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ بشرطیکہ وہ اجوف یا مضاعف سے نہ ہو۔ جب اس کے ساتھ یائے نسبت لگائی جائے گی۔ تو اس سے حرف علت اور تاء کو حذف کرنا اور عین کلمہ کو فتحہ دینا واجب ہے۔

شرح: جو اسم اجوف اور مضاعف سے نہ ہو۔ اور اس کا وزن ان تین اوزان میں سے کوئی ایک ہو۔ فَعِیْلَۃٌ فَعُوْلَۃٌ فُعَیْلَۃٌ۔ ان تینوں اوزان میں ایک حرف علت یاء اور واؤ پایا جاتا ہے۔ اور آخر میں تائے متحرکہ بھی پائی جاتی ہے ان تینوں میں سے کسی کو جب یائے نسبت کے ساتھ متصل کیا جائے۔ تو ان کا حرف علت اور تائے متحرکہ کو گرانا اور عین کلمہ کو فتحہ دینا واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ مَدِیْنَۃٌ کَھُوْلَۃٌ اور جُھَیْنَۃٌ کو مَدَنِیٌّ، کَھَلِیٌّ اور جُھَنِیٌّ پڑھیں گے۔

قانون نمبر۷۷

الف مقصوری اگر تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو۔ اس لفظ کو جب

Marfat.com

یائے نسبت کی طرف منسوب کریں گے تو الف مقصوری کو واؤ سے تبدیل کریں گے
اور اگر پانچویں جگہ واقع ہو۔ تو اس کا گرانا بھی جائز ہے۔

شرح :

الف مقصوری کسی کلمہ میں تیسری جگہ یا چوتھی جگہ واقع ہو۔ اس پر اگر یائے نسبت لگانی پڑے تو پھر الف مقصوری کو واؤ مکسورہ سے تبدیل کریں گے۔ جیسے رِضَا سے رِضَوِیٌّ اور مَوْلٰی سے مَوْلَوِیٌّ۔ اگر پانچویں جگہ واقع ہو تو اس کا حذف کرنا۔ اور واؤ مکسورہ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔ جیسا کہ مُصطفیٰ سے مُصْطَفِیٌّ اور مُصْطَفَوِیٌّ دونوں درست ہیں۔

قانون نمبر ۷۸

اگر ممدودہ کا الف اصلی ہو۔ تو وہ نسبت کے وقت ثابت رہے گا۔ اور اگر اصلی نہ ہو بلکہ علامتِ تانیث ہو۔ تو واؤ سے بدلا جائے گا۔ اور اگر اصلی ہو لیکن واؤ سے تبدیل شدہ ہو۔ تو اسے ثابت رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔

شرح :

ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو۔ تو نسبت کے وقت وہ باقی رہے گا۔ جیسا کہ قُرَّاءٌ سے قُرَّائِیٌّ ہو جائے گا۔ اور اگر علامتِ تانیث ہے تو پھر اسے واؤ مکسورہ سے بدل دیں گے۔ جیسا کہ بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ۔ اور اگر حروف اصلیہ سے ہو۔ لیکن واؤ سے تبدیل شدہ ہو۔ تو اب دو صورتیں یعنی باقی رکھنا اور واؤ مکسورہ سے تبدیل کرنا جائز ہیں۔ جیسا کہ سَمَائِیٌّ اور سَمَاوِیٌّ دونوں

Marfat.com

ت ہیں۔

نون نمبر ۷۹ اگر کسی اسم کے آخر سے ایک حرف گر کر باقی دو حرف رہ ے ہوں۔ تو نسبت کے وقت وہ گرا ہوا حرف واپس آجائے گا۔

ح:

اگر کسی اسم کے آخر سے اس کا کوئی حرف اصلی گرا دیا جائے۔ اور وہ اسم دو حرفی رہ جائے۔ تو اس کے ساتھ یائے نسبت لگاتے وقت حذف شدہ حرف ں لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اَخٌ ، اَبٌ اور دَمٌ وغیرہ جو کہ اصل میں اَخَوٌ۔ اَبَوٌ د مَوٌ تھے۔ نسبت کے بعد اَخَوِیٌّ ، اَبَوِیٌّ اور دَمَوِیٌّ پڑھیں گے۔

٭

Marfat.com

خاصیّاتِ ابواب

صرفی لوگوں کے ہاں معانی ابواب کو خاصیاتِ ابواب کہا جاتا ہے۔ یہ معانی یا خصوصیات کبھی تو وضع باب کے سبب اور کبھی مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے کے سبب پیدا ہوتے ہیں۔ وضع باب کی مثال جیسا کہ کَرُمَ یَکْرُمُ اوصاف خلقی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور عوارض نفسانی سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ ہے۔ مجرد کو مزید فیہ پر لے جانے سے پیدا ہونے والے خاصے کی مثال جیسا کہ خَرَجَ لازمی (نکلا) استعمال ہوتا ہے۔ اور جب اسے باب افعال پر لایا گیا یعنی اَخْرَجَ تو اب اس کا معنی "نکالا"، متعدی ہو گیا۔

توضیح:

ابواب کی خاصیات کو معانی ابواب اس لیے کہتے ہیں۔ کہ کسی باب کی جو خاصیت ہوتی ہے۔ وہ اس کے معنی کے پیش نظر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ابواب کی خاصیات کا تعلق خصوصیت وضع کے ساتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے معانی خصوصیت وضع کے سبب سے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کَرُمَ یَکْرُمُ کا خاصہ

Marfat.com

یہ ہے۔ کہ یہ باب ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے۔ اور واضع کی وضع میں یہ اوصاف خلقی کے لیے بنایا گیا ہے۔ جیسا کہ حَسُنَ اور شَجُعَ وہ خوبصورت ہوا اور وہ دلیر ہوا۔ خوبصورتی اور دلیری پیدائشی خوبی ہے۔ یعنی کسی کے خوبصورت بنانے یا دلیر بنانے سے وہ خوبصورت اور دلیر نہیں ہوا۔ اسی طرح سَمِعَ یَسْمَعُ میں عوارض نفسانیہ جیسا کہ رنج، خوشی و بیماری، رنگ، عیب اور حلیہ جسمانی وغیرہ صفات اسی باب سے آتے ہیں۔ حَزِنَ وہ غمناک ہوا۔ فَرِحَ وہ خوش ہوا۔ مَرِضَ وہ بیمار ہوا۔ عَوِرَ وہ یک چشم (کانا) ہوا۔ ان مثالوں سے واضح ہوا۔ کہ اس باب کی خصوصیت عوارض نفسانیہ کا اظہار ہے۔ اسی طرح اس کا خاصہ لازم بھی ہے۔

نَصَرَ یَنْصُرُ کا خاصہ | اس باب کا خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کام کو کوئی سے دو آدمی اس طرح کریں۔ کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔ پھر اس میں دو احتمال ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ دونوں برابر رہیں۔ اور دوسرا یہ کہ ایک کا غلبہ متحقق ہو۔ اس دوسری صورت میں غالب اگر اپنے غلبہ کا اظہار کرنا چاہے تو پھر اس باب کو باب مفاعلہ کے بعد لایا جاتا ہے۔ مثلاً یُضَادِ مُنِیْ زَیْدٌ فَاَضُرُبُہٗ۔ میں اور زید باہم لڑے اور میں لڑائی میں زید پر غالب آگیا۔ اس خاصہ کے پیش نظر اگر کوئی فعل فَعَلَ یَفْعُلُ سے نہ بھی ہو۔ تب بھی اُسے اس وزن پر لایا جائے گا۔ اس باب میں مغالبہ پائے جانے کی وجہ یہ ہے۔ کہ تقریباً وہ تمام افعال جو عظمت، بزرگی اور غلبہ پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ اسی باب سے آتے ہیں۔ جیسا کہ کَبَرَ یَکْبُرُ، کَثَرَ یَکْثُرُ، قَمَرَ یَقْمُرُ۔ بہرحال باب مفاعلہ کے بعد اس باب کے وزن پر کوئی فعل لایا جائے۔ اگرچہ وہ اس باب کا نہ بھی ہو۔ تو اس سے غلبہ

Marfat.com

پیدا ہوتا ہے۔

ضَرَبَ یَضْرِبُ کا خاصہ

جب یہ باب مثال، اجوف یائی اور ناقص یائی سے ہو تو اس میں بھی مغالبہ بطور خصوصیت پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ بَایَعَنِیْ زَیْدٌ فَبِعْتُہٗ (میں اور زید نے لین دین کیا۔ میں زید پر لین دین میں غالب آگیا۔

نوٹ: ـــــــــ کچھ ابواب ایسے ہیں۔ کہ تعلیل کی وجہ سے وہ فَعَلَ یَفْعُلُ کے وزن پر نہیں آسکتے۔ اگر ایسے ابواب میں مغالبہ کا معنی مقصود ہو۔ تو پھر انہیں ضَرَبَ یَضْرِبُ کے وزن پر لائیں گے۔ ابواب، مثال، اجوف یائی اور ناقص یائی نَصَرَ یَنْصُرُ پر نہیں آسکتے۔ یہاں بھی مغابلہ کے لیے طریقہ وہی سابقہ ہی ہوگا۔ یعنی باب مفاعلہ کے بعد اس باب کا مطلوبہ فعل لایا جائے گا۔ مثالیں ملاحظہ ہوں۔ وَاعَدَنِیْ فَاَعِدُہٗ، بَایَعَنِیْ فَاَبِیْعُہٗ، یَاسَرَنِیْ فَاَیْسِرُہٗ، رَامَیَنِیْ فَاَرْمِیْہِ۔

مذکورہ چار مثالیں بالترتیب مثال، اجوف یائی، ناقص یائی کی ہیں۔ چونکہ ان میں سے کوئی بھی فَعَلَ یَفْعُلُ پر نہیں لایا جا سکتا تھا۔ لہذا بامر مجبوری ان میں مغالبہ پیدا کرنے کے لیے ہمیں ضَرَبَ یَضْرِبُ کی طرف جانا پڑا۔ ان کے سوا دیگر تمام ابواب کو نَصَرَ یَنْصُرُ پر لے جا کر ہی مغالبہ پیدا ہوگا۔ کیونکہ مغالبہ اصل میں نَصَرَ یَنْصُرُ کا خاصہ ہے۔

ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ مذکورہ مثالوں میں غور کرنے سے

Marfat.com

آپ جان جائیں گے۔ کہ مغالبہ کی خاطر باب مفاعلہ اور اس کے بعد نَصَرَ یَنْصُرُ یا ضَرَبَ یَضْرِبُ کے صیغے جو استعمال ہوئے ہیں۔ وہ فعل مضارع کے ہیں۔ لہٰذا اس سے یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ اگر باب مفاعلہ کو فعل ماضی کی صورت میں ذکر کیا جائے گا۔ تو اس کے بعد ان دو ابواب کو ماضی میں اور اگر مفاعلہ مضارع سے لیا گیا تو یہ دونوں فعل بھی مضارع سے ہی لیے جائیں گے۔ جیسے اگر ہم خَاصَمَنِیْ صیغہ ماضی لائیں گے۔ تو اس کے بعد اظہار غلبہ کے لیے بھی صیغہ ماضی فَخَصَمْتُہٗ لائیں گے۔ اور اگر یُخَاصِمُنِیْ صیغہ مضارع لائیں گے۔ تو اس کے بعد اظہار غلبہ کے لیے فَاَخْصُمُہٗ لائیں گے۔

فَتَحَ یَفْتَحُ کا خاصہ

اس باب کا خاصہ لفظی ہے۔ یعنی اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں۔ جن کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوتا ہے۔ خاصہ لفظی سے مراد یہی ہے کہ اس باب کے وزن میں عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوتا ہے۔ کسی معنی لازمی کو بطور خاصہ نہیں لیا گیا۔

نوٹ:

یہ بات ذہن نشین رہے۔ کہ فَتَحَ یَفْتَحُ کا یہ خاصہ کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوتا ہے۔ اس سے یہ ضروری نہیں ہو جاتا کہ جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو۔ وہ صرف اسی باب سے آئے۔ ان دونوں باتوں میں عام خاص مطلق کی نسبت ہے۔ بہرحال فَتَحَ یَفْتَحُ جہاں بھی ہو گا اس میں عین یا لام کلمہ حرف حلقی لازماً ہو گا۔ اور اگر کوئی باب اس کے وزن پر ہوتے ہوئے عین یا

Marfat.com

لام کلمہ حرف حلقی نہیں رکھتا۔ تو وہ شاذ ہے۔ جیسا کہ دَکَنَ یَدْکَنُ اور اَبیٰ یَاْبیٰ وغیرہ۔

سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ

یہ باب اکثر لازمی استعمال ہوتا ہے۔ اور رنگ، عیب، حلیۂ جسمانی، خوشی بیماری وغیرہ کے الفاظ اسی فعل سے بکثرت آتے ہیں۔ جیسا کہ حَزِنَ، فَرِحَ، سَقِمَ، مَرِضَ، کَدِرَ، عَوِرَ وغیرہ۔

کَرُمَ یَکْرُمُ کا خاصہ

یہ باب بھی ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے۔ اور اوصاف خلقی والے افعال اسی باب سے آتے ہیں۔ جیسا کہ حَسُنَ وہ خوبصورت ہوا شَجُعَ وہ دلیر ہوا۔ خوبصورت ہونا اور دلیر ہونا امر اختیاری نہیں۔ بلکہ پیدائشی اور خلقی ہے۔ علاوہ ازیں اس باب میں وہ الفاظ بھی آتے ہیں۔ جو تجربہ کے بعد طبعی اوصاف کی طرح ہو جائیں۔ جیسا کہ فَقُہَ وہ سمجھ دار ہوا۔ اَدُبَ وہ باادب ہوا۔

نوٹ:

اگرچہ اوصاف خلقی اور عوارض نفسانیہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے بھی آتے ہیں لیکن فَعُلَ یَفْعُلُ میں اور اس باب میں فرق یہ ہے۔ کہ ماضی مضموم العین میں پائے جانے والے افعال خلقیہ و عوارض جسمانیہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسا کہ [illegible] اور سَمِعَ یَسْمَعُ میں عارضی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فَرِحَ ان میں خوبصورت

Marfat.com

ہونا دائمی وصف اور خوش ہونا عارضی ہے۔

حَسِبَ یَحْسِبُ اس باب کا بھی خاصہ لفظی ہے۔ یعنی صحیح سے صرف دو لفظ اس باب پر آتے ہیں۔ حَسِبَ اور نَعِمَ کچھ مثال واوی سے جیسا کہ وَرِمَ وَرِثَ وغیرہ۔ گویا ہم یُوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہفت اقسام میں سے صرف صحیح کے دو لفظ اور مثال واوی کے چند الفاظ کے سوا اس باب سے کوئی اور قسم کا لفظ نہیں آتا۔

Marfat.com

افعال اور تفعیل کے خاصّے

① تعدیہ

مجرد اگر لازم تھا۔ تو افعال اور تفعیل پر لانے سے وہ متعدی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خَرَجَ وہ نکلا اور اَخْرَجَ یا خَرَّجَ اس نے نکالا۔ اور اگر مجرد میں ایک مفعول کی طرف متعدی تھا۔ تو اب دو کی طرف متعدی ہو جائے گا۔ جیسا کہ حَفَرَ اس نے کھودا، اور اَحْفَرَ اس نے کھدوایا۔

② تصییر

کسی چیز کو صاحب مأخذ بنانا۔ جیسا کہ اَشْرَکْتُ النَّعْلَ، وَتَرَّتُ الْقَوْسَ۔ میں نے جوتا تسمہ دار بنایا۔ میں نے کمان کو وتر والا بنایا۔ پہلی مثال باب افعال

Marfat.com

اور دوسری تفعیل کی ہے۔ صاحب ماخذ بنانے کا مطلب یہ ہے۔ کہ کسی صفت کو کسی چیز کے لیے اس طرح ثابت کرنا کہ وہ چیز صاحب صفت کہلانے لگے۔ مذکورہ مثالوں میں شراک اور وتر دونوں نعل اور قوس کی صفات ہیں۔ یعنی جوتا صاحب تسمہ اور کمان صاحب وتر بنادی گئی۔

(۳) سلب کسی چیز کو ماخذ سے دور کیا جائے۔ جیسا کہ شَکٰی زَیْدٌ فَاَشْکَیْتُہٗ زید نے شکایت کی پس میں نے اس کی شکایت دور کر دی۔ باب تفعیل کی مثال قَرَّدْتُ الْاِبِلَ میں نے اونٹ سے چچڑی کو دور کیا۔ دور کرنے کے خاصہ کو یوں بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ باب افعال کا ہمزہ کبھی سلب کے لیے آتا ہے۔

مفاعلہ کی خصوصیات

(۱) اشتراک دو شخص کسی کام کو مل کر کریں۔ کہ اُن میں سے ہر ایک فاعل اور مفعول بنتا ہو۔ جیسا کہ قَاتَلَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔ زید اور عمرو آپس میں لڑے۔ یعنی مارتے اور مار کھانے والے دونوں ہیں۔

(۲) موافقتِ مجرّد یعنی مجرّد کا ہم معنی ہونا۔ جیسا کہ سَافَرَ زَیْدٌ زید نے سفر کیا۔ یہاں سَافَرَ بمعنی سَفَرَ ہے۔

Marfat.com

۳) موافقتِ افعال

یعنی باب افعال کے معنی میں استعمال کرنا۔
جیسا کہ بَاعَدْتُہٗ میں نے اُسے دُور کیا۔ یہ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ ہے۔

تَفَعُّل کی خصوصیات

۱) تکلّف

یعنی ماخذ میں تصنع اور بناوٹ ظاہر کرنا۔ جیسا کہ تَشَجَّعَ زَیْدٌ۔
زید نے اپنے آپ کو بناوٹی بہادر بنایا۔ حالانکہ وہ حقیقت میں بہادر نہیں۔ تَکَوَّفَ
زَیْدٌ۔ زید خواہ مخواہ کوفی بن بیٹھا۔ حالانکہ وہ درحقیقت کوفی نہیں ہے۔

۲) تجنّب

ماخذ سے پرہیز کرنا۔ تَحَوَّبَ زَیْدٌ۔ زید نے گناہ سے
پرہیز کیا۔ اس میں ماخذ حُوب ہے۔ جو گناہ کے معنی میں مستعمل ہے۔ اسی طرح تَاَثَّمَ
عَمْرٌو۔ عمرو اثم سے بچا۔

۳) تحوّل

کسی چیز کا عین ماخذ یا ماخذ کی مثل ہونا۔ جیسا کہ تَنَصَّرَ زَیْدٌ
زید نصرانی ہو گیا۔ تَبَحَّرَ عَمْرٌو۔ عمرو دریا بن گیا۔ ان دونوں مثالوں میں بالترتیب
نصرانی اور بحر ماخذ ہیں۔

۴) صیرورت

کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا۔ جیسا کہ تَمَوَّلَ زَیْدٌ۔ زید

مال دار ہو گیا۔ اس مثال میں مال ماخذ ہے۔

تفاعل کی خصوصیات

① اشتراک اس کی تعریف ہو چکی ہے۔ مثال تلاطم زیدٌ و عمرٌو۔ زید اور عمرو نے ایک دوسرے کو دھول دھپا کیا۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے۔ کہ تفاعل کے اشتراک اور مفاعلہ کے اشتراک میں لفظی فرق ہے۔ وہ یہ کہ باب تفاعل میں دونوں اسم فاعل کی صورت میں مرفوع لکھے جاتے ہیں۔ اور مفاعلہ میں اول کو فاعل کی صورت میں مرفوع اور دوسرے کو مفعول کی صورت میں منصوب لکھا جاتا ہے۔ مثال سے واضح ہو گا۔ تقاتل زیدٌ وعمرٌو و قاتل زیدٌ عمروًا۔ پہلی مثال تفاعل کی اور دوسری مفاعلہ کی ہے۔

② تخییل یعنی دوسرے کو اصل ماخذ میں دکھانا۔ جیساکہ تمارض زیدٌ۔ زید نے دکھلاوے کے لیے اپنے آپ کو بیمار کرلیا۔ گویا متکلم ایک ایسی چیز کو اپنے اندر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ جو اس میں پائی نہیں جاتی۔

③ مطاوعت یعنی کسی باب کے بعد اسے ذکر کرنا اس غرض سے کہ پہلے فعل کے فاعل کا اثر مفعول نے قبول کرلیا ہے۔ جیساکہ ناولتہٗ فتناول میں نے اسے کچھ دیا۔ سو اس نے اسے لے لیا۔

Marfat.com

افتعال کا خاصہ

① تصرّف

یعنی تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا۔ جیسا کہ اِکْتَسَبَ الْعِلْمَ اس نے حصول علم کے لیے کوشش کی۔

② اِتّخاذ

کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لے آنا۔ مثال گزر چکی ہے۔ اِحْتَجَرَ الْفَائرُ۔ چوہے نے بل بنایا۔ اس میں ماخذ "حجر" بمعنی سوراخ ہے۔ اس کو چوہے کے لیے ماخذ بنایا گیا ہے۔

باب استفعال کا خاصہ

① طلب

یعنی ماخذ طلب کرنا۔ جیسا کہ اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ۔ زید نے مغفرت طلب کی۔ گویا زید نے ماخذ غفر کو طلب کیا۔

② لیاقت

کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔ جیسا کہ اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ کپڑا پیوند کے قابل ہو گیا۔

③ تحوّل

قلبِ ماہیت یا صفت ہو کر ماخذ بن جانا۔ جیسا کہ

Marfat.com

اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ۔ مٹی پتھر ہوگئی۔ اس میں حجر بمعنی پتھر ماخذ ہے۔ اس میں طین کی ماہیت تبدیل ہوگئی۔

④ **قصر** اختصار کی خاطر مرکب سے ایک کلمہ کو مشتق کرلینا۔ جیسا کہ "اِسْتِرْجَاعٌ" بمعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا۔

باب انفعال کا خاصہ

① **مطاوعت فَعَّلَ وَ اَفْعَلَ** یعنی تفعیل یا افعال کے بعد باب انفعال کو ذکر کرنا تاکہ یہ پتا یا جاسکے۔ کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے۔ جیسا کہ کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ اور اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ میں نے اسے توڑا وہ ٹوٹ گیا۔ میں نے دروازہ بند کیا وہ بند ہوگیا۔

② **لازم ہونا** چاہے اس کا مجرد پہلے سے ہی لازم ہے یا نہیں۔ جب اسے باب انفعال پر لایا جائے گا وہ لازم ہو جائے گا۔ جیسا کہ فَرِحَ اور اِنْفَرَحَ۔ دونوں کا معنی وہ خوش ہوا۔ اور مجرد و مزید فیہ میں دونوں لازمی ہیں صَرَفَ وَ اِنْصَرَفَ اس نے پھیرا۔ وہ پھرا۔ اس میں مجرد میں متعدی اور مزید فیہ میں لازمی ہے۔ یہ باب ہمیشہ ایسے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے

Marfat.com

جن کا تعلق اعضائے ظاہریہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

باب اِفْعِلَال کا خاصہ

① **دخول** کسی شی کا اپنے مادہ یا ماخذ میں داخل ہونا۔ جیسا کہ اِحْمَرَّ الْبُسْرُ۔ کھجور نے سُرخی پکڑی۔

② **مبالغہ** اِسْوَدَّ اللَّیْلُ۔ رات بہت تاریک ہو گئی۔

③ **لون وعیب** اِحْمَرَّ الرَّجُلُ۔ آدمی بہت زیادہ سرخ ہوا۔ اِحْوَلَّ۔ بھینگا ہوا۔

اِفْعِیلَال کا خاصہ

① **مبالغہ** جیسا کہ اِحْمَارَّ وہ بہت سرخ ہوا۔

② **لون وعیب** اِحْوَالَّ۔ وہ بھینگا ہوا۔

Marfat.com

باب افعیعال کا خاصہ

① مبالغہ | جیسا کہ اِحْدَوْدَبَ۔ وہ بہت کبڑا ہو گیا۔

② موافقتِ مجرد | جیسا کہ اِحْلَوْلَتِ التَّمَرُ۔ کھجور میٹھی ہوئی۔ اس کا مجرد حلا التمرُ ہے۔ نیز اس باب میں لزوم اکثر آتا ہے۔

باب افعِوّال کا خاصہ

① مبالغہ | جیسا کہ اِجْلَوَّذَ وہ بہت تیز دوڑا۔

② اقتضاب | کسی باب کا ابتداءً پایا جانا۔ یعنی اگر مزید فیہ میں آیا۔ تو اس کا مجرد استعمال نہ ہوتا ہو۔ جیسا کہ اِجْلَوَّذَ ہے۔ اس کا مجرد استعمال نہیں ہوتا۔

باب فَعْلَلَۃ کا خاصہ

① قصر | تعریف گزر چکی ہے۔ جیسا کہ حَمْدَلَۃٌ بمعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا۔

Marfat.com

② اتخاذ | کسی چیز کا ماخذ بنانا۔

باب تفعلل کا خاصہ

① تحول | معنی گزر چکا ہے۔ جیسا کہ تزندق زید۔ زید زندیق ہو گیا۔

② مطاوعت فعللۃ | جیسا کہ دحرجتہ فتدحرج میں نے اسے لڑھکایا وہ لڑھک گیا۔

باب افعنلال کا خاصہ

① مبالغہ | جیسا کہ اشحنفر۔ اس نے بہت جلدی کی۔

② مطاوعت فعللۃ | جیسا کہ ثعجرتہ فاثعنجر میں نے اسے بہایا وہ بہہ گیا۔ یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔

Marfat.com

باب اِفعِلّال کا خاصہ

① مبالغہ اِقشَعَرَّ۔ سردی یا خوف کی زیادتی کی وجہ سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

② اقتضاب جیسا کہ اِشرَاَبَّ وہ نہایت چوکنا ہو گیا۔ اس کا مجرد استعمال نہیں ہوتا۔

Marfat.com

بابُ اوّل

صرفِ صغیر ثلاثی مجرد صحیح از بابِ فَعَلَ یَفعِلُ

ضَرَبَ یَضرِبُ ضَرباً فَہُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضرَبُ ضَرباً فَذَاكَ مَضرُوبٌ لَم یَضرِب لَم یُضرَب لَا یَضرِبُ لَا یُضرَبُ لَن یَضرِبَ لَن یُضرَبَ اَلامرُ مِنہُ اِضرِب لِتُضرَب لِیَضرِب لِیُضرَب وَالنَّهیُ عَنهُ لَا تَضرِب لَا تُضرَب لَا یَضرِب لَا یُضرَب الظَرفُ مِنہُ مَضرِبٌ مَضرِبَانِ مَضَارِبُ مُضَیرِبٌ وَالاٰلۃ منہ مِضرَبٌ مِضرَبَانِ مَضَارِبُ وَمُضَیرِبٌ مِضرَبَۃٌ مِضرَبتَانِ مَضَارِبُ وَمُضَیرِبَۃٌ مِضرَابٌ مِضرَابَانِ مَضَارِیبُ وَمُضَیرِیبٌ وَمُضَیرِبَۃٌ اَفعَلُ التَّفضِیلِ مِنہُ اَضرَبُ اَضرَبَانِ اَضرَبُونَ اَضَارِبُ وَاُضَیرِبٌ وَالمُؤَنَّثُ مِنہُ ضُربٰی ضُربَیَانِ ضُربَیَاتٌ ضُرَبٌ ضُرَیبٰی فعل التعجب منہ مَا اَضرَبَہٗ وَاَضرِب بِہٖ وَضَرُبَ

باب اوّل مع معنیٰ ماضی معلوم

ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	" تثنیہ مذکر غائب "
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے	" جمع مذکر غائب "
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	" واحد مؤنث غائب "
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے	" تثنیہ مؤنث غائب "
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	" جمع مؤنث غائب "
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے	" واحد مذکر حاضر "
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	" تثنیہ مذکر حاضر "
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	" جمع مذکر حاضر "
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	" واحد مؤنث حاضر "
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	" تثنیہ مؤنث حاضر "
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	" جمع مؤنث حاضر "
ضَرَبْتُ	مارا میں نے	" واحد متکلم "
ضَرَبْنَا	مارا ہم نے	" متکلم مع الغیر "

فعل ماضی مجہول از فَعَلَ یَفْعِلُ

ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب "
ضُرِبُوْا	مارے گئے وہ سب مرد	" جمع مذکر غائب "
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	" واحد مؤنث غائب "
ضُرِبَتَا	ماری گئی وہ دو عورتیں	" تثنیہ مؤنث غائب "

Marfat.com

ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	صیغہ	جمع مؤنث غائب	ماضی مجہول
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد	″	واحد مذکر حاضر	″
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد	″	تثنیہ مذکر حاضر	″
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد	″	جمع مذکر حاضر	″
ضُرِبْتِ	ماری گئیں تو ایک عورت	″	واحد مؤنث حاضر	″
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتیں	″	تثنیہ مؤنث حاضر	″
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں	″	جمع مؤنث حاضر	″
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں	″	واحد متکلم	″
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم	″	متکلم مع الغیر	″

فعل مضارع معلوم

يَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر غائب	مضارع معلوم
يَضْرِبَانِ	مارتے یا ماریں گے وہ دو مرد	″	تثنیہ مذکر غائب	″
يَضْرِبُوْنَ	″ ″ ″ ″ وہ سب مرد	″	جمع مذکر غائب	″
تَضْرِبُ	مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت	″	واحد مؤنث غائب	″
تَضْرِبَانِ	مارتی ہے یا مارے گی وہ دو عورتیں	″	تثنیہ مؤنث غائب	″
يَضْرِبْنَ	″ وہ سب عورتیں	″	جمع مؤنث غائب	″
تَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد	″	واحد مذکر حاضر	″
تَضْرِبَانِ	مارتے ہو یا مارو گے تم دو مرد	″	تثنیہ مذکر حاضر	″
تَضْرِبُوْنَ	″ تم سب مرد	″	جمع مذکر حاضر	″
تَضْرِبِيْنَ	مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت	″	واحد مؤنث حاضر	
تَضْرِبَانِ	مارتی ہو یا مارو گی تم دو عورتیں	″	جمع مؤنث حاضر	″

Marfat.com

تَضْرِبْنَ	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں	صیغہ	جمع مؤنث حاضر مضارع معلوم
اَضْرِبُ	مارتا ہوں یا ماروں گا میں	〃	واحد متکلم 〃
نَضْرِبُ	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم	〃	متکلم مع الغیر 〃

فعل مضارع مجہول

يُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا وہ ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر غائب مضارع مجہول
يُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد	〃	تثنیہ مذکر غائب 〃
يُضْرَبُوْنَ	〃 وہ سب مرد	〃	جمع مذکر غائب 〃
تُضْرَبُ	ماری جاتی ہے یا ماری جائیگی وہ ایک عورت	〃	واحد مؤنث غائب 〃
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائینگی وہ دو عورتیں	〃	تثنیہ مؤنث غائب 〃
يُضْرَبْنَ	〃 وہ سب عورتیں	〃	جمع مؤنث غائب 〃
تُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا تو ایک مرد	〃	واحد مذکر حاضر 〃
تُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد	〃	تثنیہ مذکر حاضر 〃
تُضْرَبُوْنَ	〃 تم سب مرد	〃	جمع مذکر حاضر 〃
تُضْرَبِيْنَ	ماری جاتی ہے یا ماری جائیگی تو ایک عورت	〃	واحد مؤنث حاضر 〃
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	〃	تثنیہ مؤنث حاضر 〃
تُضْرَبْنَ	〃 تم سب عورتیں	〃	جمع مؤنث حاضر 〃
اُضْرَبُ	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤنگا میں ایک مرد یا ایک عورت کر	〃	واحد متکلم 〃
نُضْرَبُ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائینگے ہم	〃	متکلم مع الغیر 〃

اسم فاعل

ضَارِبٌ	مارنے والا ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر اسم فاعل
ضَارِبَانِ	مارنے والے دو مرد	〃	تثنیہ مذکر 〃

Marfat.com

ضَارِبُوْنَ	مارنے والے سب مرد	صیغہ	جمع مذکر سالم اسم فاعل
ضَرَبَۃٌ	〃	〃	〃 مکسّر 〃
ضُرَّابٌ	〃	〃	〃 〃 〃
ضُرَّبٌ	〃	〃	〃 〃 〃
ضُرُبٌ	〃	〃	〃 〃 〃
ضُرَبَاءُ	〃	〃	〃 〃 〃
ضُرْبَانٌ	〃	〃	〃 〃 〃
ضِرَابٌ	〃	〃	〃 〃 〃
ضُرُوْبٌ	〃	〃	〃 〃 〃
ضَارِبَۃٌ	مارنے والی ایک عورت	〃	واحد مؤنث 〃
ضَارِبَتَانِ	مارنے والی دو عورتیں	〃	تثنیہ مؤنث 〃
ضَارِبَاتٌ	مارنے والی سب عورتیں	〃	جمع مؤنث سالم 〃
ضَوَارِبُ	〃	〃	〃 مکسّر 〃
ضُرَّبٌ	〃	〃	〃 〃 〃
ضُوَيْرِبٌ	کم مارنے والا ایک مرد	〃	واحد مذکر مصغّر اسم فاعل
ضُوَيْرِبَۃٌ	کم مارنے والی ایک عورت	〃	〃 مؤنث 〃 〃

اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبَانِ	مارے ہوئے دو مرد	〃	تثنیہ مذکر 〃
مَضْرُوْبُوْنَ	مارے ہوئے سب مرد	〃	جمع مذکر 〃
مَضْرُوْبَۃٌ	ماری ہوئی ایک عورت	〃	واحد مؤنث 〃
مَضْرُوْبَتَانِ	ماری ہوئی دو عورتیں	〃	تثنیہ مؤنث 〃

Marfat.com

مَضْرُوْبَاتٌ	ماری ہوئیں سب عورتیں	صیغہ	جمع مؤنث	اسم مفعول
مُضَارِیْبُ	"	"	"	"
مُضَیْرِیْبٌ	کم مارنے والا ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر مصغر	"
مُضَیْرِبَۃٌ	کم مارنے والی ایک عورت	"	واحد مؤنث "	"

فعل جحد معلوم

لَمْ یَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک مرد نے	صیغہ	واحد مذکر غائب	
لَمْ یَضْرِبَا	" مارا ان دو مردوں نے	"	تثنیہ مذکر	"
لَمْ یَضْرِبُوْا	" سب مردوں نے	"	جمع مذکر	"
لَمْ تَضْرِبْ	" مارا اس ایک عورت نے	"	واحد مؤنث غائب	
لَمْ تَضْرِبَا	" مارا ان دو عورتوں نے	"	تثنیہ مؤنث غائب	
لَمْ یَضْرِبْنَ	" سب عورتوں نے	"	جمع	"
لَمْ تَضْرِبْ	" مارا تو ایک مرد نے	"	واحد مذکر حاضر	
لَمْ تَضْرِبَا	" مارا تم دو مردوں نے	"	تثنیہ	"
لَمْ تَضْرِبُوْا	" تم سب مردوں نے	"	جمع	"
لَمْ تَضْرِبِیْ	" مارا تو ایک عورت نے	"	واحد مؤنث حاضر	
لَمْ تَضْرِبَا	" مارا تم دو عورتوں نے	"	تثنیہ	"
لَمْ تَضْرِبْنَ	" تم سب عورتوں نے	"	جمع	"
لَمْ اَضْرِبْ	" مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	"	واحد متکلم	
لَمْ نَضْرِبْ	" مارا ہم سب مردوں یا عورتوں نے	"	متکلم مع الغیر	

فعل جحد مجہول

لَمْ یُضْرَبْ	نہیں مارا گیا وہ ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر غائب	
لَمْ یُضْرَبَا	نہیں مارے گئے وہ دو مرد	"	تثنیہ	"

Marfat.com

لَمْ يُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے وہ سب مرد	صیغہ	جمع مذکر	غائب
لَمْ تُضْرَبْ	” ماری گئی وہ ایک عورت	”	واحد مؤنث	”
لَمْ تُضْرَبَا	” ماری گئیں وہ دو عورتیں	”	تثنیہ مؤنث	”
لَمْ يُضْرَبْنَ	” ماری گئیں وہ سب عورتیں	”	جمع مؤنث	”
لَمْ تُضْرَبْ	” مارا گیا تو ایک مرد	”	واحد مذکر حاضر	
لَمْ تُضْرَبَا	” مارے گئے تم دو مرد	”	تثنیہ مذکر حاضر	
لَمْ تُضْرَبُوْا	” مارے گئے تم سب مرد	”	جمع مذکر حاضر	
لَمْ تُضْرَبِيْ	” ماری گئی تو ایک عورت	”	واحد مؤنث حاضر	
لَمْ تُضْرَبَا	” ماری گئیں تم دو عورتیں	”	تثنیہ مونث حاضر	
لَمْ تُضْرَبْنَ	” ماری گئیں تم سب عورتیں	”	جمع مونث حاضر	
لَمْ اُضْرَبْ	” مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	”	واحد متکلم	
لَمْ نُضْرَبْ	” مارے گئے ہم سب مرد یا عورتیں	”	متکلم مع الغیر	

مضارع منفی معلوم

لَا يَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر	غائب
لَا يَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ دو مرد	”	تثنیہ	”
لَا يَضْرِبُوْنَ	” وہ سب مرد	”	جمع	”
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی وہ ایک عورت	”	واحد مؤنث	”
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	”	تثنیہ	”
لَا يَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	”	جمع مؤنث	”
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا تو ایک مرد	”	واحد مذکر حاضر	
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم دو مرد	”	تثنیہ	”
لَا تَضْرِبُوْنَ	” تم سب مرد	”	جمع	”
لَا تَضْرِبِيْنَ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی تو ایک عورت	”	واحد مؤنث حاضر	

Marfat.com

لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم دو عورتیں	صیغہ	جمع مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبْنَ	تم سب عورتیں 〃	〃	جمع 〃
لَااَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یا نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا عورت	〃	واحد متکلم
لَانَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے ہم سب مرد یا عورتیں	〃	متکلم مع الغیر

مضارع منفی مجہول

لَایُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائیگا وہ ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	〃	تثنیہ 〃
لَایُضْرَبُوْنَ	وہ سب مرد 〃	〃	جمع 〃
لَاتُضْرَبُ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائیگی وہ ایک عورت	〃	واحد مؤنث غائب
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	〃	تثنیہ 〃
لَایُضْرَبْنَ	وہ سب عورتیں 〃	〃	جمع 〃
لَاتُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائیگا تو ایک مرد	〃	واحد مذکر حاضر
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	〃	تثنیہ 〃
لَاتُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	〃	جمع مذکر حاضر
لَاتُضْرَبِیْنَ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائیگی تو ایک عورت	〃	واحد مؤنث حاضر
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	〃	تثنیہ 〃
لَاتُضْرَبْنَ	تم سب عورتیں 〃	〃	جمع 〃
لَااُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہوں یا نہیں مارا جاؤنگا میں ایک مرد یا عورت	〃	واحد متکلم
لَانُضْرَبُ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے ہم تمام مرد یا عورتیں	〃	متکلم مع الغیر

مضارع منفی معلوم مؤکد بلن ناصبہ

لَنْ یَّضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ یَّضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ دو مرد	〃 تثنیہ 〃

Marfat.com

لَنْ یَّضْرِبُوْا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ سب مرد	صیغہ	جمع تثنیہ مذکر غائب
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گی وہ ایک عورت	″	واحد مؤنث غائب
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	″	تثنیہ ″
لَنْ یَّضْرِبْنَ	″ وہ سب عورتیں	″	جمع ″
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا تو ایک مرد	″	واحد مذکر حاضر
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گے تم دو مرد	″	تثنیہ ″
لَنْ تَضْرِبُوْا	″ تم سب مرد	″	جمع ″
لَنْ تَضْرِبِیْ	ہرگز نہیں مارے گی تو ایک عورت	″	واحد مؤنث ″
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گی تم دو عورتیں	″	تثنیہ ″
لَنْ تَضْرِبْنَ	ہرگز نہیں مارو گی تم تمام عورتیں	″	جمع مؤنث ″
لَنْ اَضْرِبَ	ہرگز نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا عورت	″	واحد متکلم
لَنْ نَّضْرِبَ	ہرگز نہیں ماریں گے ہم سب مرد یا عورتیں	″	متکلم مع الغیر

مضارع منفی مجہول مؤکد بلن ناصبہ

لَنْ یُّضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد	صیغہ	واحد مذکر غائب
لَنْ یُّضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	″	تثنیہ ″
لَنْ یُّضْرَبُوْا	″ وہ سب مرد	″	جمع ″
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	″	واحد مونث غائب
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	″	تثنیہ ″
لَنْ یُّضْرَبْنَ	″ وہ سب عورتیں	″	جمع ″
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	″	واحد مذکر حاضر
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	″	تثنیہ ″
لَنْ تُضْرَبُوْا	″ تم سب مرد	″	جمع ″

Marfat.com

لَنْ تُضْرَبِیْ	ہرگز نہیں ماری جائے گی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں ۔	〃 تثنیہ 〃
لَنْ تُضْرَبْنَ	〃 تم سب عورتیں	〃 جمع 〃
لَنْ اُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا عورت	〃 واحد متکلم 〃
لَنْ نُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارے جائیں گے ہم سب مرد یا عورتیں	〃 متکلم مع الغیر

فعل امر حاضر معلوم

اِضْرِبْ	مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
اِضْرِبَا	مارو تم دو مرد	〃 تثنیہ 〃
اِضْرِبُوْا	مارو تم سب مرد	〃 جمع 〃
اِضْرِبِیْ	مار تو ایک عورت	〃 واحد مؤنث حاضر
اِضْرِبَا	مارو تم دو عورتیں	〃 تثنیہ 〃
اِضْرِبْنَ	مارو تم سب عورتیں	〃 جمع 〃

فعل امر حاضر معلوم
مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ	ضرور بالضرور مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
اِضْرِبَانِّ	〃 مارو تم دو مرد	〃 تثنیہ 〃
اِضْرِبُنَّ	〃 مارو تم سب مرد	〃 جمع 〃
اِضْرِبِنَّ	〃 مار تو ایک عورت	〃 واحد مؤنث حاضر
اِضْرِبَانِّ	〃 مارو تم دو عورتیں	〃 تثنیہ 〃
اِضْرِبْنَانِّ	〃 مارو تم سب عورتیں	〃 جمع 〃

فعل امر حاضر معلوم
مؤکد بانون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ	ضرور مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر

Marfat.com

اِضْرِبُنْ	ضرور مارو تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
اِضْرِبِنْ	ضرور مار تو ایک عورت	” واحد مؤنث حاضر

امر حاضر مجہول

لِتُضْرَبْ	مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبَا	مارے جاؤ تم دو مرد	” تثنیہ ”
لِتُضْرَبُوْا	” تم سب مرد	” جمع ”
لِتُضْرَبِیْ	ماری جائے تو ایک عورت	” واحد مؤنث حاضر
لِتُضْرَبَا	ماری جاؤ تم دو عورتیں	” تثنیہ ”
لِتُضْرَبْنَ	” تم سب عورتیں	” جمع ”

امر حاضر مجہول
مؤکد با نون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ	ضرور بالضرور مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبَانِّ	” مارے جاؤ تم دو مرد	” تثنیہ ”
لِتُضْرَبُنَّ	” مارے جاؤ تم سب مرد	” جمع ”
لِتُضْرَبِنَّ	” ماری جائے تو ایک عورت	” واحد مؤنث حاضر
لِتُضْرَبَانِّ	” ماری جاؤ تم دو عورتیں	” تثنیہ ”
لِتُضْرَبْنَانِّ	” ماری جاؤ تم سب عورتیں	” جمع ”

فعل امر حاضر مجہول
مؤکد با نون تاکید خفیفہ

لِتُضْرَبَنْ	ضرور مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبُنْ	ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	” جمع ”

Marfat.com

لِتُضْرَبِنْ	ضرور ماری جائے تو ایک عورت	،، واحد مؤنث حاضر
امر غائب معلوم		
لِيَضْرِبْ	مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَا	ماریں وہ دو مرد	،، تثنیہ ،،
لِيَضْرِبُوْا	ماریں وہ سب مرد	،، جمع ،،
لِتَضْرِبْ	مارے وہ ایک عورت	،، واحد مؤنث غائب
لِتَضْرِبَا	ماریں وہ دو عورتیں	،، تثنیہ ،،
لِيَضْرِبْنَ	ماریں وہ سب عورتیں	،، جمع ،،
لِاَضْرِبْ	ماروں میں ایک مرد یا عورت	،، واحد متکلم
لِنَضْرِبْ	ماریں ہم سب مرد یا عورتیں	،، متکلم مع الغیر

امر غائب معلوم بانون تاکید ثقیلہ

لِيَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بالضرور مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَانِّ	،، ،، ماریں وہ دو مرد	،، تثنیہ ،، ،،
لِيَضْرِبُنَّ	،، ،، ،، ،، سب مرد	،، جمع ،، ،،
لِتَضْرِبَنَّ	،، ،، مارے وہ ایک عورت	،، واحد مونث غائب
لِتَضْرِبَانِّ	،، ،، ماریں وہ دو عورتیں	،، تثنیہ ،، ،،
لِيَضْرِبْنَانِّ	،، ،، ،، ،، وہ سب عورتیں	،، جمع ،، ،،
لِاَضْرِبَنَّ	،، ،، ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	،، واحد متکلم
لِنَضْرِبَنَّ	،، ،، ماریں ہم سب مرد یا عورتیں	،، متکلم مع الغیر

Marfat.com

امر غائب معلوم با نون تاکید خفیفہ

لِیَضْرِبَنْ	چاہیئے کہ ضرور مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِیَضْرِبُنْ	" " ماریں وہ سب مرد	" جمع " "
لِتَضْرِبَنْ	" " مارے وہ ایک عورت	" واحد مونث غائب
لِاَضْرِبَنْ	" " ماروں میں ایک مرد یا عورت	" واحد متکلم
لِنَضْرِبَنْ	" " ماریں ہم سب مرد یا عورتیں	" متکلم مع الغیر

امر غائب مجہول

لِیُضْرَبْ	مارا جائے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِیُضْرَبَا	مارے جائیں وہ دو مرد	" تثنیہ "
لِیُضْرَبُوْا	مارے جائیں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبْ	ماری جائے وہ ایک عورت	" واحد مؤنث غائب
لِتُضْرَبَا	ماری جائیں وہ دو عورتیں	" تثنیہ "
لِیُضْرَبْنَ	" وہ سب عورتیں	" جمع "
لِاُضْرَبْ	مارا جاؤں میں ایک مرد یا عورت	" واحد متکلم
لِنُضْرَبْ	مارے جائیں ہم سب مرد یا عورتیں	" متکلم مع الغیر

امر غائب مجہول با نون تاکید ثقیلہ

لِیُضْرَبَنَّ	چاہیئے کہ ضرور بالضرور مارا جائے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب امر مجہول
لِیُضْرَبَانِّ	" " مارے جائیں وہ دو مرد	" تثنیہ " " "
لِیُضْرَبُنَّ	" " " " وہ سب مرد	" جمع " " "

Marfat.com

لِتُضْرَ بَنَّ	چاہیئے کہ ضرور بالضرور ماری جاوے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مونث غائب امر مجہول
لِتُضْرَ بَانِّ	,, ,, ماری جائیں وہ دو عورتیں	,, تثنیہ ,, ,, ,, ,,
لِيُضْرَ بْنَانِّ	,, ,, ,, ,, وہ سب عورتیں	,, جمع ,, ,, ,, ,,
لِاُضْرَ بَنَّ	,, ,, مارا جاؤں میں ایک مرد یا عورت	,, واحد متکلم
لِنُضْرَ بَنَّ	,, ,, مارے جائیں ہم سب مرد یا عورتیں	,, متکلم مع الغیر

امر غائب مجہول بانون تاکید خفیفہ

لِيُضْرَ بَنْ	چاہیئے کہ ضرور مارا جائے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيُضْرَ بُنْ	,, ,, مارے جائیں وہ سب مرد	,, جمع ,, ,,
لِتُضْرَ بَنْ	,, ,, ماری جائے وہ ایک عورت	,, واحد مونث غائب
لِاُضْرَ بَنْ	,, ,, مارا جاؤں میں ایک مرد یا عورت	,, واحد متکلم
لِنُضْرَ بَنْ	,, ,, مارے جائیں ہم سب مرد یا عورتیں	,, متکلم مع الغیر

Marfat.com

فعل نہی حاضر معلوم

لَا تَضْرِبْ	نہ مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَا تَضْرِبَا	نہ مارو تم دو مرد	” تثنیہ ”
لَا تَضْرِبُوْا	” تم سب مرد	” جمع ”
لَا تَضْرِبِیْ	نہ مار تو ایک عورت	” واحد مؤنث حاضر
لَا تَضْرِبَا	نہ مارو تم دو عورتیں	” تثنیہ ”
لَا تَضْرِبْنَ	” تم سب عورتیں	” جمع ”

فعل نہی حاضر مجہول

لَا تُضْرَبْ	نہ مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَا تُضْرَبَا	نہ مارے جاؤ تم دو مرد	” تثنیہ ”
لَا تُضْرَبُوْا	” تم سب مرد	” جمع ”
لَا تُضْرَبِیْ	نہ ماری جائے تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَا تُضْرَبَا	نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	” تثنیہ ”
لَا تُضْرَبْنَ	” تم سب عورتیں	” جمع ”

فعل نہی حاضر معلوم
مؤکّد بانون تاکید ثقیلہ

لَا تَضْرِبَنَّ	ہرگز نہ مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَا تَضْرِبَانِّ	” نہ مارو تم دو مرد	” تثنیہ ”
لَا تَضْرِبُنَّ	” ” تم سب مرد	” جمع ”
لَا تَضْرِبِنَّ	” نہ مار تو ایک عورت	” واحد مؤنث حاضر

Marfat.com

لَاتَضْرِبَانِّ	” نہ مارو تم دو عورتیں	” تثنیہ ”
لَاتَضْرِبْنَانِّ	” ” تم سب عورتیں	” جمع ”

فعل نہی حاضر معلوم

مؤکّد بانون تاکید خفیفہ

لَاتَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَاتَضْرِبُنْ	” نہ مارو تم سب مرد	” جمع ”
لَاتَضْرِبِنْ	” نہ مار تو ایک عورت	” واحد مؤنث حاضر

فعل نہی حاضر مجہول مؤکّد بانون تاکید ثقیلہ

لَاتُضْرَبَنَّ	ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَاتُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَاتُضْرَبُنَّ	” ” تم سب مرد	” جمع ”
لَاتُضْرَبِنَّ	” نہ ماری جائے تو ایک عورت	” واحد مؤنث حاضر
لَاتُضْرَبَانِّ	” نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	” تثنیہ ”
لَاتُضْرَبْنَانِّ	” ” تم سب عورتیں	” جمع ”

فعل نہی حاضر مجہول

مؤکّد بانون تاکید خفیفہ

لَاتُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَاتُضْرَبُنْ	” نہ مارے جاؤ تم سب مرد	” جمع ”
لَاتُضْرَبِنْ	” نہ ماری جائے تو ایک عورت	” واحد مؤنث حاضر

Marfat.com

فعل نہی غائب معلوم

لَا یَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو مرد	" تثنیہ "
لَا یَضْرِبُوْا	نہ ماریں وہ سب مرد	" جمع "
لَا تَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک عورت	" واحد مؤنث غائب
لَا تَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو عورتیں	" تثنیہ "
لَا یَضْرِبْنَ	" وہ سب عورتیں	" جمع "
لَا اَضْرِبْ	نہ ماروں میں ایک مرد یا عورت	" واحد متکلم
لَا نَضْرِبْ	نہ ماریں ہم سب مرد یا عورتیں	صیغہ متکلم مع الغیر

فعل نہی غائب معلوم
مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

لَا یَضْرِبَنَّ	ہرگز نہ مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یَضْرِبَانِّ	" نہ ماریں وہ دو مرد	" تثنیہ "
لَا یَضْرِبُنَّ	" " وہ سب مرد	" جمع "
لَا تَضْرِبَنَّ	" نہ مارے وہ ایک عورت	" واحد مؤنث غائب
لَا تَضْرِبَانِّ	" ماریں وہ دو عورتیں	" تثنیہ "
لَا یَضْرِبْنَانِّ	" " وہ سب عورتیں	" جمع "
لَا اَضْرِبَنَّ	" نہ ماروں میں ایک مرد یا عورت	" واحد متکلم
لَا نَضْرِبَنَّ	" نہ ماریں ہم سب مرد یا عورتیں	" متکلم مع الغیر

Marfat.com

فعل نہی غائب معلوم
مؤکد با نون تاکید خفیفہ

لَا یَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یَضْرِبُنْ	” نہ ماریں وہ سب مرد	” جمع ”
لَا تَضْرِبَنْ	” نہ مارے وہ ایک عورت	” واحد مؤنث غائب
لَا اَضْرِبَنْ	” نہ ماروں میں ایک مرد یا عورت	” واحد متکلم
لَا نَضْرِبَنْ	” نہ ماریں ہم سب مرد یا عورتیں	” متکلم مع الغیر

فعل نہی غائب مجہول

اسے نہی غائب معروف پر قیاس کر لینا چاہیئے۔

اسم ظرف

مَضْرِبٌ	مارنے کی ایک جگہ یا ایک وقت	صیغہ	واحد	اسم ظرف
مَضْرِبَانِ	” دو جگہیں یا دو وقت	”	تثنیہ	”
مَضَارِبُ	” سب جگہیں یا سب وقت	”	جمع	”
مُضَیْرِبٌ	کم مارنے کی ایک جگہ یا وقت	”	واحد مُصَغَّر	”

اسم آلہ

مِضْرَبٌ	مارنے کا ایک آلہ	صیغہ	واحد	اسم آلہ
مِضْرَبَانِ	مارنے کے دو آلے	”	تثنیہ	”
مَضَارِبُ	مارنے کے سب آلے	”	جمع مکسّر	”
مُضَیْرِبٌ	کم مارنے کا ایک آلہ	”	واحد مصغر اسم آلہ	
مِضْرَبَةٌ	بر قیاس سابق	”	واحد مع تاء زائدہ بعد لام کلمہ	
مِضْرَبَتَانِ	”	”	تثنیہ	”
مَضَارِبُ	”	”	جمع	”

Marfat.com

مُضَيْرِبَةٌ	بر قیاس سابق	صیغہ واحد مصغر
مِضْرَابٌ	//	صیغہ واحد مع الف زائدہ بعد لام کلمہ
مِضْرَابَانِ	//	// واحد تثنیہ //
مَضَارِيْبُ	//	// جمع مکسر //
مُضَيْرِيْبٌ		// صیغہ واحد مصغر //
	أفعلُ التفضيلِ المذكر منهُ	
أَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر
أَضْرَبَانِ	زیادہ مارنے والے دو مرد	// تثنیہ //
أَضْرَبُوْنَ	زیادہ مارنے والے سب مرد	// جمع // سالم
أَضَارِبُ	// //	// جمع مذکر مکسّر
أُضَيْرِبُ	تھوڑا سا زیادہ مارنے والا ایک مرد	// واحد مذکر مصغّر
	والمؤنث منه	
ضُرْبٰى	زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث
ضُرْبَيَانِ	// دو عورتیں	// تثنیہ //
ضُرْبَيَاتٌ	// سب عورتیں	// جمع // سالم
ضُرَبٌ	// //	// جمع مؤنث مکسّر
ضُرَيْبٰى	تھوڑا سا زیادہ مارنے والی ایک عورت	// واحد مؤنث مصغّر
	فعل التعجب منه	
مَا أَضْرَبَهٗ	کتنا اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر
وَأَضْرِبْ بِهٖ	//	//
وَضَرُبَ	//	//

Marfat.com

Marfat.com

شیخ المحدثین ترجمان اہل سنت مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا **محمد علی** صاحب
جامعہ رسولیہ شیرازیہ
کی
تصانیف

مطبوعہ کتب

تحفہ جعفریہ ۵ جلد مکمل
عقائد جعفریہ ۴ جلد مکمل
فقہ جعفریہ ۲ جلد
القیام عند الفلاح (بیٹھ کر تکبیر سننے پر مضبوط رسالہ)

زیر طبع کتب: فقہ جعفریہ بقیہ دو جلدیں
نور العین فی ایمان ابوین کریمین
دشمنان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا علمی محاسبہ
میزان الکتب (شیعہ سنی کتب پر امتیاز)
شرح موطا امام محمد۔

مصنف علام کے فرزند ارجمند مولانا قاری محمد طیب صاحب (فاضل علوم دینیہ، سبع عشرہ تنظیم المدارس اور فاضل عربی) کی تصانیف

۱- ترجمہ اردو - ریاض النضرہ - ۴ ضخیم جلدیں (زیر طبع)
۲- فن تجوید و قراءت سبعہ کی مشہور کتاب "شاطبی" کی شرح اور سلیس اردو میں ترجمہ (زیر طبع)
۳- ترجمہ "دلائل النبوت" ابو نعیم اصفہانی - ۴ ضخیم جلدیں (زیر طبع)
۴- نماز کے مشکل مسائل پر ایک تحقیقی کتاب (زیر طبع)
۵- میلاد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اثبات پر ایک تحقیقی کتاب - (زیر طبع)

Marfat.com

تحقیق ایمن نبت مناظر اسلام شیخ الحدیث
حضرت مولانا **محمد علی** صاحب
جامعہ رسولیہ شیرازیہ
کی
تصانیف

مطبوعہ کتب

تحفہ جعفریہ ۵ جلد مکمل

عقائد جعفریہ ۴ جلد مکمل

فقہ جعفریہ ۲ جلد

القیام عند الفلاح (بیٹھ کر تکبیر سننے پر مضبوط رسالہ)

زیر طبع کتب: فقہ جعفریہ بقیہ دو جلدیں

نور العین فی ایمان ابوین کریمین

دشمنان امیر معاویہ رضی کا علمی محاسبہ

میزان الکتب (شیعہ سنی کتب پر امتیاز)

شرح موطا امام محمد۔

مصنف علام کے فرزند ارجمند مولانا قاری محمد طیب صاحب (فاضل علوم دینیہ، سبع عشرہ تنظیم المدارس اور فاضل عربی) کی تصانیف

① ترجمہ اردو۔ ریاض النضرہ ۴ ضخیم جلدیں (زیر طبع)

② فن تجوید و قراءت سبعہ کی مشہور کتاب "شاطبی" کی شرح اور سلیس اردو میں ترجمہ (زیر طبع)

③ ترجمہ "دلائل النبوت" ابو نعیم اصفہانی۔ ۴ ضخیم جلدیں (زیر طبع)

۴۔ نماز کے مشکل مسائل پر ایک تحقیقی کتاب (زیر طبع)

۵۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اثبات پر ایک تحقیقی کتاب۔ (زیر طبع)

Marfat.com

120/0.7

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

قانونچہ رسولیہ

مؤلف

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی صاحب

مکتبہ نوریہ حسینیہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج ایبک روڈ لاہور

Marfat.com